قابل توجہ

ادارہ تعلیم القرآن بفضل اللہ مختصر وقت میں اہل علم اور باشعور حضرات کے درمیان عمدہ نظم وضبط اور بہترین تعلیم وتربیت کی وجہ سے مقبولیت حاصل کرلیا ہے، تجوید ِقرآن کے ساتھ نورانی قاعدہ، ناظرہ وحفظِ قرآن کی تعلیم کا انتظام ہے۔ ساتھ ہی بچوں کو مسنون دعائیں اور دیگر اسلامی تعلیمات سے بھی آراستہ کیا جارہا ہے۔ بقدر ضرورت عصری تعلیم بھی شامل نصاب ہے۔ اس تعلق سے ایسا نظام بنایا جارہا ہے کہ بچہ تکمیل حفظ کے بعد اگر خالص عصری علوم حاصل کرنا چاہے تو باآسانی دسویں کا امتحان دے سکے، اس کے لیے کئی ایک ماسٹر حضرات کی بھی نگرانی حاصل کی گئی ہے۔ سردست مدرسہ میں تقریباً بیس طلباء کے کھانے پینے، رہنے سہنے اور دیگر ضروریات کا مکمل انتظام ہے۔ ادارہ میں معیاری تعلیم کے ساتھ معیاری خوراک اور رہن سہن کا بھی نظم ہے۔ چار اساتذہ سردست ادارہ میں تعلیمی تربیتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس لیے اہل خیر حضرات سے اپیل ہے کہ اس نوخیز ادارے کی جانب خصوصی توجہ فرمائیں اور یہاں مقیم طلباء کے لیے خوراک (آٹا، چاول، دال، چنا، گوشت، سبزی) یا حسب سہولت ماہانہ رقم کے ذریعہ تعاون فرمائیں۔ یاد رکھیں ادارہ تعلیم القرآن صرف ایک ادارہ ہی نہیں بلکہ ایک تعلیمی تحریک ہے آپ سے گذارش ہے کہ اس تحریک کا حصہ بنیں۔ ادارے کے نظم وانتظام کو دیکھ کر باشعور حضرات اسی طرز پر لڑکیوں کے مدرسہ کے قیام کا مطالبہ کررہے تھے، الحمدللہ اس مطالبہ کے پیش نظر مزید ایک کمرہ کرایہ پر لے کر شرعی نظام کے مطابق لڑکیوں کی تعلیم کا بھی انتظام کردیا گیا ہے۔ فی الحال ادارہ اپنی جگہ کے لیے کوشش کررہا ہے۔ یہ تقریباً پچیس لاکھ سے زیادہ کا بجٹ ہے جس کے لیے آپ حضرات کی دعا اور خصوصی تعاون کی ضرورت ہے۔ اپنے یا اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ سودوسو اسکوئر فٹ کی ذمہ داری لے کر اپنے لیے صدقہ جاریہ کا انتظام کریں۔

مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں۔

Mob.: 9836859545 / 9330074842 / 9748250786

Designed by: Shifa GraphiX M: 9804806515

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى

اور آخرت بہت بہتر اور بہت پائیدار ہے

زادِ آخرت

-مرتب-

(مولانا مفتی) اظہر الدین صاحب قاسمی

استاذ جامعہ اسلامیہ فیروزیہ اکبرپور، باڑھ، پٹنہ

امام وخطیب جامع مسجد اکبرپور، باڑھ

-حسبِ ایماء-

حاجی ضیاء الرحمٰن صاحب

سرپرست، ادارہ تعلیم القرآن

نام کتاب	:	زادِ آخرت
مرتب	:	مفتی اظہر الدین صاحب قاسمی
حسب ایماء	:	حاجی ضیاء الرحمٰن صاحب
نظر ثانی	:	مولانا مشرف علی قاسمی، امام وخطیب بڑی مسجد محمدی، مٹیابرج، کلکتہ
صفحات	:	۱۷۲
اشاعت اوّل	:	۲۰۱۷ء
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	۶۵/روپئے
اردو ٹائپنگ	:	محمد عادل، ناز گرافکس، سبزی باغ پٹنہ
کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ	:	سرفراز احمد، شفاء گرافکس، مٹیابرج، کلکتہ موبائل-9804806515
شائع کردہ	:	ادارہ تعلیم القرآن قصاب پاڑہ، گارڈن ریچ، کولکاتا موبائل-7003007023
ملنے کا پتہ	:	I-212، رحمٰن منزل، احاطہ پہاڑ پور روڈ، گارڈن ریچ، مٹیابرج، کلکتہ-۲۴ موبائل-9836859545

فہرست مضامین

عرض مؤلف

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے جس طرح آفتاب کی دھوپ اور چاند کی چاندنی، دن کا اجالا اور رات کی تاریکی، آسمان کی بلندی اور زمین کی پستی کو ایک دوسرے کے مقابل پیدا فرمایا ہے، اسی طرح ہر فرد بشر میں خیر وشر کی دو متضاد قوتیں ودیعت فرما کر انسان کو آزمائش کے دوراہے پر کھڑا کر دیا ہے۔ اب انسان کو اختیار ہے کہ خیر کی راہ اپنا کر ابدی کامیابی اور سعادت ونیک بختی حاصل کرے، یا شر کے راستے پر چل کر دائمی خسران وبدبختی مول لے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا، قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا" (سورۂ شمس) قسم ہے جان کی اور اس ذات کی جس نے اس کو درست بنایا پھر اس کو بدی اور پرہیزگاری کی سمجھ عطا فرمائی، یقیناً وہ مراد کو پہنچا، جس نے اس کو سنوار لیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو خاک میں ملا دیا۔

جہاں اللہ نے ایسے اسباب ومحرکات پیدا فرمائے ہیں جو انسان کو شر اور برائی پر ابھارتے ہیں تو ساتھ ہی بندوں کی رشد وہدایت اور بھلائی کا بھی مکمل انتظام فرمایا ہے چنانچہ نفس کے شر سے بچنے کے لیے عقل سلیم عطا فرمائی جو انسان کو برائیوں سے روکتی ہے اور شیطانی اور طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے انبیائے کرام اور پیغمبران عظام کو بھیجا جنہوں نے ضلالت وگمراہی کی گھٹا ٹوپ اندھیریوں میں رشد وہدایت کی شمع جلائی اور دلوں کی تاریک دنیا کو ہدایت کے نور سے جگمگا دیا۔

انبیائے کرام کی حیات طیبہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ ضلالت وگمراہی کی جڑیں جس قدر مضبوط ہوں اسی قدر رشد وہدایت اور اصلاح حال کی کوشش کرنی چاہیے ان شاء اللہ بالآخر ضلالت وگمراہی کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا، کیونکہ خدا

کا نظام ہے کہ روشنی جب عالم میں پھیلتی ہے تو تاریکی چھٹ جاتی ہے۔

قابل مبارک باد ہیں محترم جناب الحاج ضیاء الرحمان صاحب جن کے ایما پر یہ کتاب معرض وجود میں آئی۔ ان کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اس کار خیر کی طرف انہوں نے مجھے متوجہ کیا۔ ہر چند کہ مجھے اپنی کم مائے گی اور بے بضاعتی کا ہر وقت احساس رہتا ہے، لیکن تالیف کتاب بھی صدقہ جاریہ ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی خالق ومالک کے بھروسے پر ۱۴۳۶ھ شعبان کی پندرھویں شب سے کام کا آغاز کر دیا، درمیان میں علالت اور تعلیمی مصروفیت بھی دامن گیر رہے مگر خدائے عزوجل کی مدد شامل حال رہی اور کتاب تیار ہو کر آپ کے مبارک ہاتھوں میں آئی۔

یہ کتاب شب وروز کے اعمال خیر، اوراد ووظائف، کلمات ذکر ودعا، منتخب احادیث نیز برائیوں سے اجتناب اور اعمال آخرت پر آمادہ کرنے والے مضامین ومواد پر مشتمل ہے تالیف کے دوران حوالے کے خاص اہتمام کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ مضامین ومواد صحاح ستہ اور دیگر حدیث وتفسیر اور فقہ وفتاویٰ کی کسی معتبر کتاب سے ہی ماخوذ ہوں۔

اس موقع پر ہم ممنون ومشکور ہیں اپنے مشفق ومحترم حضرت مولانا محمد کاظم صاحب قاسمی، دامت برکاتہم کے کہ آں جناب نے اپنی گوناگوں مصروفیت کے باوجود کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور ایک گراں قدر تقریظ لکھ کر اس کی اہمیت بڑھائی۔ نیز ہم شکر گزار ہیں مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد طاہر حسین صاحب قاسمی، زید مجدہم کے کہ آپ نے اپنی شدید علالت اور عدیم الفرصتی کے بعد بھی کتاب پر بڑی حد تک نظر ثانی کے بعد مفید مشوروں اور حوصلہ افزا کلمات سے نوازا۔

جناب حافظ محمد عادل نازؔ صاحب کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کہ موصوف نے کمپیوٹر کتابت اور تزئین وتہذیب میں اپنی مہارت فن کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ اسی طرح ہم ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں جن کا ادنیٰ سا تعاون بھی اس کتاب کی تکمیل میں حاصل ہوا ہے۔ فجزاهم الله

احسن الجزاء۔

اخیر میں قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کو غلطیوں سے پاک کرنے کی بھرپور کوشش کے باوجود بشری تقاضے کے مطابق غلطی کا امکان رہتا ہے اس لیے اگر کتاب میں کوئی فروگذاشت نظر آئے تو مطلع فرمادیں۔ان شاء اللہ عند اللہ ماجور اور عند الحقیر مشکور وممنون ہوں گے۔

اللہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو دنیا وآخرت دونوں جگہ مفید ومقبول بنائے اور اس قبولیت وافادیت کے اجر میں راقم کو، اس کے والدین اساتذہ کرام اور تمام پڑھنے والوں کو شریک فرمائے (آمین یارب العالمین)

محمد اظہر الدین قاسمی

استاذ جامعہ اسلامیہ فیروزیہ اکبرپور

امام وخطیب جامع مسجد اکبرپور، باڑھ پٹنہ

۵؍ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ

تقریظ

حضرت مولانا محمد طاہر حسین صاحب رحمانی قاسمی

صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ فیروزیہ اکبرپور، باڑھ، پٹنہ

عزیز القدر الحاج حافظ ومولانا مفتی محمد اظہر الدین صاحب قاسمی، جامعہ اسلامیہ فیروزیہ اکبرپور، باڑھ پٹنہ کے قابل قدر استاذ اور جامع مسجد اکبرپور، باڑھ کے ہر دل عزیز امام، صالح محنتی نوجوان ہیں۔اللہ تعالیٰ نے پڑھنے لکھنے کا ذوق سلیم اور دینی خدمت کا جذبہ عطا فرمایا ہے۔ باڑھ سب ڈویزن کا معروف محلہ، بازید پور، مشہور زمانہ بزرگ، عالم دین، نام ور مصنف حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نائب امیر شریعت' بہار اڑیسہ کی جائے پیدائش ہے۔ان کے صحبت یافتہ اسی محلہ کے باشندہ محترم الحاج ضیاء الرحمان صاحب بھی ہیں جو عرصہ سے مٹیا برج کولکاتا میں مقیم ہیں۔وطن مالوف جب آتے ہیں تو جامعہ اسلامیہ فیروزیہ ضرور تشریف لاتے ہیں اساتذہ کرام سے پرتپاک ملتے ہیں کچھ اپنی سناتے کچھ ہم سب کی سنتے ہیں ان کی شریفانہ وضع داری اور میٹھے بول سے ہم لوگ محظوظ ہوتے ہیں۔ایک سال پہلے انہوں نے مفتی صاحب سے خواہش ظاہر کی تھی کہ کوئی ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں چالیس منتخب احادیث اور اورادو وظائف ہوں، تاکہ ایک ہی کتاب میں کئی معمولات یک جا مل جائیں۔چنانچہ مفتی صاحب نے ہمت ہمایوں کی اور جمع وترتیب کا کام شروع کردیا مسودہ آخری مرحلہ سے گذر کر پریس میں جانے والا ہے۔اہل ثروت قارئین وناظرین کرام کی توجہ اس کار خیر کی طرف مبذول کرنا چاہوں گا کہ جب کہیں ایسے قابل قدر لوگ از خود یا تلاش وجستجو سے مل جائیں تو مالی نصرت کے لیے پیش پیش رہنا چاہئے کہ ایک کی محنت دوسرے کی نصرت سے سینوں سے

پوشیدہ علمی خزانہ باہر آئے جو دیر اور دور تک لوگوں کی نفع رسانی اور طرفین کے لیے صدقۂ جاریہ کا سبب بنا رہے۔

زیر نظر کتاب ''**زادِ آخرت**'' کا مسودہ میرے سامنے لایا گیا، مگر اپنی مصروفیت اور علالت کی وجہ سے پوری کتاب بالاستیعاب نہیں دیکھ سکا، البتہ ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ کتاب کے مضامین صحاح ستہ اور دیگر حدیث وتفسیر اور فقہ وفتاویٰ کی مستند ومعتبر کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ مفتی صاحب کی یہ دوسری تصنیف ہے اس سے قبل ''رمضان کے ضروری مسائل'' کے نام سے ایک کتاب منظر عام پر آچکی ہے اور علمی حلقوں میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی بھی جا رہی ہے نیز موصوف جامعہ اسلامیہ فیروزیہ میں قائم طلبہ کی انجمن ''اصلاح اللسان'' کے سالانہ پروگرام کے لیے حالات حاضرہ کے مطابق مختلف عنوانات کے تحت اردو، عربی، فارسی تقاریر اور دلچسپ مکالمے بھی لکھتے رہے ہیں جو حاضرین وسامعین سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں اس کے پیش نظر مجھے امید ہے کہ یہ کتاب بھی ان شاء اللہ مقبول خاص وعام ہوگی۔

اخیر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ مفتی صاحب اور حاجی صاحب دونوں کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اس کاوش کو دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات کا وسیلہ بنائے (آمین)

حضرت مولانا **محمد طاہر حسین** صاحب، رحمانی قاسمی
صدر المدرسین
جامعہ اسلامیہ فیروزیہ اکبرپور، باڑھ، پٹنہ
۳؍ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ

تقریظ

حضرت مولانا محمد کاظم صاحب قاسمی

امام وخطیب جامع مسجد نواب کوٹھی، باڑھ، پٹنہ

اسلام سراپا اطاعت وفرماں برداری کا نام ہے تصدیق قلبی کا نام ایمان ہے زبان سے اقرار اور ارکان پر عمل جزو ایمان ہے۔ بلوغیت کی صبح سے آفتاب زندگی کے غروب تک قانون خداوندی وطریق نبوی پر گزرنے والی صبح وشام کامیابی کا ضامن ہے۔

نماز کے متعینہ اوقات ہمیں خارجی زندگی میں بھی پابندی اوقات وعمل کا درس دیتا ہے کہ مرد مومن کوئی آزاد پرندہ کا نام نہیں بلکہ وہ احکام الٰہی کا قیدی ہے۔ ماں کی گود سے لے کر قبر کی گود تک کوئی منازل ومراحل ایسے نہیں جو نور نبوت سے منور نہ ہوں، یہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت کی کھیتی ہے، جو ذرہ برابر بھی یہاں نیکی یا برائی کرے گا حشر میں سامنے آجائے گا۔ ع

آج جو کچھ بوئے گا کاٹے گا کل

ہماری پیدائش کا مقصد اللہ کی عبادت ہے یہاں انسان کے ذہن میں ایک سوال ابھرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ہم سے عبادت ہی ہمہ وقت کروانا تھا تو ہمیں تین چیزیں (پیٹ بھرنے کے تقاضے، نیند اور شادی بیاہ کے تقاضے) نہ عطا فرماتے؟ سب کا جواب ایک ہے کہ اگر ہمارا طلب معاش سونا، جاگنا، کھانا، پینا، شادی، بیاہ وغیرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہو جائے تو یہ عین عبادت ہے آقا مدنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مواقع پر امت کو سنت کے طریقے بتائیں اور دعاؤں کی تعلیم دی ہے، تاکہ ہر اعمال وافعال، اطوار وکردار خالص اللہ کے لیے ہو جائے جو کہ ہر عمل کی روح ہے اور شیطان پر بار گراں ہے۔

شب وروز کام آنے والے اعمال خیر ودیگر امور میں رہنمائی فرمانے والے فضائل ومسائل اور اوراد ووظائف کا ذخیرہ الحاج ضیاء الرحمن صاحب، مٹیا برج کلکتہ کے ایما پر حضرت

الحاج حافظ ومولانا مفتی محمد اظہر الدین صاحب، قاسمی مدرس جامعہ اسلامیہ فیروزیہ وامام وخطیب جامع مسجد اکبر پور باڑھ نے یکجا کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

فاضل مرتب نے اپنی عدیم الفرصتی اور گوناگوں مصروفیات کے باوجود انتہائی عرق ریزی وعطر بیزی سے اس مجموعے کو جس کا نام ''زادِ آخرت'' ہے مرتب فرمایا ہے، فاضل موصوف نے مستند ومعتبر کتابوں کے حوالہ جات سے بھی اس کتاب کو مزین فرمایا ہے۔

امید ہے کہ پسند کی نظر سے دیکھی جائیگی یہ کتاب بہت کار آمد ہے ہر گھر کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ قارئین وناشرین کو سعادت وتوفیق سے نوازے اور اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور مقبولیت عامہ نصیب فرمائے۔

(آمین یارب العالمین)

حضرت مولانا محمد کاظم صاحب قاسمی

امام وخطیب نواب کوٹھی، مسجد باڑھ پٹنہ

یکم/ذوالحجہ ۷ ۱۴۳ھ

تقریظ گرامی

یادگارِ اسلاف مفتی عبدالرزاق صاحب مدظلہ العالی

مفتیٔ اعظم، مدھیہ پردیش

اسلام دینِ فطرت ہے۔ اسلامی احکام میں انسانی فطرت میں ودیعت کی ہوئی تمام چیزوں کی رعایت کی گئی ہے اور اس کے تمام احکام افراط وتفریط سے بالکل پاک ہیں۔ قرآن وہ مقدس ومبارک کتاب ہے جسے اللہ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر نازل کیا اور پوری دنیا کے لیے روشنی اور ہدایت کا سرچشمہ بنا کر بھیجا جس سے تا قیامت انسانی زندگی مستفیض ہوتی رہے گی۔ قرآنی آیات کا تعلق انسانی زندگی سے نہایت ہی قریب کا ہے زندگی کے نشیب وفراز سے متعلق واضح احکام موجود ہیں، یہ قرآن کتاب قرأت ہی نہیں بلکہ کتاب ہدایت بھی ہے اس کی ہدایت کا دائرہ ساری انسانیت کو محیط ہے۔ اس میں پہلی امتوں کے (سبق آموز) واقعات ہیں، آئندہ رونما ہونے والے حوادث کی آگہی ہے اور زمانہ حال کے مسائل کا حل ہے، اس کی باتیں فیصلہ کن ہیں، یہ دل لگی کی باتیں نہیں ہیں، جو سرکش اسے چھوڑے گا اللہ اس کو توڑ دیں گے اور جو قرآن سے ہٹ کر ہدایت تلاش کرے گا اللہ اس کو گمراہ کر دیں گے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے، یہ حکمت بھرا نصیحت نامہ ہے اور یہ سیدھا راستہ ہے۔

مجھے از حد خوشی ہے کہ عزیز گرامی ضیاء الرحمٰن صاحب (مٹیابرج، کولکاتا) نے اسلام کے چند اہم موضوع پر خامہ فرسائی کرا کے ایک اہم کتاب بنام ''زادِ آخرت'' ترتیب دلوائی ہے جس میں قرآن وحدیث اور تعلیمات اسلام کی بہت ساری معلومات یک جا جمع کر دی گئی ہیں جو اس راہ کے راہی کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ یہ ایک ایسی پُر مغز اور معلومات افزاء کتاب ہے جس کا ہر مسلمانوں کے گھروں میں رہنا مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ آں محترم کی اس قابل قدر کاوش کو مقبول فرما کر ان کے لیے ذخیرۂ آخرت

بنائے اور ملّت اسلامیہ کے فرزندوں کو صحیح معلومات سے آراستہ کر کے صحیح راہ پر گامزن فرمائے۔ (آمین)

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

خادمِ ملّت (مفتی) عبدالرزاق غفر اللہ لہ
نائب صدر جمعیۃ علما ہند، امیر شریعت و مفتیٔ اعظم مدھیہ پردیش
و رئیس جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی موتیا پارک بھوپال (ایم۔ پی)
یکم ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۶ رجولائی ۲۰۱۷ء

کلمات تشکر

از : مفتی عبدالمعبود قاسمی
استاذ جامعہ و ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، تالیف و تصنیفات، کتب خانہ و
سب ایڈیٹر ماہنامہ ''دین مبین'' بھوپال (اردو و ہندی)

رسول کریم ﷺ کا گوشہ گوشہ منور و تابناک اور رخشندہ تاریخ کا اہم حصّہ اور نمونہ انسانیت ہے۔ ہر زمانے میں علمائے دین حنیف نے اس امر کی جانب مستحسن کوشش کی ہے، موجودہ زمانہ میں محترم ضیاء الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی (مٹیا برج، کولکاتا) اس سلسلہ میں کافی سرگرم اور متحرک ہیں اور الحمدللہ اسلام کے دعوتی مشن کو انجام دے رہے ہیں۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ ان کی یہ کتاب بھی پہلی کتابوں کی طرح دعوت و تبلیغ اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت و ترویج کا بہترین ذریعہ ہوگی۔

دین محمد عربی ﷺ کے قافلہ سالار اور دینی دعوتی تحریک کے راہ نما شخصیت اور اہل علم یقیناً موصوف سے واقف ہوں گے۔ الحمدللہ موصوف نے ہندستان کے اس بت کدہ میں خصوصاً مغربی بنگال کی گھنی مسلم آبادی مٹیا برج میں جو اذانِ توحید دینے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کی قبولیت کے لیے احقر اللہ سے دست بدعا ہے۔ مسلسل لمبے وقت سے اپنا پیغام اور دردِ دل لوگوں کو سناتے رہتے ہیں، یہ ان کا دن رات کا مشغلہ ہے اور یہ کتاب اسی مشن کا یقیناً ایک بے نظیر و بے مثال کوشش ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''زادِ آخرت'' یقیناً اس میں تنویر بھی ہے، تاثیر بھی ہے اور تسخیر کی صفت بھی، یہ کتاب 'از دل خیزد بر دل ریزد' کے مصداق ہیں، اس کا اندازہ ہر پڑھنے والے کو یقیناً ہوگا، اس کتاب کی تعریف میں صاحبِ کتاب کو مجھے کچھ نہیں کہنا کہ ''مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید''۔ الحمدللہ جناب محترم و مکرم مؤلف نے کافی محنت و لگن

اور جانفشانی کے ساتھ یہ کتاب ترتیب دی ہے جس میں قرآن کریم احادیث نبوی ﷺ اور تعلیمات اسلام کی بے حد قیمتی معلومات کا انمول خزانہ جمع فرمایا، گویا کہ انہوں نے سمندر کو کوزے میں سما دیا۔ احقر ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہے اور اللہ سے زد فزد کی دعا کرتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ محترم عالی قدر مؤلف صاحب مدظلہ العالی کو اپنی شایانِ شان اضعافا مضاعفہ بدل عنایت فرمائے ان کی جملہ کتابوں کو امت مسلمہ کے درمیان قبول فرما کر معلمین و متعلمین کو افادہ کی توفیق عطا فرمائے اور خاص طور سے حالت حاضرہ کے کشمکش میں الجھے ہوئے فرزندان توحید کے لیے ذریعۂ نجاتِ آخرت بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

احقر عبدالمعبود قاسمی
استاذ جامعہ و ناظم شعبہ نشر و اشاعت، تالیف و تصنیفات، کتب خانہ
سب ایڈیٹر ماہنامہ ''دین مبین'' (اردو و ہندی، بھوپال)
یکم ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۶ / جولائی ۲۰۱۷ء

عرض ناشر

حضرت مولانا مشرف علی قاسمی صاحب

بانی و ناظم ادارہ تعلیم القرآن، مٹیا برج کلکتہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد۔ دنیا دار العمل یعنی آخرت کی کھیتی ہے ایک مومن ہمیشہ اس دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کو اپنا فرض منصبی تصور کرتا ہے۔ اس کا ہر عمل زاد آخرت ہے۔ درس و تدریس، کاروبار، شادی بیاہ، عبادت و ریاضت یہ سب اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اور نبی ﷺ کے طریقہ کے مطابق رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ہو تو یہ بہترین زاد آخرت ہے۔ اسی فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے مفتی اظہر صاحب قاسمی دامت برکاتہم استاذ جامعہ اسلامیہ فروزیہ اکبرپور باڑھ پٹنہ نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے اور اس کا نام زاد آخرت رکھا گیا ہے، جو درحقیقت حاجی ضیاء الرحمٰن صاحب کی جمع کردہ وہ متفرقات ہیں جسے وہ علما و صلحاء کی مجلسوں اور کتابوں سے حاصل کرتے رہے۔ میری معلومات کے موافق حاجی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی دینی خدمت و دعوت اور انسانی ہمدردی و غمگساری کے لیے منتخب کر لیا تھا۔ آپ نے اپنی جوانی اور بڑھاپا سب اللہ کے دین کی خدمت میں صرف کیا ہے اپنی ملازمت کے دور میں پوری کمپنی میں آپ نے مسلم ملازمین میں دینی بیداری اور ملّی ہمدردی کا جذبہ پیدا کیا اس کے ساتھ ہی غیر مسلموں میں اسلام کے تعلق سے پھیلی ہوئی بدگمانیوں کا سد باب کیا اور اپنے بلند اخلاق و کردار سے سبھوں کو اپنا گرویدہ بنایا۔ آپ انتہائی وسعت قلبی کے ساتھ دین کے متعدد شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ کئی ایک مدرسوں کے بانی ممبر بلکہ محرک و مؤسس اور تقریباً تمام مرکزی مدرسوں کے بے لوث خدمت گار ہیں۔ اس

کتاب سے قبل توشۂ آخرت اور حج وعمرہ کے تعلق سے ایک کتاب ''توشۂ حج وعمرہ'' بھی آپ کی محنتوں کا ثمرہ ہے جو الحمد للہ مقبول عام ہے۔ یہ آپ کی تیسری کتاب ہے۔ آپ بزرگوں کی یادگار ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں آپ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ علما کی خدمت کو آپ نے ہمیشہ عبادت تصوّر کیا۔ اللہ سے دعا ہے کہ خدائے عزوجل صحت وسلامتی کے ساتھ تادیر دین مبین کی خدمت لیتا رہے اور ان کی نسلوں کو دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے آمین۔

پیش نظر کتاب اعمالِ صالحہ، درود واذکار، حصول علم، عظمتِ قرآن اور معاشرتی حقوق وفرائض پر آمادہ کرنے والے مضامین کا مجموعہ ہے۔ جس کی ترتیب کے لیے حاجی صاحب نے حضرت مفتی صاحب سے گذارش کی اور مفتی صاحب نے مسلسل محنت کر کے معتبر اور مفید تر مضامین ومواد کا انتخاب کیا جو معتبر بھی ہو، حوالے درج کئے۔ گویا مفتی صاحب کی کوششوں نے اس قیمتی ذخیرے کو جو حاجی صاحب کے پاس غیر مربوط اور غیر منظم پڑا تھا ایک لڑی میں پرو کر انتہائی قیمتی ہار بنا دیا ہے کہ جو کوئی اس پر عمل پیرا ہو اس کے لیے یہ ایک بہترین زاد آخرت یعنی لافانی زندگی کے لیے راحت وآرام کا ذریعہ بن جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب اور محترم حاجی صاحب کی اس کوشش کو شرف قبولیت سے نواز کر ان کے لیے اور تمام معاونین ومخلصین کے لیے بھی حقیقی زادِ آخرت بنا دے۔ آمین یارب العالمین بجاہ نبیک المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

احقر مشرف علی قاسمی عفی عنہ
بانی وناظم ادارہ تعلیم القرآن، مٹیا برج، کلکتہ
صدر جمعیۃ علما حلقہ گارڈن ریچ

دل کی باتیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں ایمان کی عظیم ترین دولت سے سرفراز فرمایا اور دین کی محنت کی توفیق وسعادت مرحمت فرمائی، اسی محنت کی وجہ سے بزرگانِ دین، علمائے کرام اور دینی کتابوں سے ہمیشہ ایک خاص قسم کا لگاؤ رہا۔ جب کسی کتاب میں یا کسی بزرگ عالم سے کوئی بہتر بات معلوم ہوتی تو اسے محفوظ کرلیا کرتا۔ میں نے ابتداً اسے صرف اسے لیے محفوظ کرلیا کرتا کہ وقت ضرورت کام آئے۔ اس میں بہت سی وہ چیزیں بھی ہیں جسے میں نے خود عمل کیا اور دوسرے کو دیا اس کے فوائد بھی سامنے آئے ڈھیرے ڈھیرے یہ جمع شدہ چیزیں بڑھتی گئی تو دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ اس کی اشاعت کا نظم کیا جائے لیکن اپنی بے بضاعتی اور کم علمی پیش نظر تھی۔ اس کے باوجود یہ فکر روز بروز بڑھتی رہی، کئی ایک علما اور ائمہ سے مشورہ کیا، ان کی حوصلہ افزائی اور مشوروں نے عزم وارادہ کو استحکام بخشا۔ میری شدید خواہش تھی کہ اس پر کسی معتبر عالم کی نظر ثانی ہو لیکن کلکتہ میں عام طور پر علما کی مصروفیات کی وجہ سے اس طرح کے کام کے مواقع بہت کم ہی ہوتے ہیں۔ اپنے آبائی وطن میں میری آمد و رفت ہوتی ہے تو حسب عادت علما کی خدمت میں وہاں بھی حاضری ضرور ہوتی ہے۔ ایک موقع سے میں نے محترم مفتی اظہر صاحب قاسمی دامت برکاتہم سے اپنی ان جمع شدہ مواد کا تذکرہ کیا پھر دوسرے سفر میں حضرت کو میں نے وہ سب چیزیں پیش کردیں۔ حضرت نے ان تمام چیزوں کو بغور دیکھا اور اسے مرتب کرنے کی ذمہ داری قبول فرما کر میرے اوپر وہ احسانِ عظیم کیا جس کا بدلہ انہیں ان شاء اللہ آخرت میں ہی مل سکے گا۔ مفتی صاحب نے ازخود ہی پوری کتاب کا جائزہ لیا، حوالے درج کیے، عبارتوں کو درست کیا، غیر معتبر چیزوں کو جدا کیا اور پوری محنت سے اس چنندہ قیمتی موتیوں کو لڑی میں پرو کر خوبصورت ہار بنا دیا۔ اب یہ کتاب جس کا

نام حضرت مفتی صاحب نے ”زادِ آخرت“ رکھا ہے واقعی زادِ آخرت ہے اور جو کچھ اب آپ کے ہاتھ میں ہے وہ حضرت مفتی صاحب کی کاوش ہے۔ مفتی صاحب نے اسے تراش خراش کر اتنا خوبصورت اور اتنا مفید بنا دیا ہے کہ یہ کتاب ہر گھر کی اور ہر فرد کی ضرورت ہے۔ اخیر میں ان تمام حضرات کا شکر گزار اور ان کے لیے دست بدعا ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح سے اس کتاب کی طباعت و اشاعت میں تعاون کیا۔ بطورِ خاص حضرت مولانا عبداللہ مظاہری، مولانا مشرف علی قاسمی صدر جمعیۃ علما گارڈن ریچ کہ انہوں نے کمپوزنگ کے بعد پوری کتاب پہ نظر ثانی فرمائی۔ عزیز القدر سرفراز احمد جنہوں نے بڑی ہی محنت و لگن اور خوش اسلوبی کے ساتھ کتاب کی دوبارہ کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور طباعت وغیرہ کی ذمہ داری نبھائی۔ فجزاھم اللہ خیر الجزاء

ضیاء الرحمٰن عفی عنہ

رحمٰن منزل، احاطہ

مٹیا برج، کولکاتا۔ ۲۴

۱۸؍ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۶؍فروری ۲۰۱۷ء

علم وعلما کے فضائل

حدیث شریف میں آیا ہے :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (ابن ماجہ شریف) یعنی علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اور جو چیزیں دین میں فرض ہوں ان کا کرنا بھی عبادت ہے، اس لیے علم دین سیکھنا اور اس کی کوشش کرنا بھی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی بڑی بڑی فضیلتیں بیان فرمائی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ :جو شخص دین سیکھنے کے لیے گھر سے نکلے وہ جب تک اپنا گھر واپس نہ آئے وہ اللہ کے راستے میں ہے۔ (ترمذی شریف)

ایک حدیث میں ہے کہ: جب کوئی شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے گھر چھوڑتا ہے تو ذاتی کاموں مثلاً، جوتا پہننے یا موزہ پہننے یا کوئی اور کپڑا پہننے پر بھی اس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ (رحمت کے خزانے)

ایک حدیث میں ہے کہ: علم دین کی طلب اور اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے (یعنی اس سے آدمی کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔ (ترمذی شریف)

ایک حدیث میں ہے کہ: جو شخص دین سیکھنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیں گے۔ (مسلم شریف)

علماء پر اللہ کی خاص مہربانی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کے لیے اپنی (شان کے مطابق) کرسی پر تشریف فرما ہوں گے تو علما سے فرمائیں گے : میں نے اپنے علم اور حلم یعنی نرمی اور برداشت سے تمہیں اسی لیے نوازا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہاری کوتاہیوں کے باوجود تم سے درگذر کروں اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں یعنی تم چاہے کتنے ہی بڑے گنہگار ہو تمہیں بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ (الترغیب)

سب سے بڑا سخی

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی سے بھی بہت بڑے سخی کا پتہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑے سخی سے بہت بڑے سخی ہیں اور میں اولاد آدم میں سب سے بڑا سخی ہوں اور میرے بعد انسانوں میں سب سے بڑا سخی وہ شخص ہے جس نے علم سیکھا پھر اپنے علم کو لوگوں میں پھیلایا۔ یہ شخص قیامت کے دن اکیلا ایک امت کی شکل میں قبر سے اٹھے گا۔ (مظاہر حق جدید)

عالم کی موت عالم کی موت ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور ایسا نقصان ہے جو پورا نہیں ہوسکتا۔ ایک پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے کم درجہ کی ہے۔ (بیہقی)

علم وعلما سے بغض ہلاکت کا سبب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یا تو تم عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چاروں کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی)

قرآن مجید کی عظمت وفضیلت

قرآن مجید کی بے انتہا عظمت کے لیے بس اتنا کافی ہے کہ وہ کلام اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی صفت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہے یہاں تک کہ زمینی مخلوقات میں کعبۃ اللہ اور انبیاء علیہم السلام کی مقدس ہستیاں اور عالم بالا وعالم غیب کی مخلوقات میں عرش کرسی، لوح وقلم، جنت اور جنت کی نعمتیں اور اللہ کے مقرب ترین فرشتے، یہ سب اپنی معلوم ومسلم عظمت کے باوجود غیر اللہ اور مخلوق ہیں لیکن قرآن مجید اللہ کی پیدا کی ہوئی اور اس سے الگ کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اس کی حقیقی صفت ہے جو اس کی ذات عالی کے ساتھ قائم ہے۔

یہ اللہ پاک کا بے انتہا کرم اور اس کی عظیم ترین نعمت ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ وہ کلام ہم تک پہنچایا اور ہمیں اس لائق بنایا کہ اس کی تلاوت کرسکیں اور اپنی زبان سے اس کو پڑھ سکیں، پھر اس کو سمجھ کر اپنی زندگی کا راہنما بناسکیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد قرآن مجید کی عظمت وفضیلت کے بیان میں رسول اللہ ﷺ کی چند حدیثوں کا ترجمہ پڑھیے!

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے مشغول رکھا میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال اور دعا کرنے سے (یعنی اس کی تلاوت میں، اس کے تدبر میں، یا اس کے سیکھنے سکھانے میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہتا ہو، اور قرآن پاک میں اس ہمہ وقتی مشغولیت کی وجہ سے اس کے علاوہ اللہ کے ذکر اس کی حمد وتسبیح اور اس سے دعائیں کرنے کا موقع ہی اس کو نہ ملتا ہو تو وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ کچھ خسارے میں رہے گا اور ذکر ودعا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جو کچھ عطا فرماتا ہے وہ اس کو نہ پاسکے گا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ ایسے بندوں کو میں اس سے زیادہ اور اس سے بہتر دوں گا جو ذکر کرنے والے اور دعائیں مانگنے والے اپنے بندوں کو دیتا ہوں۔ (جامع ترمذی)

ایک مرتبہ سرور عالم ﷺ نے حضرت ابوذرؓ کو چند وصیتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ! عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ یعنی تم تلاوت قرآن کو اپنے اوپر لازم کرلو فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَّكَ فِي الْأَرْضِ" کیوں کہ اس سے آسمان میں تمہارا تذکرہ ہوگا اور زمین میں تمہارے لیے نور ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف)

تلاوت قرآن کا اجر وثواب

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک نیکی کمالی اور یہ ایک نیکی اللہ تعالیٰ کے قانون کرم کے مطابق دس نیکیوں کے برابر ہے (مزید وضاحت کے لیے آپؐ نے فرمایا) میں یہ نہیں کہتا یعنی میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ "الم" ایک حرف ہے بل کہ 'الف' ایک حرف ہے 'لام' ایک

حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے (اس طرح ''الم'' پڑھنے والا بندہ تیس نیکیوں کے برابر ثواب حاصل کرنے کا مستحق ہوگا)۔ (جامع ترمذی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا یہ کریمانہ قانون ہے کہ ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کے برابر ثواب عطا ہوگا، واضح طور پر قرآن مجید میں بھی بیان فرمایا گیا ہے سورہ انعام میں ارشاد ہے : مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ''(جو بندہ ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا) اس حدیث سے ایک واضح اشارہ یہ بھی ملا کہ قرآن مجید کی تلاوت پر ثواب کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ تلاوت معنیٰ مفہوم سمجھ کر ہی ہو، کیوں کہ ''الم'' اور سارے حروف مقطعات کی تلاوت معنیٰ مفہوم سمجھے بغیر ہی کی جاتی ہے اور حدیث نے صراحتاً بتلایا کہ ان حروف کی تلاوت کرنے والوں کو بھی ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

(معارف الحدیث)

قرآن کا معلم اور متعلم

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم میں سب سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرلے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔ (صحیح بخاری)

فائدہ : قرآن مجید کو کلام اللہ ہونے کی حیثیت سے دوسرے کلاموں پر اس طرح کی فوقیت اور فضلیت حاصل ہے جس طرح کی اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا سیکھنا سکھانا دوسرے تمام اچھے کاموں سے افضل واشرف ہوگا۔ علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے اہم پیغمبرانہ وظیفہ وحی کے ذریعے قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ سے لینا، اس کی حکمت کو سمجھنا اور دوسروں تک اس کو پہنچانا تھا، اس لیے اب قیامت تک جو بندہ قرآن مجید کے سیکھنے سکھانے کو اپنا شغل اور وظیفہ بنائے گا وہ گویا رسول اللہ ﷺ کے خاص مشن کا علمبردار اور خادم ہوگا اور اس کو آں حضرت ﷺ سے خاص الخاص نسبت حاصل ہوگی اس بنا پر قرآن پاک کے متعلم اور معلم کو سب سے افضل واشرف ہونا ہی چاہیے۔ (معارف الحدیث)

قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا انعام

حضرت معاذ جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے قرآن پڑھا

اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنا یا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ تیز ہوگی، جب کہ وہ روشنی دنیا کے گھروں میں ہو اور سورج آسمان سے ہمارے پاس ہی اتر آئے (اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا) پھر تمہارا کیا گمان ہے خود اس آدمی کے بارے میں جس نے خود یہ عمل کیا ہے؟

(سنن ابی داؤد)

حاکمؒ نے بریدہؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کو ایک تاج پہنایا جائیگا جو نور سے بنا ہوا ہوگا اور اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی، وہ عرض کریں گے کہ یا اللہ! یہ جوڑے کس صلہ میں ہیں؟ تو ارشاد ہوگا کہ تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے عوض میں۔

جمع الفوائد میں طبرانی سے نقل کیا ہے کہ حضرت انسؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلائے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر، جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتی کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو۔

قرآن سے غفلت کا انجام

اگر خدانخواستہ آپ نے اپنے بچے کو چار پیسے کے لالچ میں دین سے محروم رکھا تو یہ ہی نہیں کہ آپ اس لایزال ثواب سے محروم رہیں گے بلکہ اللہ کے یہاں آپ کو جواب دہی بھی کرنی پڑے گی۔ حدیث کا ارشاد ہے: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِه'' تم میں سے ہر شخص ذمہ دار و نگراں ہے اور ہر شخص سے اس کے ماتحتوں اور دست نگروں کا بھی سوال ہوگا (کہ ان کو کس قدر دین سکھلایا ہے۔)

(فضائل قرآن)

مفسرین نے لکھا ہے کہ وہ بچے جن کو دنیا کا علم تو پڑھایا لیکن دین سے بے بہرہ رکھا وہ قیامت کے دن اللہ کے حضور کھڑے ہو کر کہیں گے ''رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا

فَاضَلُّوْنَا السَّبِیْلاَ'' (اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے بڑوں کی پیروی کی اور انھوں نے ہمیں راستے سے گمراہ کر دیا) انہوں نے ہمیں دین کی طرف موڑا ہی نہیں، ہمیں سیدھے راستے پر ڈالتے تو ہم لگ جاتے یہ ان کا قصور ہے اس لیے اے ہمارے پروردگار ''آتِہِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ'' ان کو دگنا عذاب دیجیے ''وَالْعَنْہُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا'' اور ان پر بہت زیادہ لعنتوں کی بارش کیجیے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''لِکُلٍّ ضِعْفٌ'' تم سب کو دگنا عذاب دیا جائے گا۔ (خطبات ذوالفقار)

جس گھر میں تلاوت ہوتی ہو

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں کلام مجید پڑھا جاتا ہے اس کے اہل وعیال کثیر ہو جاتے ہیں اس میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے، ملائکہ اس میں نازل ہوتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں۔ اور جس گھر میں تلاوت نہیں ہوتی اس میں تنگی اور بے برکتی ہوتی ہے ملائکہ اس گھر سے چلے جاتے ہیں شیاطین اس میں گھس جاتے ہیں۔ (فضائل قرآن)

قیامت میں قرآن کی شفاعت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اِقْرَؤُا الْقُرآن فَاِنَّہٗ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَفِیْعاً لِاَصْحَابِہٖ'' قرآن پڑھا کرو وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفیع بن کر آئے گا۔ (صحیح مسلم)

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن پاک پڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ: قرآن اپنے ''اصحاب'' کے لیے بارگاہ خداوندی میں شفاعت کرے گا۔ ''اصحاب قرآن'' وہ سب لوگ ہیں جو قرآن پاک پر ایمان رکھتے ہوئے اس سے تعلق اور شغف کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا وسیلہ یقین کرتے ہوئے اس سے خاص نسبت اور لگاؤ رکھیں جس کی شکلیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ مثلاً کثرت سے اس کی تلاوت کریں، اس میں تدبر اور تفکر اور اس کے احکام پر عمل کرنے کا اہتمام رکھیں یا اس کی تعلیم وہدایت کو عام کرنے اور پھیلانے کی جدوجہد کریں۔ ان سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشارت ہے کہ قرآن ان کے حق میں شفیع ہوگا۔ (معارف الحدیث)

چند مخصوص سورتوں اور آیتوں کی فضیلت وامتیاز

اس امت پر اللہ تعالیٰ کی جو خاص رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تھوڑے عمل پر بڑے اجر وثواب کی بہت سی صورتیں اور بہت سے طریقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اس امت کو بتلائے گئے ہیں، تاکہ جو لوگ اپنے خاص حالات کی وجہ سے بڑے بڑے عمل نہ کر سکیں وہ چھوٹے چھوٹے عمل کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات کے مستحق ہوسکیں۔

درج ذیل حدیثیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خاص خاص سورتوں اور مخصوص آیتوں کے فضائل بیان فرمائے ہیں یہ اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ ان کا مقصد یہی ہے کہ بہت سے بندے جو اپنے خاص حالات کی وجہ سے قرآن مجید کی بہت زیادہ تلاوت نہیں کر سکتے وہ ان مخصوص سورتوں اور آیتوں کی تلاوت کے ذریعہ بڑے اجر وثواب اور اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات کے قابل ہو جائیں، اس لیے ان حدیثوں کا حق ہے کہ ان پر یقین کر کے ان سورتوں اور آیات کی تلاوت کا ہم خاص طور سے اہتمام کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ کے خاص الطاف وعنایات میں ہمارا بھی حصہ ہو۔ بلاشبہ ہم بڑے محروم ہیں اگر اتنا بھی نہ کرسکیں۔

سورہ فاتحہ

سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے۔ ایک حدیث میں اس کو قرآن کی سب سے بڑی سورت فرمایا ہے (صحیح بخاری) لمبی سورتیں تو اور بھی ہیں مگر عظمت کے اعتبار سے یہ سب سے بڑی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ سورۂ فاتحہ کی نظیر نہ توراتؔ میں نازل ہوئی نہ انجیلؔ اور زبورؔ میں اور نہ خود قرآن کریم میں کوئی دوسری سورت اس کی مثل ہے۔ (ترمذی شریف) ایک روایت میں ہے کہ سورۂ فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (تفسیر مظہری) صحیح بخاری میں بروایت حضرت انسؓ مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ: قرآن کریم کی سب سورتوں میں عظیم ترین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے۔ (معارف القرآن)

سورۃ البقرہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : سورۂ بقرہ کو پڑھا کرو، کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت اور بدنصیبی ہے اور اہل باطل اس پر قابو نہیں پا سکتے۔

قرطبی نے حضرت معاذؓ سے نقل کیا ہے کہ اس جگہ اہل باطل سے مراد جادوگر ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اس سورت کے پڑھنے والے پر کسی کا جادو نہ چلے گا ایک روایت میں ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

سورۂ بقرہ کی دس آیتیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ : سورۂ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن، شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل وعیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج وغم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی۔ اور اگر یہ آیتیں کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا۔

وہ دس آیتیں یہ ہیں: چار آیتیں شروع سورہ بقرہ کی، ایک آیت آیۃ الکرسی، دو آیتیں آیۃ الکرسی کے بعد والی، آیۃ الکرسی سے متصل اور تین آیتیں سورہ بقرہ کی آخر کی ہیں۔

(معارف القرآن)

آیۃُ الکرسی کی فضیلت

آیۃ الکرسی سورۂ بقرہ کی ایک آیت ہے جو تیسرے پارے کے پہلے صفحے پر ہے اس کے پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ابی بن کعبؓ سے دریافت کیا کہ قرآن میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظیم ہے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا، آیت الکرسی۔ آں حضرت ﷺ نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا: اے ابومنذر تمہیں یہ علم مبارک ہو۔ (صحیح مسلم شریف)

فرض نماز کے بعد آیت الکرسی

نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد

آیت الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے بجز موت کے کوئی مانع نہیں ہے، یعنی موت کے بعد فوراً وہ جنت کے آثار اور راحت وآرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

سونے کے وقت آیت الکرسی

بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک نگراں مقرر ہو جائیگا اور تمہارے قریب شیطان نہ آئے گا۔

سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے ختم سورہ تک) ان کے پڑھنے کی بھی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : سورۂ بقرہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو اس نے اپنے اس خاص خزانے سے مجھے عطا فرمائی ہیں جو اس کے عرش عظیم کے تحت ہے تم لوگ ان کو سیکھو اور اپنی خواتین کو سکھاؤ، کیونکہ یہ آیتیں سراپا رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تقرب کا خاص وسیلہ ہیں اور ان میں بڑی جامع دعا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت فاروق اعظمؓ اور علی مرتضیٰؓ نے فرمایا کہ ہمارا خیال یہ ہے کہ کوئی آدمی جس کو کچھ بھی عقل ہو وہ سورہ بقرہ کی ان دونوں آیتوں کو پڑھے بغیر نہ سوئے گا۔ (معارف القرآن)

بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ جس نے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لیں تو یہ آیات اس کے لیے کافی ہوں (یعنی رات بھر یہ شخص جن وبشر کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔ ہر ناگوار چیز سے اس کی حفاظت ہوگی ترمذی کی روایت میں ہے کہ جس گھر میں تین رات یہ آیتیں پڑھی جائیں گی تو شیطان اس کے قریب نہ آئے گا۔

سورۂ بقرہ وآل عمران کی شفاعت وکالت

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت کے دن قرآن کو اور ان قرآن والوں کو لایا جائے گا جو اس پر عامل تھے۔ سورۂ بقرہ اور آل عمران پیش ہوں گی (محسوس ہوگا) گویا کہ وہ

بادل کے دو ٹکڑے ہیں، یا سیاہ رنگ کے دو سائبان ہیں جن میں نور کی چمک ہے، یا صف باندھے پرندوں کے دو پر ہیں اور وہ مدافعت اور وکالت کریں گی اپنے سے تعلق رکھنے والوں کی (صحیح مسلم)

سورۂ آل عمران کی آخری آیات

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے : انہوں نے فرمایا کہ جو شخص کسی رات کو آل عمران کی آخری آیات (اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ سے ختم سورت تک) پڑھے گا اس کے لیے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھا جائے گا۔

فائدہ: حضرت عثمان غنیؓ نے جو یہ فرمایا کہ : جو شخص رات کو یہ آیتیں پڑھے اس کے لیے پوری رات کے نوافل کا ثواب لکھا جائے گا" ظاہر ہے یہ بات انہوں نے رسول اللہ ﷺ ہی سے سنی ہوگی۔ حضور سے سنے بغیر کوئی صحابی اپنی طرف ایسی بات نہیں کہہ سکتے! اس لیے حضرت عثمانؓ کا یہ ارشاد حدیث مرفوع ہی کے حکم میں ہے۔ (معارف الحدیث)

سورۂ کہف کی فضیلت

سورہ کہف پندرہویں پارے کے آدھے پر "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ" سے شروع ہوتی ہے اس سورت کے پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لی اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن رہے گا یعنی اس کا دل منور رہے گا، یا یہ مطلب ہے کہ جمعہ کے دن ایک بار اس کے پڑھ لینے سے اس کی قبر میں بقدر ایک ہفتہ کے روشنی رہے گی۔ اگر کوئی ہر جمعہ کو پڑھ لیا کرے تو اسے موت کے بعد بھی نور ہی نصیب ہوگا (گو تمام اعمال صالحہ روشنی کا سبب ہیں)

بعض روایات میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرلے اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا، جو قیامت کے دن روشنی دے گا اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے

معصوم رہے گا۔ اور اگر دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے بھی معصوم رہے گا۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی۔ مسند احمد میں حضرت ابو درداءؓ سے ایک روایت ہے کہ جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اور کتب مذکورہ میں حضرت ابو درداءؓ ہی سے ایک دوسری روایت میں یہی مضمون سورہ کہف کی آخری دس آیتیں یاد کرنے کے متعلق منقول ہے۔ (معارف القرآن)

سورۂ یٰسین کی فضیلت

حضرت عطاءؒ بن ابی رباح (تابعی) فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : جس نے دن کے اول حصہ میں سورۂ یٰسین پڑھ لی اس کی حاجتیں پوری کردی جائیں گی۔ ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ : جس نے سورۂ یٰسین اللہ کی رضا کی نیت سے پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے، لہٰذا یہ مبارک سورت اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھی جائے تو اس کی موت کے وقت آسانی ہو جاتی ہے۔ (معارف القرآن)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔ جس نے ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے کی وجہ سے اس کے لیے دس مرتبہ پورا قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھ دے گا۔
(مشکوٰۃ شریف)

سورۂ واقعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہ ہوگا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : جو شخص روزانہ رات کو سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد کا بیان ہے کہ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنی لڑکیوں کو حکم دے کر روزانہ رات کو سورۂ واقعہ پڑھوایا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک حدیث میں ہے کہ تم اپنی عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھاؤ، کیونکہ وہ غنا یعنی مال داری لانے والی سورت ہے۔ (جامع صغیر)

سورۂ ملک کی سفارش

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : قرآن میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں اس نے ایک شخص کی سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا یہ سورہ ''تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ'' ہے (جو انتیسویں پارہ کی پہلی سورت ہے) ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگا لیا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے وہاں سے ان کو سورہ ''تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ'' پڑھنے کی آواز آئی پڑھنے والے نے (جو صاحب قبر تھا) یہ سورت پڑھتے پڑھتے ختم کر دی۔ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ'' یعنی یہ سورت عذاب کو روکنے والی ہے اللہ کی عذاب سے اسے نجات دلا دے گی۔ (جامع ترمذی)

دو سورتیں عذاب قبر سے بچانے والی

سورۂ ''الم سجدہ'' (جو اکیسویں پارہ میں سورۂ لقمان اور سورۂ احزاب کے درمیان ہے) اور سورۂ ملک کو قبر کے عذاب سے بچانے میں خاص دخل ہے جیسا کہ چغلی اور پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے کو قبر کا عذاب لانے میں زیادہ دخل ہے۔ حضرت خالدؒ بن معدان (تابعی) نے فرمایا کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک شخص ''سورۂ الم سجدہ'' کو پڑھا کرتا تھا اس کے سوا (بطور ورد) کوئی دوسری سورت نہ پڑھتا تھا اور تھا بھی بہت گنہگار جب قبر میں عذاب ہونے لگا تو اس سورت نے اس شخص پر اپنے پر پھیلا دیے اور عرض کیا کہ اے رب! اس کی مغفرت فرما دے، کیونکہ یہ مجھے بہت زیادہ پڑھا کرتا تھا چنانچہ خداوند قدوس نے اس کی سفارش قبول فرمائی اور فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی لکھ دو اور ایک ایک درجہ بلند کر دو خالد بن معدان یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی جانب

سے قبر میں جھگڑتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو میری شفاعت اس کے بارے میں قبول کر، ورنہ مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے اور بمنزلہ پرندہ کے بن جاتی ہے اور اپنے پر میت پر پھیلا دیتی ہے اور اس پر عذاب قبر ہونے سے مانع ہو جاتی ہے (یہی سارا مضمون حضرت خالدؒ بن معدان سورۂ ملک کے بارے میں بھی بیان کرتے ہیں)
(مشکوٰۃ شریف)

سورۂ مؤمنون کی آخری چار آیتیں

سورۂ مؤمنون کی آخری آیتیں ''اَفَحَسِبْتُمْ'' سے آخر سورت تک خاص فضیلت رکھتی ہے۔ ثعلبی اور بغوی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ ان کا گذر ایک ایسے بیمار پر ہوا جو سخت امراض میں مبتلا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیتیں اس کے کان میں پڑھ دی وہ اسی وقت اچھا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے ان کے کان میں کیا پڑھا؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا کہ یہ آیتیں پڑھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا ہو یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ (معارف القرآن)

سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ : جو شخص صبح کو تین مرتبہ ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' پڑھ کر سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں (هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے ختم سورت تک) پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیں گے جو اس دن شام تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور اگر اس دن میں مر جائے گا تو شہید ہونے کا درجہ پائے گا۔

اور جس نے یہ عمل شام کو کر لیا تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور اس رات میں مر جائے گا تو شہادت کا درجہ پائے گا۔ (جامع ترمذی)

سورۃ التکاثر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں قرآن پاک کی پڑھ لیا کرے؟۔ صحابہؓ نے عرض کیا: حضورؐ! کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے؟۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کرسکتا کہ سورہ ”اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ“ پڑھ لیا کرے۔

(معارف الحدیث)

سورۃ زلزال کافرون اور اخلاص

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: سورہ ”اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ“ نصف قرآن کے برابر ہے اور سورہ ”قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ“ تہائی قرآن کے برابر ہے اور ”قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ“ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (جامع ترمذی)

سورۃ اخلاص کی مزید فضیلت

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے روزانہ دو سو مرتبہ سورہ ”قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ“ پڑھ لی، اس کے پچاس سال کے گناہ (صغیرہ) اعمال نامہ سے مٹا دیئے جائیں گے۔ ہاں اگر اس کے اوپر کسی کا قرض ہو تو وہ معاف نہ ہوگا۔ نیز حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرلے اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ ”قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ“ پڑھ لے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ: اے میرے بندے تو اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوجا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سورہ ”قل ھو اللہ احد“ پڑھتے ہوئے سن لیا آپؐ نے فرمایا (اس کے لیے) واجب ہوگئی، میں نے پوچھا کیا؟ فرمایا جنت۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس سورت سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کی محبت نے تجھے جنت میں داخل کردیا۔ (جامع ترمذی)

حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس نے دس

مرتبہ سورہ ”قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ“ پڑھ لی اس کے لیے جنت میں ایک محل بنادیا جائے گا اور جس نے بیس مرتبہ پڑھ لی اس کے لیے دو محل بنا دیئے جائیں گے اور جس نے تیس مرتبہ پڑھ لی اس کے لیے جنت میں تین محل بنا دیئے جائیں گے یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کی قسم اس صورت میں تو ہم اپنے لیے بہت محل بنالیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ بہت بڑا داتا ہے جتنا عمل کرلو گے اس کے پاس اس سے بہت زیادہ انعام ہے۔

(رحمت کے خزانے)

معوذتین

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یہ قرآن مجید کی آخری دو سورتیں ہیں ان کو معوذتین کہتے ہیں۔ مستند احادیث میں ان دونوں سورتوں کے بڑے فضائل اور برکات منقول ہیں۔ مسلم میں حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہیں کچھ خبر ہے کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل فرمائی ہیں۔ انکی مثل نہیں دیکھی یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ایک روایت میں ہے کہ تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں بھی ان کی مثل کوئی دوسری سورت نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ایک رات میں بارش اور سخت اندھیری تھی ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے، جب آپ کو پالیا تو آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں، آپ نے فرمایا جب صبح ہو اور شام ہو سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تین بار پڑھ لیا کرو یہ عمل کرلو تو ہر ایسی چیز سے تمہاری حفاظت ہوجائے گی جس سے پناہ لی جاتی ہے (یعنی ہر موذی اور شر اور ہر بلا سے محفوظ ہوجاؤ گے) (جامع ترمذی)

رات کو سوتے وقت کرنے کا ایک عمل

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ روزانہ رات کو جب حضور اقدس ﷺ بستر پر تشریف لاتے تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یہ تینوں سورتیں پڑھ کر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان میں (اس طرح) پھونک مارتے تھے (کہ

کچھ تھوک بھی پھونک کے ساتھ نکل جاتا تھا) پھر دونوں ہتھیلیوں کو پورے بدن پر جہاں تک ممکن ہوتا تھا پھیر لیتے تھے یہ ہاتھ پھیرنا سر اور چہرے سے اور سامنے کے حصے سے شروع فرماتے تھے اور یہ عمل تین بار فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری)

بیماری کا ایک عمل

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بیماری پیش آتی تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیتے تھے پھر جب مرض وفات میں آپ کی تکلیف بڑھی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر دیتی تھی آپ اپنے تمام بدن پر پھیر لیتے تھے، میں یہ کام اس لیے کرتی تھی کہ حضرت کے مبارک ہاتھوں کا بدل میرے ہاتھ نہ ہو سکتے تھے۔ (موطا امام مالک)

حفظ قرآن کی ضرورت اور اہمیت

قرآن مجید بہت بڑا معجزہ ہے اور کئی اعتبار سے معجزہ ہے، اس کا ایک کھلا ہوا معجزہ جو ہر مسلم اور غیر مسلم اور ہر دوست و دشمن کے سامنے ہے یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے اور جوان اور بڑی عمروں کے لوگ اس کو حفظ یاد کر لیتے ہیں۔ قرآن کا حفظ ہونا اچھا ذہن اور قوی دماغ ہونے پر موقوف نہیں، بڑے بڑے ذہین اور حافظے کی قوت رکھنے والے اپنی زبان میں لکھی ہوئی کتاب کے پچاس صفحے بھی یاد نہیں کر سکتے اور روزانہ تھوڑا سا وقت لگانے سے قرآن مجید کند ذہن والوں کو یاد ہو جاتا ہے۔ جو اپنی زبان میں بھی نہیں ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ قرآن دنیا میں رہے اس کے حفظ کرنے کرانے والے بھی رہیں گے جو شخص یا جو کنبہ اور جو برادری اور جو علاقہ اس کی جانب سے غفلت برتے گا خود اس کی خیر سے محروم رہے گا۔ قرآن کے یاد رکھنے والے ادارے اور سینوں میں اٹھانے والے ہمیشہ رہیں گے اور اس کی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے رہیں گے اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید کے ہم محافظ ہیں۔ یہ وعدہ اس طرح پورا ہوتا رہا ہے کہ ہمیشہ اس کے یاد رکھنے والے موجود رہے ہیں اور موجود رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ہمیں چاہئے کہ قرآن کی طرف بڑھیں تاکہ اس کی برکتوں

سے مالا مال ہوں، اپنی اولاد کو قرآن مجید حفظ کرانے کی بلیغ کوشش کریں۔ (تحفۃ المسلمین)

حافظ قرآن کی شفاعت

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا یعنی قرآن نے جن چیزوں کو حلال بتا دیا ہے ان کو حلال سمجھ کر ان پر عمل کیا اور اس کے حرام کو حرام جانا یعنی جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان کو حرام سمجھ کر ترک کر دیا قرآن کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کی تو حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ جو لوگ جہنم سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں انکے لیے ضروری ہے کہ اگر وہ حافظ نہیں اور خود حفظ نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے کسی قریبی رشتہ دار ہی کو حافظ بنا دیں کہ اس کے طفیل یہ اپنی بداعمالیوں کی سزا سے محفوظ رہ سکیں۔ (فضائل قرآن)

ذکر اللہ کی عظمت اور اس کی برکات

قرآن میں اہل ایمان کو تاکید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے سورۂ احزاب میں ارشاد ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔ سورہ حشر میں ارشاد ہے۔ اور تم ان میں نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر (اس کی پاداش میں) اللہ نے ان کو ان کے نفس سے بھلا دیا (اور خدا فراموشی کے نتیجہ میں وہ خود فراموش ہو گئے۔ سورۂ جمعہ میں ارشاد ہے۔ (اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو پھر تم فلاح و کامیابی کی امید کر سکتے ہو) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے پاک ذکر میں اگر کوئی آیت یا حدیث نبوی نہ بھی وارد ہوتی تب بھی اس منعم حقیقی کا ذکر ایسا تھا کہ بندہ کو کسی آن بھی اس سے غافل نہ ہونا چاہئے تھا، کہ اس ذات پاک کے انعام و احسان ہر آن اتنے کثیر ہیں جن کی نہ کوئی انتہا ہے نہ مثال۔

خداوند عالم کے قربان میں   کرم جس کے لاکھوں ہیں ہر آن میں

لیکن اس کے ساتھ جب قرآن و حدیث اور بزرگوں کے اقوال و احوال اس پاک ذکر کی

ترغیب وتحریص سے بھرے ہوئے ہیں تو پھر کیا پوچھنا ہے اس پاک ذکر کی برکات کا اور کیا ٹھکانا ہے اس کے انوار کا۔

''ذِکْرُ اللہ'' اپنے وسیع معنی کے لحاظ سے نماز، تلاوت قرآن اور دعا و استغفار وغیرہ سب ہی کو شامل ہے اور یہ سب اس کی خاص شکلیں ہیں، تاہم مخصوص اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس، توحید وتمجید، اس کی عظمت وکبریائی اور اس کی صفات ِکمال کے بیان اور دھیان کو ذکر اللہ کہا جاتا ہے۔ ایک مومن کا سب سے بڑا اسلحہ اس کی سب سے بڑی قوت اور اس کی جسم وجان کی اصلی غذا ذکر اللہ ہے۔ بندہ کی یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ اپنے رب کا نام لے اور ہر وقت اس کے ذکر سے رطب اللسان رہے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قرب ورضا اور انسان کی روحانی ترقی اور خدائے تعالیٰ سے رابطہ خاص الخاص کا وسیلہ اور تمام اعمال صالحہ کی روح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جس طرح بینا آنکھوں کو روشنی اور بینائی سے منور کیا ہے اسی طرح ذکر کرنے والی زبان کو ذکر سے مزین فرمایا ہے، اسی لیے اللہ کی یاد سے غافل زبان اس آنکھ کی طرح ہے جو بینائی سے محروم ہو اور اس کان کی طرح ہے جو شنوائی کی صلاحیت کھو چکا ہو اور اس ہاتھ کی طرح ہے جو مفلوج ہو کر بیکار ہو گیا ہو۔ ذکر اللہ ہی وہ راستہ اور دروازہ ہے جو حق جل جلالہ اور اس کے بندے کے درمیان کھلا ہوا ہے اور اس سے بندہ اس کی بارگاہ عالی تک پہنچ سکتا ہے اور جب بندہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو یہ دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے۔

فَنِسْیَانُ ذِکْرِ اللہِ مَوْتُ قُلُوْبِہِمْ   وَاَجْسَامُهُم قَبْلَ الْقُبُوْرِ قُبُوْر

وَاَرْوَاحُهُم فِیْ وَحْشَةٍ مِنْ جُسُومِهِم   وَلَیْسَ لَهُمْ حَتَّی النُّشُوْرِ نُشُور

اللہ کی یاد سے غافل ہو جانا اور فراموش کر دینا ان کے قلوب کی موت ہے۔ اور ان کے جسم زمین والی قبروں سے پہلے ان کے مردہ دلوں کی قبریں ہیں اور ان کی روحیں سخت وحشت میں ہیں ان کے جسموں سے، اور ان کے لیے قیامت اور حشر سے پہلے زندگی نہیں۔

اکابر نے فرمایا ہے کہ: ذکر کا عمل قلب کو صاف کرنے میں بالکل ویسا ہی کام کرتا ہے جیسا کہ تانبے کو صاف کرنے اور مانجھنے میں بالو۔ اور باقی دوسری عبادات کا عمل قلوب کی صفائی

کے بارے میں ویسا ہے جیسا کہ تانبے کے صاف کرنے میں صابن کا عمل۔

اس تمہید کے بعد ذکر اللہ کی عظمت اور برکات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ملاحظہ ہو۔ (ماخوذ معارف الحدیث وفضائل ذکر)

رحمت خدا کے سایہ میں

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کر کچھ بندگان خدا اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور پر فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان پر چھا جاتی ہے اور ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کی کیفیت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم)

ہم نشیں بھی محروم نہیں

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک لمبی روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے اس لیے مقرر فرما رکھے ہیں کہ وہ ہر وقت ذکر کی مجلس کی تلاش میں رہتے ہیں جہاں بھی ذکر کی کوئی محفل ہوتی ہے وہ بھی اس میں شریک ہو جاتے ہیں اور تمام شرکائے مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں جب وہ مجلس برخاست ہوتی ہے اور وہ فرشتے بارگاہ مقدس میں جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے علم کے باوجود ان سے دریافت فرماتے ہیں کہ کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا! ہم تیری زمین میں تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو تیری تسبیح وتہلیل اور تکبیر وتحمید کر رہے ہیں۔ خدائے قدوس دریافت فرماتے ہیں کہ وہ کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ آپ سے آپ کی جنت کے طلبگار تھے۔ اللہ تعالیٰ پھر دریافت فرماتے ہیں کہ، کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں ہے۔ پھر اللہ رب العزت فرماتے ہیں اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں کہ پھر تو وہ اور زیادہ حریص ہو جاتے پھر فرشتے کہتے ہیں کہ اے پروردگار! وہ تیری پناہ ڈھونڈ رہے

تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں تیری دوزخ سے۔ پروردگارعالم پوچھتے ہیں کہ انہوں نے دوزخ کی ہولناکی دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں پھر تو وہ اور زیادہ اس سے پناہ مانگتے۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ لوگ آپ سے استغفار بھی کر رہے تھے رحمت خداوندی جوش میں آتی ہے اور حکم ہوتا ہے کہ میں نے ان سب کو بخش دیا اور جو مانگا وہ دیا اوران کو دوزخ سے پناہ دی۔فرشتے کہتے ہیں کہ ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو بڑا خطا کار تھا اتفاق سے اس طرف سے گزر رہا تھا اوران کے ساتھ بیٹھ گیا۔ بارگاہ اقدس سے اعلان ہوتا ہے کہ: وَلَهُ غَفَرْتُ لَهُمْ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيْسُهُمْ ''میں نے اس کو بھی بخش دیا یہ ایسے لوگوں کا ہم نشیں تھا جن کا ہم نشیں بھی محروم نہیں۔ (بخاری ومسلم)

فرشتوں کے سامنے فخر

حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے (جو بیٹھے ہوئے تھے) آپ ﷺ نے ان سے پوچھا! آپ لوگ یہاں کیوں جڑے بیٹھے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کو یاد کر رہے ہیں اوراس نے جو ہم کو ہدایت سے نوازا اور ایمان واسلام کی توفیق دے کر احسان فرمایا اس پر اس کی حمد وثنا کر رہے ہیں آپ نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں اور یہی کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کسی بدگمانی کی بنا پر تم سے قسم نہیں لی، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی جبرئیل امینؑ میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فخر ومباہات کے ساتھ فرشتوں سے تم لوگوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔(صحیح مسلم)

ذکر اللہ کی ایک خاص فضیلت

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو وہ عمل بتاؤں

جو تمہارے سارے اعمال میں بہتر اور تمہارے مالک کی نگاہ میں پاکیزہ تر ہے اور تمہارے درجوں کو دوسرے تمام اعمال سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور راہ خدا میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ اس میں خیر ہے اوراس جہاد سے بھی زیادہ تمہارے لیے اس میں خیر ہے جس میں تم اپنے دشمنوں اور خدا کے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتارو اور وہ تمہیں ذبح کریں اور شہید کریں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں! یارسول اللہ! ایسا قیمتی عمل ضرور بتائیے! آپ ﷺ نے فرمایا وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔(جامع ترمذی)

فائدہ: یہ حدیث دراصل قرآن مجید کی آیت ''وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ'' کی تشریح وتفسیر ہے۔ بیشک ''ذکر اللہ'' اس لحاظ سے کہ وہ اصلاً بالذات مقصد اعلیٰ ہے اور اللہ کی رضا اوراس کے تقرب کا سب سے قریبی ذریعہ ہے دوسرے تمام اعمال سے بہتر اور بالا تر ہے اور یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ کسی خاص حالت میں اور کسی ہنگامی موقع پر صدقہ اور انفاق لوجہ اللہ یا جہاد وقتال فی سبیل اللہ کو زیادہ اہمیت حاصل ہو جائے۔اسی طرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک عمل ایک اعتبار سے افضل واہم ہو اور دوسرے اعتبار سے کوئی دوسرا عمل زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔

مردہ اور زندہ

حضرت ابوموسیٰؓ کا بیان ہے کہ سرورعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرے اوراس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہ کرے زندہ اور مردہ کی مثال ہے یعنی خدا کی یاد میں مشغول رہنے والا تو زندہ ہے اوراس سے غافل رہنے والا مردہ ہے۔(صحیح بخاری)

ذکر اللہ سے غفلت کا انجام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیٹھنے کی جگہ بیٹھا اوراس نے اس جگہ اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ جل شانہ کی طرف سے اس کا یہ بیٹھنا اس کے لیے بڑی حسرت اور نقصان کا سبب ہوگا اور جو شخص کسی جگہ لیٹا اوراس نے اس لیٹنے میں (اول سے آخر تک کسی وقت بھی) اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس کا یہ لیٹنا اللہ کی جانب سے بڑی حسرت اور نقصان کا باعث ہوگا۔(سنن ابی داؤد)

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی (ﷺ) پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس ان کے لیے نقصان کا باعث ہوگی پھر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کی مغفرت فرما دے۔

وہ اللہ سے زیادہ دور ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے دل میں قساوت (سختی بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں وہ آدمی اللہ سے زیادہ دور ہے جس کے قلب میں سختی اور بے حسی ہو۔ (جامع ترمذی)

ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ہر مسلمان کے لیے گناہوں کی مغفرت اور درجات بلند ہونے کا سبب ہے اور بے شمار آیات و احادیث میں ذکر اللہ کی ترغیب دی گئی ہے۔

زبان خدائے پاک کا بہت بڑا عطیہ ہے اس کے ذریعہ جنت کے بلند درجات تک رسائی ہوسکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ'' جو شخص مجھے دو چیزوں زبان اور شرمگاہ کی گارنٹی اور ضمانت دے دے کہ ان دونوں کو غلط استعمال نہیں کرے گا، تو میں اس کو جنت کی ضمانت اور گارنٹی دیتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

کلمات ذکر اور ان کی فضیلت و برکات

رسول اللہ ﷺ نے جس طرح اللہ کے ذکر کی ترغیب دی اور تاکید فرمائی اسی طرح اس کے خاص کلمات بھی تلقین فرمائے، اگر یہ نہ ہوتا تو اس کا امکان تھا کہ علم و معرفت کی کمی کی وجہ سے بہت سے لوگ اللہ کا ذکر اس طرح کرتے جو اس کے شایان شان نہ ہوتا، یا جس سے بجائے حمد و ثنا کے معاذ اللہ اس کی تنقیص ہوتی۔ علامہ رومیؒ نے اپنی مثنوی میں حضرت موسیٰؑ اور ایک چرواہے کی جو حکایت بیان کی ہے وہ اسی کی ایک مثال ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حدیثوں میں جن کلمات کی تلقین فرمائی ہے۔ وہ اختصار کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ و تقدیس اور تحمید و توحید اور اس کی شان کبریائی و صمدیت کے بیان میں بلاشبہ معجزانہ شان رکھتے ہیں اور اس کی معرفت کے گویا دروازے ہیں اس مختصر تمہید کے بعد اس

سلسلے کی رسول اللہ ﷺ کے چند ارشادات ذیل میں پڑھیے!۔

افضل الذکر

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے۔ (جامع ترمذی)

فائدہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا افضل الذکر ہونا ظاہر ہے اور بہت سی احادیث میں کثرت سے وارد ہوا ہے نیز یہ کلمہ تمام پیغمبروں کی تعلیم کا پہلا سبق ہے اور تمام صفات کا جامع ہے اور سارے دین کا مدار ہی اسی کلمہ پر ہے تو پھر اس کے افضل ہونے میں کیا تردد ہے۔

چونکہ یہ پاک کلمہ دین کی اصل ہے۔ ایمان کی جڑ ہے اس لیے جتنی بھی اس کی کثرت کی جائے گی اتنی ہی ایمان کی جڑ مضبوط ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے وجود کا مدار اسی کلمہ پر ہے، چنانچہ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے والا کوئی زمین پر ہو۔ دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ جب تک کوئی بھی اللہ اللہ کہنے والا روئے زمین پر ہو قیامت نہیں آئے گی۔ (فضائل ذکر)

ایمان میں تازگی

ایک حدیث میں ہے کہ سرور عالم ﷺ نے حضرات صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا کہ: اپنا ایمان تازہ کیا کرو! صحابہ نے پوچھا کہ ہم ایمان کیسے تازہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: کثرت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھا کرو۔ (الترغیب والترہیب)

شیطان کی ناکامی

حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا۔ اور انہوں نے مجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار سے ہلاک کر دیا۔ (جامع صغیر)

ساری کائنات سے قیمتی

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ : اللہ کے نبی موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اے میرے رب! مجھ کو کوئی کلمہ تعلیم فرما دیں، جس کے ذریعہ میں آپ کا ذکر کروں (یا کہا کہ جس کے ذریعہ میں آپ کو پکاروں) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اے موسیٰ! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ: اے میرے رب! یہ کلمہ تو آپ کے سارے ہی بندے کہتے ہیں۔ میں تو وہ کلمہ چاہتا ہوں جو آپ خصوصیت سے مجھے ہی بتائیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا وہ سب کائنات جس سے آسمانوں کی آبادی ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ دوسرے پلڑے میں تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا وزن ان سب سے زیادہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

فائدہ: انبیاء و مرسلین کے لیے بھی کوئی کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ سے زیادہ قیمتی اور بابرکت نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت عامہ ہے کہ اس نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ یہ نعمت عظمیٰ ہر عامی کو بھی پہنچا دی ہے اس بے بہا نعمت خداوندی کا شکر یہی ہے کہ اس کلمۂ پاک کو اپنا ورد بنایا جائے اور اس کی کثرت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے خاص رابطہ قائم کیا جائے۔

نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میرے ایک امتی کو تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے، پھر اس کے گناہوں کے ننانوے دفتر کھول دیں گے۔ ہر دفتر اتنی دور تک پھیلا ہوگا جتنی دور تک نظر پہنچتی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ کیا ان لکھے ہوئے اعمال میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے پہرہ داروں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ شخص عرض کریگا کہ اے رب! میں منکر نہیں ہوں اور پہرے داروں نے ظلم نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے : تو کیا تیرے پاس کچھ عذر ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : ہاں ہمارے پاس ایک نیکی موجود ہے اور بے شک آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا اس کے بعد ایک پرچہ نکالا جائے گا

جس میں "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" لکھا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اپنے اعمال کا وزن دیکھ کر وہ عرض کرے گا: اے رب! ان دفتروں کے سامنے اس پرچہ کی کیا حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بے شک آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا (کہ صرف تیری برائیاں تول دی جائیں اور نیکی چھپالی جائے) چنانچہ ان دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس پرچہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا سو وہ سب دفتر (اس پرچہ کے مقابلے میں) ہلکے ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

تمام دنیا سے زیادہ محبوب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اس دنیا کی وہ تمام چیزیں جن پر سورج کی روشنی اور اس کی شعاعیں پڑتی ہیں ان سب چیزوں کے مقابلے میں مجھے زیادہ محبوب ہے کہ ایک دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کہوں۔ (صحیح مسلم)

گناہ پت جھڑ کی طرح

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گذرے جس کے پتے سوکھ چکے تھے آپ نے اس پر اپنا عصائے مبارک مارا تو اس کے سوکھے پتے جھڑ پڑے (اور ساتھ والوں نے وہ منظر دیکھا) پھر آپ نے فرمایا کہ: یہ چار کلمہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح تم نے اس درخت کے پتے جھڑتے ہوئے دیکھے۔ (جامع ترمذی)

ڈھال لے لو

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اپنا ڈھال سنبھال لو! صحابہ نے عرض کیا کہ کیا دشمن آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا دشمن سے بچانے والے ڈھال کو نہیں کہہ رہا ہوں، بلکہ دوزخ کا ڈھال سنبھال لو! کہو "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کیونکہ قیامت کے روز یہ آگے پیچھے آئیں گے اور یہ باقیات صالحات ہیں۔

اجر عظیم

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ : ایک دن بنی کریم ﷺ میرے پاس سے گذرے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں بوڑھی ہوگئی ہوں (محنت ومجاہدہ والے اعمال کرنا دشوار ہے) آپ مجھے ایسا عمل بتادیں جسے میں بیٹھی بیٹھی کرتی رہا کروں، آپ نے فرمایا : سومرتبہ اللہ کی تسبیح بیان کر (مثلا سُبْحَانَ اللہ کہہ لے) یہ عمل تیرے لیے ثواب میں ایسے سو غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہوگا، جو حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے ہوں۔ اور سومرتبہ اللہ کی تعریف بیان کر (مثلا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لے) یہ عمل تیر لیے ایسے سو گھوڑے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو دینے کے برابر ہوگا جس پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو اور سو مرتبہ اللہ کی بڑائی بیان کر (مثلا اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لے) یہ عمل تیرے لیے قربانی کے ایسے سو بڑے جانور (گائے، اونٹ) صدقہ کرنے کے برابر ہوگا جن کے گلوں میں قلادے پڑے ہوں اور وہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوجائیں اور سومرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ کہہ لے اس عمل کا ثواب آسمان وزمین کے درمیان کو بھر دیگا اور جس دن تو عمل کرے گی اس دن مکہ میں کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کا عمل تیرے عمل سے بڑھ کر ہو اور بارگاہ رب العزت میں پیش ہونے کے لیے اوپر اٹھایا جارہا ہو، ہاں اگر کوئی شخص تیرے جیسا عمل کرلے تو اس کا عمل بھی تیرے برابر ہوگا

(الترغیب والترہیب)

خزائن جنت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ'' زیادہ پڑھا کرو، کیونکہ یہ خزائن جنت میں سے ہے۔ (جامع ترمذی)

امام بیہقیؒ نے دعوات کبیر میں یہ نقل کیا ہے کہ جب بندہ دل سے یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ : یہ بندہ (اپنی انانیت سے دست بردار ہوکر) میرا تابعدار اور بالکل فرماں بردار ہوگیا۔ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ'' کا مطلب یہ ہے کہ ''گناہ سے باز آنا اور طاعات کا بجا لانا اللہ کی مدد وتوفیق کے بغیر بندے سے ممکن نہیں۔

۹۹ مرضوں کی دوا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا کہ : ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ'' ننانوے مرضوں کی دوا ہے جن میں سب سے سہل غم ہے یعنی غم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

فائدہ: عام روایات میں صرف ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ'' ہی وارد ہوا ہے۔ البتہ صحیح مسلم کی بعض روایات میں اس کے ساتھ ''اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْم'' بھی ہے اور دعا حفظ قرآن جو امام ترمذیؒ نے نقل کی ہے اس میں ''اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْم'' کا اضافہ ہے۔

بعض مشائخ طریقت کا ارشاد ہے کہ عملی زندگی درست کرنے یعنی معصیات اور منکرات سے بچنے اور نیکی کی راہ پر چلنے میں یہ کلمہ خاص اثر رکھتا ہے۔ (معارف الحدیث)

اس کے عمل سے افضل نہ ہوگا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سو دفعہ کہا ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر'' تو وہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو غلط کاریاں مٹادی جائیں گی اور یہ عمل اس کے لیے اس دن شام تک شیطان کے حملہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر تکلیف سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا اور کسی آدمی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہ ہوگا سوائے اس آدمی کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل کیا ہو۔ (صحیح بخاری)

فائدہ: غلام آزاد کرنے کی حدیث شریف میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ صحیحین کی روایت میں ہے کہ جب کسی نے کوئی مسلمان غلام آزاد کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کے اعضا کو دوزخ سے آزاد فرمادیں گے۔

جنت کی بشارت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو

شخص "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" کہے جس سے اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنات النعیم میں داخل فرمائیں گے۔ (طبرانی)

دس لاکھ نیکیاں

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ : جس شخص نے بازار میں یہ کہا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" تو اس کے لیے اللہ جل شانہ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند فرمادیں گے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادیں گے۔ (جامع ترمذی)

تسبیح فاطمی

حضرت علیؓ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا: میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہؓ کا قصہ نہ سناؤں؟ انہوں نے عرض کیا ضرور سنائیں۔ فرمایا کہ وہ (حضرت فاطمہؓ) خود چکی پیستی تھیں جس سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے اور خود ہی مشک بھر کر لاتی تھیں جس سے سینہ پر رسی کے نشان پڑ گئے تھے اور خود ہی جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں کچھ غلام آئے میں نے حضرت فاطمہ سے کہا کہ تم اگر اپنے والد صاحب کی خدمت میں جا کر ایک غلام (باندی) مانگ لاؤ، تو اچھا ہے سہولت رہے گی۔ وہ گئیں حضور ﷺ کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا۔ اس لیے واپس چلی آئیں۔ دوسرے دن حضور ﷺ خود ہی مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ کل کس کام کو آئی تھی؟ وہ (حضرت فاطمہؓ) چپ ہوگئیں۔ میں نے عرض کیا، حضور چکی سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے، مشکیزہ سے سینہ پر نشان پڑ گئے، جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں، کل آپ کے پاس کچھ غلام آئے اس لیے میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک خادمہ اگر مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں سہولت ہو جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: فاطمہ! اللہ سے ڈرتی رہو اور اس کے فرض ادا کرتی رہو اور گھر کے کاروبار

کرتی رہو اور جب سونے کے لیے لیٹو تو سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳/ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳/ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴/ بار پڑھ لیا کرو یہ خادم سے بہتر ہے۔

فائدہ: حصن حصین میں نقل ہے کہ جب کسی شخص کو کسی کام میں تعب (تھکن) اور مشقت ہو، یا قوت کی زیادتی مطلوب ہو تو سوتے وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳/ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳/ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴/ بار پڑھے، یا تینوں میں سے کسی ایک کلمہ کو ۳۴/ مرتبہ پڑھ لے۔ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ یہ عمل مجرب ہے یعنی تجربہ سے بھی یہ ثابت ہوا ہے کہ ان تسبیحوں کا سوتے وقت پڑھنا ازالہ تکان اور زیادتی قوت کا سبب ہوتا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳/ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳/ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴/ بار اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے جھاگ۔ (صحیح مسلم)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو ان پر عمل کرلے وہ جنت میں داخل ہو۔ اور وہ دونوں بہت سہل ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں : ایک یہ کہ ان تسبیحوں کو ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے کہ یہ پڑھنے میں تو ایک سو پچاس ہوئیں لیکن اعمال کی ترازو میں پندرہ سو ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ سوتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ ۳۳/ ۳۳ مرتبہ پڑھے اور اللہ اکبر ۳۴/ مرتبہ پڑھے کہ یہ پڑھنے میں سو مرتبہ ہوئیں اور ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار ہوئیں۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: نماز کے وقت شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ضرورت ہے اور فلاں کام ہے اور جب سونے کا وقت آتا ہے تو شیطان ادھر ادھر کی ضرورتیں یاد دلاتا ہے جن سے پڑھنا رہ جاتا ہے۔ (فضائل ذکر)

خدا کے محبوب اور میزان عمل میں بھی بھاری

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں زبان پر ہلکے پھلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور خداوند مہربان کو بہت پیارے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" (صحیح بخاری)

تنگدستی دور کریں

مواہب لدنیہ میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دنیا میری طرف سے پیٹھ پھیر کر چلی گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا ملائکہ کی تسبیح پڑھا کرو۔ عرض کیا حضور ملائکہ کی تسبیح کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" سو مرتبہ پڑھا کر یہ سن کر وہ شخص چلا گیا اور چند دنوں کے بعد آیا اور عرض کیا کہ حضور خدا نے مجھے اتنا عطا کیا ہے کہ میرے گھر میں رکھنے کی جگہ نہ رہی۔

ذکر کے چار عظیم کلمے

ام المومنین حضرت جویریہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ایک دن صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے نماز کے لیے تشریف لے گئے اور یہ اپنے مصلی پر بیٹھی ہوئی (تسبیح میں مشغول تھی) پھر آپ ﷺ جب چاشت کا وقت آیا تو واپس تشریف لائے، حضرت جویریہؓ اسی طرح بیٹھی اپنے وظیفے میں مشغول تھی آپ نے ان سے فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس سے گیا ہوں کیا تم اس وقت سے برابر اسی حال میں اور اسی طرح پڑھ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمے تین دفعہ کہے۔ اگر وہ تمہارے اس پورے وظیفے کے ساتھ تولے جائیں جو تم نے آج صبح سے پڑھا ہے تو ان کا وزن بڑھ جائے گا وہ کلمے یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔ (صحیح مسلم)

فائدہ: ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ ان کیفیات کے ساتھ تسبیح کے افضل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان الفاظ کے ذکر کرنے سے ان کیفیات کی طرف ذہن متوجہ ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ جتنا بھی تدبر اور غور وفکر زیادہ ہوگا اتنا ہی ذکر افضل ہوگا۔ اور بعض علما نے لکھا ہے کہ افضلیت اس حیثیت سے ہے کہ اس میں اللہ جل جلالہ کی حمد وثنا کے شمار سے عجز کا اظہار ہے جو کمال ہے عبدیت کا۔ اسی وجہ سے بعض صوفیہ سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ گناہ تو بلا حساب اور بے

شمار کرتے ہو اور اللہ کے پاک نام کو شمار سے اور گن کر کہتے ہو، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ شمار نہ کیا جائے، اگر ایسا ہوتا تو پھر احادیث میں کثرت سے خاص خاص اوقات میں شمار کیوں بتائی جاتی، حالانکہ بہت سی احادیث میں خاص خاص مقداروں پر خاص وعدے فرمائے گئے ہیں، بل کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف شمار پر قناعت نہ کرنا چاہئے، جو اوراد مخصوص اوقات میں متعین ہیں ان کو پورا کرنے کے علاوہ خالی اوقات میں بھی جتنا ممکن ہو بے شمار اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا چاہئے۔

حصول ثواب کا آسان طریقہ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ ایک خاتون کے پاس پہنچے (دیکھا کہ) ان کے آگے کھجور کی کچھ گٹھلیاں تھی، (یا سنگریزے تھے) وہ ان گٹھلیوں یا سنگریزوں پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں تم کو وہ نہ بتادوں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ آسان ہے، یا فرمایا کہ اس سے افضل ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم اس طرح کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ۔ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ۔ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ"۔ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ اسی طرح، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اسی طرح، اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اسی طرح، اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اسی طرح۔ (جامع ترمذی شریف)

مروّج تسبیح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیادہ ثواب حاصل کرنے کا ایک طریقہ جس طرح کثرت ذکر ہے اسی طرح ایک آسان تر طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ ایسے الفاظ شامل کر دئے جائیں جو کثرت تعداد پر دلالت کرنے والے ہوں۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عہد نبوی میں تسبیح کا رواج تو نہیں تھا لیکن بعض حضرات اس مقصد کے لیے گٹھلیاں یا سنگریزے استعمال کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس

سے منع نہیں فرمایا۔ظاہر ہے کہ اس میں اور تسبیح کے دانوں کے ذریعہ شمار میں کوئی فرق نہیں ،بلکہ مروج تسبیح دراصل اسی کی ترقی یافتہ اور سہل شکل ہے ۔جن حضرات نے تسبیح کو بدعت قرار دیا ہے بلاشبہہ انہوں نے شدت اور غلو سے کام لیا ہے ۔(معارف الحدیث)

اسمائے حسنیٰ

حقیقی معنی میں اللہ پاک کا نام یعنی اسم ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ’’اَللّٰہ‘‘ البتہ اس کے صفاتی نام سینکڑوں ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں موجود ہیں انہی کو اسمائے حسنیٰ کہا جاتا ہے ۔یہ سارے صفاتی اسمائے حسنیٰ اللہ تعالیٰ کے صفات کمال کے عنوانات اور اس کی معرفت کے دروازے ہیں ،پس اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ایک بڑی جامع اور تفصیلی شکل یہ بھی ہے کہ بندہ عظمت اور محبت کے ساتھ ان اسماء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور ان کو اپنا وظیفہ بنائے ۔

حضرت ابوھریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں جس نے ان کو محفوظ (یاد) کیا اور ان کی نگہداشت کی وہ جنت میں جائیگا۔

ان ناموں کی تفصیل یہ ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہے	اَلرَّحْمٰنُ بڑی رحمت والا	اَلرَّحِیْمُ نہایت مہربان	اَلْمَلِكُ حقیقی بادشاہ	
اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاکیزہ	اَلسَّلَامُ ہر عیب سے محفوظ	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	اَلْمُهَیْمِنُ پوری نگہبانی فرمانے والا	اَلْعَزِیْزُ ہر چیز پر غلبہ رکھنے والا
اَلْجَبَّارُ بگڑے کاموں کو درست کرنے والا	اَلْمُتَكَبِّرُ بڑی عظمت والا	اَلْخَالِقُ پیدا فرمانے والا	اَلْبَارِئُ ٹھیک بنانے والا	اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا
اَلْغَفَّارُ بہت معاف کرنے والا	اَلْقَهَّارُ سب کو قابو میں رکھنے والا	اَلْوَهَّابُ بلاعوض بہت دینے والا	اَلرَّزَّاقُ سب کو روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ روزی کے دروازے کھولنے والا
اَلْعَلِیْمُ سب کچھ جاننے والا	اَلْقَابِضُ تنگی کرنے والا	اَلْبَاسِطُ فراخی کرنے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا
اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا	اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ سب کچھ سننے والا	اَلْبَصِیْرُ سب کچھ دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ حاکم حقیقی

اَلْعَدْلُ بہت انصاف کرنے والا	اَللَّطِیْفُ باریک باتوں کو جاننے والا	اَلْخَبِیْرُ ہر بات سے باخبر	اَلْحَلِیْمُ نہایت بردبار	اَلْعَظِیْمُ بڑی شان والا
اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ زیادہ ثواب دینے والا	اَلْعَلِیُّ بلند رتبہ والا	اَلْكَبِیْرُ سب سے بڑا	اَلْحَفِیْظُ سب کا نگہبان
اَلْمُقِیْتُ سب کو حیات پہنچانے والا	اَلْحَسِیْبُ حساب لینے والا	اَلْجَلِیْلُ بزرگی والا	اَلْكَرِیْمُ بڑا سخی	اَلرَّقِیْبُ نگہبانی والا
اَلْمُجِیْبُ قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ وسعت رکھنے والا	اَلْحَكِیْمُ بڑی حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ اپنے بندوں کو چاہنے والا	اَلْمَجِیْدُ بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ مردوں کو زندہ کرنے والا	اَلشَّهِیْدُ حاضر وناظر	اَلْحَقُّ برحق اور برقرار	اَلْوَكِیْلُ کام بنانے والا	اَلْقَوِیُّ بڑی قوت والا
اَلْمَتِیْنُ مضبوط اقتدار والا	اَلْوَلِیُّ مدد کرنے والا	اَلْحَمِیْدُ تمام خوبیوں کا مالک	اَلْمُحْصِیْ ہر چیز کو اپنے علم میں رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنے والا
اَلْمُعِیْدُ دوبارہ زندہ کرنے والا	اَلْمُحْیِیْ زندہ کرنے والا	اَلْمُمِیْتُ موت دینے والا	اَلْحَیُّ ہمیشہ زندہ رہنے والا	اَلْقَیُّوْمُ سب کو سنبھالنے والا
اَلْوَاجِدُ سب کچھ اپنے پاس رکھنے والا	اَلْمَاجِدُ بزرگی اور بڑائی والا	اَلْوَاحِدُ یگانہ ذات والا	اَلْاَحَدُ یکتا صفات والا	اَلصَّمَدُ بے نیاز
اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ قدرت ظاہر کرنے والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والا	اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے
اَلْاٰخِرُ سب سے پیچھے	اَلظَّاهِرُ خوب نمایا	اَلْبَاطِنُ نہایت پوشیدہ	اَلْوَالِیْ کام بنانے والا	اَلْمُتَعَالِیْ بہت بلند مرتبہ والا
اَلْبَرُّ بڑا محسن	اَلتَّوَّابُ رحمت سے متوجہ ہونے والا	اَلْمُنْتَقِمُ سزا دے کر بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ بہت معاف کرنے والا	اَلرَّءُوْفُ بڑی شفقت والا
مَالِكُ الْمُلْكِ سارے جہاں کا مالک	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی اور احسان والا		اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	اَلْجَامِعُ قیامت کے دن ساری مخلوق کو جمع کرنے والا
اَلْغَنِیُّ ہر چیز سے بے نیاز	اَلْمُغْنِیْ بندوں کو بے نیاز کرنے والا	اَلْمَانِعُ روک دینے والا	اَلضَّآرُّ نقصان پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والا

اَلنُّوْرُ روشن کرنے والا	اَلْهَادِيْ ہدایت دینے والا	اَلْبَدِيْعُ بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا	اَلْبَاقِيْ ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ تمام چیزوں کا مالک
اَلرَّشِيْدُ سب کو راستہ دکھانے والا	اَلصَّبُوْرُ سزا میں جلدی نہ کرنے والا	★★★ ★	★★★ ★	★★★ ★

(جامع ترمذی)

فائدہ : ترمذی کی اس روایت میں اور اسی طرح ابن ماجہ اور حاکم وغیرہ کی روایتوں میں جو ننانوے نام بالتفصیل ذکر کیے گئے ہیں، ارشاد نبوی ﷺ کا جز نہیں ہے، بلکہ حضرت ابوہریرہؓ کے بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی شاگرد نے حدیث کے اجمال کی تفصیل اور ابہام کی تفسیر کے طور پر قرآن وحدیث میں وارد شدہ یہ اسماء الٰہیہ ذکر کر دیئے ہیں، گویا محدثین کی اصطلاح میں یہ اسمائے حسنیٰ ''مدرج'' ہیں۔ تاہم اتنی بات سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ ترمذی کی مندرجہ بالا روایت میں اور اسی طرح ابن ماجہ وغیرہ کی روایت میں جو ننانوے اسمائے حسنیٰ ذکر کیے گئے ہیں وہ سب قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔

شارحین حدیث اور علما کا اس پر بھی قریب قریب اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ صرف ننانوے میں منحصر نہیں ہیں اور یہ ان کی پوری تعداد نہیں ہے، کیونکہ تلاش کے بعد احادیث میں اس سے بہت زیادہ تعداد مل جاتی ہے، اس لیے حضرت ابوہریرہؓ کی اس روایت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب اور مدعا صرف یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کو یاد کرے گا اور ان کی نگہداشت کرے گا وہ جنت میں جائے گا یعنی صرف ننانوے ناموں کا احصا کر لینے پر بندہ اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔ (معارف الحدیث)

دعا کی اہمیت وافادیت

''دعا'' کے معنی پکارنے اور مانگنے کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں انسان کا اپنے خالق ومالک سے مانگنا دعا ہے۔ (قاموس الفقہ)

قرآن وحدیث میں دعا کی بار بار تاکید آئی ہے اور دعا کے حکم کے ساتھ یہ بھی اطمینان دلا یا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت قریب ہے اور وہ ان کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا

ہے ارشاد ہے ''وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ''، (البقرہ ۱۸۶)

اور اے رسول! جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دیں کہ میں ان سے قریب ہوں، پکارنے والا جب مجھے پکارے میں اس کی پکار سنتا ہوں۔ دنیا میں کوئی نہیں جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہو، ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے بار بار اپنی ضرورتوں کا سوال کرے تو وہ بھی اس سے تنگ آ کر خفا ہو جاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ ایسا رحیم وکریم اور بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اسے پیار آتا ہے۔ ارشاد ہے: قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ'' تمہارے رب نے کہا: اے لوگو! مجھ سے دعائیں مانگتے رہو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، جو لوگ میری اس عبادت سے سرتابی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ: مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (ترمذی) جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ لَيْسَ شَيْئٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ (ترمذی) اللہ تعالیٰ کے یہاں دعا سے زیادہ کسی چیز کا درجہ نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی بتلایا کہ دعا کرنا اور خدا سے اپنی ضرورتوں کو مانگنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے بلکہ عبادت کی روح اور اس کا مغز ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (دعا عبادت ہے) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (دعا عبادت کا مغز ہے)

بہر حال کسی ضرورت اور مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا جس طرح اس مقصد کو حاصل کرنے کی ایک تدبیر ہے اسی طرح وہ ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت بھی ہے جس سے اللہ تعالیٰ بہت راضی اور خوش ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ یہ شان ہر دعا کی ہے، خواہ وہ کسی دینی مقصد کے لیے کی جائے، یا کسی دنیاوی ضرورت کے لیے، مگر شرط یہ ہے کہ کسی برے اور ناجائز کام کے لیے نہ ہو، ناجائز کام کے لیے دعا کرنا بھی ناجائز اور گناہ ہے۔

دعا کے تعلق سے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دعا مانگنے کی اصل غرض اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات اور ضروریات کا سوال کرنا ہے (اور ہر شخص کی کچھ خاص ضروریات ہوتی ہیں) اس لیے بہتر یہ ہے کہ ہر شخص الگ الگ اپنی اپنی ضروریات کے لیے جس زبان کو سمجھتا ہو اس میں دعا کرے، رب کریم ہر ایک کی زبان جانتا ہے (تاہم) اگر کوئی عربی جاننے والا ہے یا کم از کم قرآن وحدیث کی دعاؤں کا ترجمہ جانتا ہے اس کے لیے قرآن وحدیث کے عربی جملوں سے دعا مانگنا ہی افضل واولیٰ ہے، لیکن جو لوگ معنی نہیں سمجھتے کہ ان جملوں میں ہم اللہ سے کیا مانگ رہے ہیں ان کے لیے عربی جملوں سے دعا کرنا دعا مانگنا ہی نہیں ہوتا بلکہ دعا پڑھنا ہوتا ہے اس کے پڑھنے کا ثواب تو ضرور مل جائے گا مگر جب کسی مقصد کو سمجھ کر دعا مانگی ہی نہیں محض الفاظ پڑھے ہیں تو اس مقصد کے لیے دعا قبول ہونے کا استحقاق بھی نہیں ہے اللہ اپنے فضل سے عطا فرمادیں ان کا کرم ہے۔ (جواہر الفقہ)

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دعاء قبول ہونے کے لیے آدمی کا ولی یا متقی ہونا شرط نہیں ہے اگر چہ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ کے نیک اور مقبول بندوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے کہ عام لوگوں اور گنہگاروں کی دعائیں سنی ہی نہ جاتی ہوں، اس لیے کسی کو یہ خیال کر کے دعاء چھوڑنی نہ چاہیے کہ ہم گنہگاروں کی دعاء سے کیا ہوگا۔ اللہ رحیم وکریم جس طرح اپنے گنہگار بندوں کو کھلاتا، پلاتا ہے اسی طرح ان کی دعائیں بھی سنتا ہے، اس لیے اللہ سے دعاء سب کو کرنا چاہئے۔

قبولیت دعا کی شرائط

اگر چہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعائیں سنتے ہیں لیکن دعا کے سلسلے میں چند شرطوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے اگر وہ نہ پائی گئیں تو دعا کسی حال میں قبول نہیں ہوسکتی۔ وہ شرطیں یہ ہیں۔

(۱) اپنی معمولی سے معمولی جائز ضرورت کے لیے بھی خدا ہی سے دعا کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو اپنی تمام ضرورتوں کو خدا ہی سے مانگنا چاہئے، یہاں تک کہ اگر تمہارے چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے لیے بھی خدا ہی سے کہنا چاہئے۔ (جامع ترمذی)

(۲) دعا کرنے والے کا ذریعہ معاش حلال ہو، حرام کی آمیزش اس میں قصد وارادہ سے نہ

کی گئی ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ ایک دن کسب حلال کی ترغیب دے رہے تھے اور اسی درمیان میں آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبے سفر میں نہایت ہی پریشان حال ہو اور خدا سے گڑگڑا کر دعا کر رہا ہو کہ اے میرے پروردگار! میری عرض داشت سن لے (گو سفر قبولیت دعا کا وقت ہے) لیکن اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا بھی حرام ہے، اس کا پینا بھی حرام ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش بھی ہوئی ہے تو ایسے آدمی کی دعا کیسے قبول ہوسکتی ہے۔ (صحیح مسلم)

(۳) کسی ایسی چیز کے لیے دعا نہ کرنی چاہئے جسے شریعت نے معصیت قرار دیا ہے یا اس سے کسی کی حق تلفی، یا کسی سے قطع تعلق ہوتا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ کی ہر دعا قبول کی جاتی ہے جب تک اس دعا میں کوئی گناہ کی اور قطع رحم کی بات نہ ہو۔ (صحیح مسلم)

(۴) اگر دعا سے حاجت پوری نہ ہو رہی ہو یا اس کے نتیجہ میں تاخیر ہو رہی تو اکتا کر دعا ترک نہ کر دینی چاہئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ کی بات، یا قطع رحم کے لیے دعا نہ کرے، بشرطیکہ وہ تعجیل سے کام نہ لے۔ آپؐ سے سوال کیا گیا کہ تعجیل سے کام نہ لینے کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تعجیل یہ ہے کہ دعا کرنے والا یہ کہنے لگے کہ میں نے اس طرح دعا کی مگر میں سمجھتا ہوں کہ اب میری دعا قبول نہ ہوگی، پس مایوس ہو کر اور تھک کر دعا کرنا چھوڑ دے (صحیح مسلم)

دعا قبول ہونے کا مطلب

بہت سے لوگ قبولیت دعا کا مطلب صرف یہ سمجھتے ہیں کہ بندہ اللہ سے جو کچھ مانگے وہ اس کو مل جائے اور اگر وہ نہیں ملتا تو سمجھتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ بندے کا علم بے حد ناقص ہے، بندہ نہیں جانتا کہ کیا چیز میرے لیے بہتر ہے اور کیا میرے لیے فتنہ اور زہر ہے اس لیے بسا اوقات وہ ایسی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے جو اس کے لیے بہتر نہیں ہوتی یا اس کا عطا کرنا حکمت الٰہی کے خلاف ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ جو حکیم و دانا ہے یہ بات اس کے علم و حکمت کے خلاف ہے کہ ہر بندہ جو مانگے وہ اس کو ضرور عطا فرمادے۔ دوسری طرف اس کی شان کریمی کا تقاضا ہے کہ جب اس کا بندہ ایک

محتاج اور مسکین کی طرح اس کے حضور میں ہاتھ پھیلائے اور دعا کرے تو وہ اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹا
ئے اس لیے اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ وہ دعا کرنے والے بندے کو محروم نہیں لوٹاتے، کبھی تو
اس کو وہی عطا فرما دیتے ہیں جو دعا میں اس نے مانگا اور کبھی اس کی دعاء کے عوض آخرت کی
بیش بہا نعمتوں کا فیصلہ فرما دیتے ہیں اور اس کی یہ دعا اس کے لیے ذخیرہ آخرت بن جاتی ہے
اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس دنیا میں بندے پر کوئی آفت اور مصیبت نازل ہونے والی ہوتی
ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی اس دعا کے نتیجے میں اس آنے والی بلا اور مصیبت کو روک دیتے ہیں
۔بہر حال دعا کے قبول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دعا رائیگاں نہیں جاتی اور دعا کرنے والا محروم
نہیں رہتا۔اللہ اپنے علم وحکمت کے مطابق مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی نہ کسی طرح اس
کو ضرور نوازتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔حضرت ابوسعید
خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مومن بندہ کوئی دعا کرتا ہے جس میں
کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور نہ قطع رحمی ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی
ایک چیز ضرور عطا ہوتی ہے: یا تو جو اس نے مانگا ہے وہی اس کو ہاتھ کے ہاتھ عطا فرما دیا جاتا
ہے، یا اس کی دعا کو آخرت میں اس کا ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے، یا آنے والی مصیبت اور تکلیف اس
دعا کی برکت سے روک دی جاتی ہے۔صحابہ نے عرض کیا: جب یہ بات ہے (کہ ہر دعا ضرور قبو
ل ہوتی ہے اور اس کی برکت سے کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے) تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں
گے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔مستدرک حاکم میں حضرت
جابرؓ کی ایک حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو جس نے دنیا
میں بہت سی ایسی دعائیں کی ہوں جو بظاہر دنیا میں قبول نہیں ہوئی ہوں گی ان دعاؤں کے
حساب میں جمع شدہ ذخیرہ آخرت میں عطا فرمائیں گے تو بندہ کی زبان سے نکلے گا۔یَا لَیْتَہٗ لَمْ یُعَجَّلْ
لَہٗ شَیْئٌ مِنْ دُعَائِہٖ، اے کاش! میری کوئی بھی دعا دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوتی اور ہر دعا کا پھل
مجھے یہیں ملتا۔ (معارف الحدیث)

قبولیت دعا کے مخصوص احوال و اوقات و مقامات

اگر چہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کی اور ہر وقت اور ہر مقام کی دعا سنتے ہیں، لیکن حدیثوں سے معلوم
ہوتا ہے کہ بعض خاص بندوں کی اور بعض خاص وقتوں میں اور بعض خاص مقام پر کی ہوئی دعا
زیادہ مقبول ہوتی ہے۔

جن کی دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے

(۱) وہ شخص جس نے اپنی خوش حالی صحت اور آرام وسکون کے زمانے میں خدا کے
سامنے اپنا دست سوال دراز کیا ہو۔وہ جب بدحالی اور تکلیف میں دعا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی
دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔(جامع ترمذی)
(۲) والدین کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔
(۳) مسافر کی دعا۔
(۴) امام عادل کی دعا۔
(۵) مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے۔
(۶) حاجی کی دعا جب تک وہ گھر واپس نہ ہو جائے۔
(۷) مجاہد کی دعا۔
(۸) مریض کی دعا۔
(۹) اپنے کسی مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا۔

ان تمام لوگوں کا ذکر کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا: وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً
دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔(ان میں سب سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے، جو کوئی
مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ کرتا ہے۔ (بیہقی بحوالہ اسلامی فقہ)

وہ اوقات جن میں خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے

(۱) شب قدر کی دعا۔ (۲) عرفہ (ذوالحجہ کی نویں تاریخ) کی دعا۔
(۳) رمضان المبارک کے مہینے کی دعا۔(۴) خاص طور سے روزہ افطار کے وقت کی دعا۔

(۵) شب جمعہ کی دعا جمعہ کے دن کی دعا۔ (۶) آدھی رات کی دعا۔
(۷) رات کے آخری حصے کی دعا۔ (۸) ساعت جمعہ کی دعا۔
(۹) فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ (۱۰) ایسے ہی کسی اور نیک کام کے بعد کی دعا۔

وہ مقامات جہاں خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے

علامہ جزریؒ حصن حصین میں رقم طراز ہیں کہ: حضرت حسن بصریؒ نے اپنے ایک خط میں مکہ والوں کو لکھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں دعا قبول ہوتی ہے۔
(۱) طواف کرتے ہوئے۔ (۲) ملتزم سے چمٹ کر (ملتزم اس جگہ کو کہتے ہیں جو حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کے درمیان ہے) (۳) میزابِ رحمت کے نیچے (کعبہ کی چھت سے پانی بہہ کر نیچے آنے کا جو پرنالہ ہے۔جو حطیم میں گرتا ہے وہ میزاب کہلاتا ہے)
(۴) کعبہ کے اندر۔ (۵) زمزم کے قریب۔ (۶) صفا پہاڑ پر۔
(۷) مروہ پہاڑ پر۔ (۸) صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے۔
(۹) مقام ابراہیم کے پیچھے۔ (۱۰) عرفات میں۔
(۱۱) مزدلفہ میں۔ (۱۲) منیٰ میں۔ (۱۳) جمرہ اولیٰ کے قریب۔
(۱۴) جمرہ عقبیٰ کے قریب۔ (۱۵) جمرہ اخریٰ کے قریب (ان تینوں جمرات سے مراد وہ مواقع ہیں جہاں حج کے دنوں میں کنکڑیاں ماری جاتی ہیں)

حضرت حسن بصریؒ کے ذکر فرمودہ ان پندرہ مواقع کو لکھنے کے بعد علامہ جزری حصن حصین کے مصنف فرماتے ہیں: اِنْ لَمْ یُجِبِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِی اَیِّ مَوْضِعٍ یُسْتَجَابُ، یعنی حضور اقدس ﷺ کے نزدیک دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کہاں ہوگی؟ روضہ اقدس پر جب سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیں تو وہاں اللہ پاک سے دعا بھی کریں۔(حصن حصین)

دعا ہمیشہ خیر کی کرنی چاہئے

دعا ہمیشہ خیر کی کرنی چاہئے دکھ تکلیف اور شر اور ضرر کی دعا کبھی نہ مانگے، اپنے لیے یا اولاد و

مال کے لیے بددعا کے الفاظ ہرگز زبان سے نہ نکالے خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔کیوں کہ عورتیں بہت معمولی معمولی باتوں پر زبان سے لعنت کا جملہ نکالا کرتی ہیں، دودھ پیتا بچہ سے بھی اگر کوئی بات مزاج کے خلاف ہوجائے تو اس سے بھی کہہ دیتی ہے کہ تو مرتا کیوں نہیں اور جملۂ لعنت کا حال یہ ہے کہ زبان سے نکلنے کے بعد وہ کبھی بے کار نہیں جاتا، بلکہ وہ اپنا اثر ضرور دکھلاتا ہے، جس پر لعنت کی جاتی ہے اگر وہ واقعی لعنت کا مستحق ہے تو اس پر پڑ جائے گی اور اگر وہ مستحق نہیں ہے تو جس نے لعنت کی ہے اس پر آ کر گرتی ہے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی پر فسق وفجور کا الزام نہ لگائے اور نہ ہی کفر کی لعنت کرے ورنہ اگر وہ اس کا مستحق نہیں ہے تو وہ لعنت لوٹ کر اسی پر پڑے گی۔(بخاری شریف)

ایک حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی جانوں، اپنی اولاد اپنے مالوں کے لیے بددعا نہ کرو۔ایسا نہ ہو کہ تم کسی مقبولیت کی گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کر بیٹھو اور وہ تمہاری بددعا قبول فرمالے۔(مسلم شریف)

عورتوں میں آپ ﷺ کا وعظ

ایک دفعہ آپ ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز سے فراغت کے بعد عورتوں میں وعظ کے لیے تشریف لے گئے۔اس زمانے میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی، اس لیے شوکت اسلام کے مظاہرے کی غرض سے عورتوں کو بھی عیدگاہ لے جایا کرتے تھے حتیٰ کہ حائضہ اور نفسا عورتوں کو بھی لے جایا کرتے تھے جن کے لیے نماز میں شرکت جائز نہیں ہے۔اور عورتوں کے لیے بالکل الگ انتظام ہوتا تھا، جہاں عورتوں کا نظم تھا آں حضرت ﷺ نے وہاں تشریف لے جاکر وعظ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔اے عورتوں وخواتین کی جماعت! میں نے تم میں سے اکثروں کو جہنم کے عذاب میں دیکھا ہے اور جہنم سے حفاظت کا ذریعہ یہی ہے کہ تم کثرت سے صدقہ خیرات کرو اور استغفار کرو اس لیے کہ استغفار اور صدقہ تمہارے اور جہنم کے درمیان دیوار کی طرح حائل بن جائیں گے۔جب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تو ایک نہایت سمجھدار اور

ہوشیار قسم کی عورت نے کھڑی ہو کر آپ ﷺ سے سوال کرنا شروع کر دیا اس نے کہا یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ ہم میں سے اکثر جہنم میں ہوں گی؟

تو اس پر آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ دو خرابیوں کی وجہ سے جو تمہارے اندر پائی جاتی ہیں ایک یہ کہ تم کثرت کے ساتھ بات بات پر لعنت کرتی ہو اگر چھوٹے معصوم بچے سے بھی کوئی بات خلاف ہو جائے تو کہہ دیتی ہو کہ تو مرتا کیوں نہیں؟ ایسی اولاد کی ضرورت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

دوسری یہ کہ شوہروں کے احسان فراموشی کرتی ہو اگر مرضی کے مطابق بات پوری نہ کرے، یا کوئی مطالبہ پورا نہ کرے تو کہہ دیتی ہو کہ اس شوہر سے کبھی کوئی خیر اور بھلائی نہیں دیکھی یہ دونوں باتیں اللہ تعالیٰ کو قطعاً پسند نہیں اس لیے ماؤں اور بہنوں اس کی کوشش کرو کہ یہ دونوں باتیں اپنے اندر سے دور ہو جائیں۔۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ "منجانب اللہ تمہارے اندر دو نقص ہیں نمبر ایک یہ کہ تمہارے اندر عقل کی کمی ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے یہ عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔ نمبر دو دین کی کمی ہے وہ یہ ہے کہ ہر مہینے چند روز عبادت سے محروم ہو جانا دین کی ہی کمی ہے"۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ عقل و دین کی کمی کے باوجود تمہارے اندر ایک مہارت ایسی ہے جو کسی میں نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ شوہر کتنا ہوشیار اور سمجھدار کیوں نہ ہو، مگر تم ایک جملہ میں اس کی عقل اڑا کر رکھ دیتی ہو جس سے وہ ہوش و حواس سب کھو بیٹھتا ہے۔

آپ ﷺ کی اس تقریر کے بعد عورتوں میں سے کسی نے اپنے گلے کا ہار، کسی نے ہاتھ کا کنگن کسی نے پازیب کسی نے کان کے بندے غرضیکہ جس کے پاس جو تھا نکال نکال کر دینا شروع کر دیا۔ اور حضرت بلال ؓ ایک تھیلے میں بھرنے لگے اس حدیث شریف سے دینی کام کے لیے چندہ کرنا بھی حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

آداب دعا

دعا کرنے والے کو پورے عزم و یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہئے جو دعا دل سے نہ کی جائے ، بلکہ رسمی طور پر صرف زبان سے کی جائے وہ دراصل دعا ہی نہیں ہوتی، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قلب غافل کی دعا قبول نہیں کرتے۔ (ترمذی شریف)

دعا کے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں اور ہتھیلیوں کا رخ چہرہ کی طرف رکھا جائے۔ (ابو داؤد شریف)

ہاتھ سینے کے مقابل رکھا جائے اس سے اونچا نہ اٹھایا جائے۔ (مشکوۃ شریف)

ہاتھ اس طرح اٹھایا جائے کہ بازو پہلو سے الگ ہو۔ (مشکوۃ شریف)

اور دونوں ہاتھوں کے درمیان کسی قدر فاصلہ رکھنا بھی بہتر ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

خدا کی حمد وثنا اور درود شریف پڑھ کر دعا کرنا چاہئے اور دعا کے اخیر میں بھی خدا کی حمد وثنا اور درود پڑھنی چاہئے۔ (ترمذی بحوالہ جواہر الفقہ)

جہاں تک ممکن ہو ایسی دعائیں کرنی چاہئے جو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائیوں کو شامل ہوں۔ (ابو داؤد شریف)

دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دعا سے پہلے آدمی کوئی نیک کام کرے اور دعا کے وقت اس کا اس طرح ذکر کرے کہ، یا اللہ میں نے آپ کی رضا کے لیے فلاں عمل کیا ہے آپ اس کی برکت سے میرا فلاں کام کر دیجئے۔ (جواہر الفقہ)

اسی طرح دعا کے وقت انبیا علیہم السلام اور دوسرے مقبول وصالح بندوں کے ساتھ توسل کرنا یعنی یہ کہنا بھی بہتر کہ یا اللہ ان بزرگوں کے طفیل سے میری دعا قبول فرمائیے۔

(بخاری شریف بحوالہ جواہر الفقہ)

جب کسی دوسرے کے لیے دعا کرنی ہو تو پہلے اپنے لیے مانگے اس کے بعد دوسرے کے لیے اگر صرف دوسرے کے لیے مانگے گا تو اس کی حیثیت محتاج وسائل کی نہ ہوگی بلکہ صرف سفارشی کی سی ہوگی اور یہ بات دربار الٰہی کے کسی سائل کے لیے مناسب نہیں ہے۔

(ترمذی شریف بحوالہ معارف الحدیث)

امام کو صرف اپنی ذات کے لیے یعنی صیغہ واحد سے دعا نہ کرنی چاہئے (کہ اس کو حدیث میں خیانت بتلایا گیا ہے) بلکہ ہمیشہ دعا میں جمع کا صیغہ استعمال کرنا چاہئے مثلاً "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" کے بجائے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا" کہنا چاہئے۔ (ابو داؤد شریف)

الفاظ دعا میں قافیہ بندی کے تکلیف سے بچنا چاہئے۔ (بخاری شریف)

دعا اگر نظم میں ہو تو گانے کی صورت سے بچنا چاہئے۔ (جواہر الفقہ)

دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائی جائے ۔ (جواہر الفقہ)

دعا میں مبالغے سے کام نہ لیا جائے ۔حضرت سعدؓ کے بیٹے فرماتے ہیں : میں دعا میں یوں کہہ رہا تھا اے اللہ ! میں آپ سے جنت اور اس کی نعمتوں اور اس کی بہاروں اور فلاں فلاں چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم اور اس کی زنجیروں، ہتھکڑیوں اور فلاں فلاں قسم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں، میرے والد (حضرت سعدؓ) نے فرمایا: میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ : عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں مبالغہ سے کام لیں گے ۔تم ان لوگوں میں شامل ہونے سے بچو ۔اگر تمہیں جنت مل گئی تو جنت کی ساری نعمتیں مل جائیں گی ۔اور اگر تمہیں جہنم سے نجات مل گئی تو جہنم کی تمام تکلیفوں سے نجات مل جائے گی، لہٰذا دعا میں اس تفصیل کی ضرورت نہیں بلکہ جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا کافی ہے ۔ (ابوداؤد)

دعا کے مضمون کو بار بار کہنا چاہئے ۔ (بخاری شریف)

اور کم سے کم مرتبہ تکرار کا تین مرتبہ ہے ۔ (ابوداؤد شریف)

ہر دعا کے آخر میں آمین کہنا چاہئے ۔جس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ ! میری دعا قبول فرمائیے ۔ (ابوداؤد شریف)

دعا کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو منہ پر مل لینا چاہئے (اس تصور کے ساتھ کہ یہ پھیلے ہوئے ہاتھ خالی نہیں رہے ہیں، رب کریم کی رحمت و برکت کا کوئی حصہ ان کو ضرور ملا ہے) ۔
(ابوداؤد شریف بحوالہ معارف الحدیث)

فائدہ :احادیث معتبرہ میں دعا کے لیے یہ آداب تعلیم فرمائی گئی ہے ان کو ملحوظ رکھ کر دعا کرنا بلاشبہ کلید کامیابی ہے،لیکن اگر کوئی شخص کسی وقت ان تمام یا بعض آداب کو جمع نہ کر سکے تو یہ نہیں چاہئے کہ دعا ہی چھوڑ دے بلکہ دعا ہر حال میں مفید ہی مفید ہے اور ہر حال میں حق تعالیٰ سے قبولیت کی امید ہے ۔

مختلف اوقات واحوال کی مسنون دعائیں

اللہ جل شانہ نے انسان کو پیدا فرمایا تو اس کو مجموعہ حاجات بنا دیا اس لیے انسان ہر وقت

حاجت مند ہے قدم قدم پر چھوٹی بڑی حاجتیں اسے گھیرے رہتی ہیں ۔رسول اللہ ﷺ کا اس امت پر یہ عظیم احسان ہے کہ آپ نے قدم قدم پر مانگنے کا طریقہ بتلا دیا،ان دعاؤں میں توحید کی بہت بڑی تعلیم دی گئی ہے کہ ہر حال اور ہر مقام میں انسان اللہ ہی کی طرف متوجہ ہو،اسی سے مانگے کسی اور کے سامنے دست سوال دراز نہ کرے ۔ان دعاؤں میں غور کیا جائے تو کھلے طور پر محسوس ہوگا کہ ان میں سے ہر دعا معرفت الٰہی کا شاہکار اور آپ کے کمال روحانی وخدا شناسی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کے صدق تعلق کا مستقل برہان ہے اور اس لحاظ سے ہر دعا آپ کا ایک روشن معجزہ ہے ،کیونکہ کوئی بھی انسان اپنی ذاتی عقل وسوچ سے ایسی دعائیں مانگ ہی نہیں سکتا ۔نیز ان دعاؤں کے موقع بموقع استعمال سے ہماری بشری وانسانی تقاضوں والے اعمال واشغال بھی برابر روحانی ونورانی اور اللہ تعالیٰ کے تقرب کا وسیلہ بن جاتے ہیں، اس لیے یہ دعائیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں اسے یاد کر کے ہر موقع پر پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے ۔ذیل میں ان ہی دعاؤں کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے، مگر اس سے قبل ”کلمات اسلام“ جن میں اسلام کے عقیدوں کا اقرار واعلان ہے ۔تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے ۔

کلمات اسلام

اول کلمہ طیبہ:لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ :اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (حضرت) محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ۔

دوم کلمہ شہادت : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔

سوم کلمہ تمجید:سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ :اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے

سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، وہ بڑا اعالی شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نوٹ: کلمۂ توحید کے مذکورہ الفاظ کے ساتھ بعض دوسری روایتوں میں "بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ" اور "وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ" کا اضافہ بھی وارد ہوا ہے۔

پنجم کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً ، سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر اس گناہ سے جو میں نے جان کر کیا یا بھول کر، درپردہ کیا یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور جو معلوم نہیں ہے۔ بے شک تو غیبوں کو جاننے والا اور عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑا اعالی شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

نوٹ: بعض دینی کتابوں میں "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ الخ" کو پنجم کلمہ کی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ چونکہ احادیث میں استغفار کے صیغے مختلف وارد ہوئے ہیں اس لیے کلمہ استغفار کے الفاظ میں اختلاف ہوا ہے تاہم ان میں سے جو صیغے بھی پڑھ لیے جائیں مقصود حاصل ہے۔ کیونکہ معنی کے لحاظ سے کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ (فتاویٰ عثمانی)

ششم کلمہ رد کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَاَنَا

اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ (مسند احمد)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے بوجھتے کسی چیز کو آپ کے ساتھ شریک کروں۔ اور میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اس چیز کے بارے میں جس کا مجھے علم نہیں اور ان سے توبہ کرتا ہوں اور کفر شرک اور تمام معاصی سے برأت کا اعلان کرتا ہوں۔ اسلام و ایمان کا اقرار کرتا ہوں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہوں۔

ایمان مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ ۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے۔

ایمان مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر، جو اللہ ہی کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔

فائدہ: اسلام کی بنیاد دراصل ایمان مفصل میں بیان کیے گئے عقائد پر ہے۔

کلمہ شہادت اور کلمہ توحید میں چونکہ ان عقائد کا اجمالی اعلان ہے، اس لیے یہ ہر مسلمان کو یاد ہونا چاہئے۔ ان کلموں کے نام اور نمبرات آسانی کے لیے مقرر کئے گئے ہیں درحقیقت ان کلموں کے معانی پر ایمان لانا ضروری اور مطلوب ہے۔ (فتاویٰ عثمانی)

مسنون دعائیں

جب صبح ہو تو یہ پڑھے : اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ (جامع ترمذی)

جب شام ہو تو یہ پڑھے : اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ۔ (سنن ابی داؤد)

صبح وشام پڑھنے کی چند دعائیں اور اذکار

(۱) حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات : "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ" پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی ۔ (ترمذی شریف)

اور ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ صبح کو اس کے پڑھ لینے سے شام تک اور شام کو پڑھ لینے سے صبح تک اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی ۔

(۲) حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : جو مسلمان بندہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات : "رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا" پڑھ لے، تو اللہ کے ذمہ ہوگا کہ اسے قیامت کے دن راضی کرے ۔ (ترمذی شریف)

(۳) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : جو شخص صبح کو یہ پڑھ لے : اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِىْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۔ تو اس نے اس دن کے انعامات خداوندی کا شکریہ ادا کیا اور اگر شام کو پڑھ لیا تو اس رات کے انعامات خداوندی کا شکریہ ادا کر دیا ۔ (ابوداؤد شریف)

(۴) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : صبح وشام تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کا پڑھ لینا یہ تمہارے لیے ہر تکلیف دینے والی چیز سے کافی ہوگی یعنی کوئی تکلیف نہ پہنچے گی ۔ (ترمذی شریف)

(۵) حضرت معقل بن یسارؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : جو شخص صبح کو

تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھ کر سورہ حشر کی یہ آخری تین آیات : هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ' پڑھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیں گے جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس دن مرجائے گا تو شہید مرے گا۔ اور جو شخص شام کو یہ عمل کرلے تو اس کے لیے صبح تک ستر ہزار فرشتے مقرر کردیئے جاتے ہیں جو اس پر صبح تک رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات کو مرجائے تو شہید مرے گا۔

(ترمذی شریف)

(۶) حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

سید الاستغفار

(یعنی سب سے اعلیٰ استغفار)

یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرے : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصے میں یہ الفاظ کہے یعنی ان الفاظ کے ساتھ استغفار کیا اور اسی دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کی موت آگئی تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا۔ اور اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصے میں ان الفاظ کے ساتھ استغفار کیا اور صبح ہونے سے پہلے اس رات میں اس کی موت آگئی تو بلاشبہہ وہ جنت میں جائیگا۔ (بخاری شریف)

(٧) دعائے عہد نامہ کی فضیلت

جو شخص صدق دل سے اس عہد نامہ کو پڑھے انشاء اللہ ضرور بالضرور جنت میں داخل ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اس کو نصیب ہوگی، منکر نکیر کا جواب آسان ہوگا قبر کا عذاب اس سے دور کر دیا جائے گا۔ ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگی اور جنت میں اس کے لیے موتی کے مکان اور مسند بچھی ہوئی اور اونچے تخت تیار ہوں گے اور جگہ جگہ نرم تکیے اور ہر طرح کی نعمتیں موجود ہونگی، حوران بہشت میں سے اس کو ستر بیویاں ملیں گی بلکہ جتنی وہ چاہے اتنی ملیں گی جو شخص اس عہد نامہ کو مکان میں رکھے جنات وشیاطین اور بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہے گا اس کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر ایک قطرہ شہد ڈال کر کسی بیمار کو پلائے تو مرض سے انشاء اللہ صحت پائے گا۔

عہد نامہ پڑھنے کا طریقہ

اس عہد نامہ کے پڑھنے کا مناسب اور مفید طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز سے اور جو وظیفہ پڑھنے کا معمول ہے اس سے فارغ ہونے کے بعد باوضو قبلہ رو بیٹھ کر پہلے تین مرتبہ درود شریف، اس کے بعد دل کو خوب متوجہ کر کے نہایت صحیح طریقہ سے ایک مرتبہ اس دعائے عہد نامہ کو پڑھے اور اگر تین مرتبہ پڑھے تو بہتر ہے اس کے بعد تین مرتبہ پھر درود شریف پڑھے اور ختم کر دے۔ اور ترجمہ کو بھی غور سے دیکھ کر سمجھنا چاہئے کہ کیا معنی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھا کرے ورنہ جب کبھی فرصت اور موقع ہو اس عہد نامہ کو پڑھا کرے۔ مناسب یہ ہے کہ عہد نامہ کو یاد کر لے تاکہ غلط پڑھنے کی وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہے۔

دعائے عہد نامہ

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ، فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَ تُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ

الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

ترجمہ: اے اللہ! زمین وآسمان کو پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے آپ ہی ہیں۔ (اور آپ ہی) بڑے رحم کرنے والے اور مہربان ہیں۔ اے اللہ! بلاشبہ میں آپ سے اس دنیا کی زندگی میں اس بات پر عہد کرتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور آپ (اپنی ذات وصفات میں) اکیلے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں (لہٰذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ) آپ مجھے میرے نفس کے حوالے نہ فرمایئے، کیونکہ اگر آپ مجھے میرے نفس کے حوالے فرمائیں گے تو آپ مجھے برائی سے قریب اور بھلائی سے دور کر دیں گے۔ بلاشبہ میں صرف آپ ہی کی رحمت پر بھروسہ کرتا ہوں (اے میرے پیارے اللہ!) آپ بھی میرے لیے اپنی طرف سے ایک عہد کرلیں جس کو آپ میرے لیے قیامت کے دن پورا کریں، بلاشبہ آپ وعدہ خلافی نہیں کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ساری مخلوق میں سب سے بہترین شخص حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل اولاد پر اور تمام صحابہ پر رحمت نازل فرمایئے، صرف اپنی رحمت سے اے تمام مہربانوں سے زیادہ مہربانی کرنے والے۔

نوٹ: ثواب کی نیت اور دین دار لوگوں کی خیر خواہی کے لیے بندۂ خاکسار فقیر اصغر حسین حسنی، حنفی، دیوبندی، عفی عنہ نے اس عہد نامہ کو ایسے فضائل اور ثواب لکھ کر جو شریعت میں معتبر اور علما حقانی کے نزدیک صحیح ہیں جدید طرز پر ترتیب دیا ہے۔

دعائے عہد نامہ بالکل وہی ہے جو "مروج" اور مشہور عہد نامہ میں ہوتی ہے، البتہ بار بار چھپنے میں جو ایسی غلطی ہوگئی تھیں جن کی طرف کسی کو خیال نہیں ہوتا، ان کو معتبر کتابوں کے مطابق صحیح کر دیا ہے اور ترجمہ کو کسی قدر عام فہم بنا دیا ہے۔ امید ہے کہ طالبان ثواب اس کو پڑھ کر ثواب واجر آخرت حاصل فرمائیں گے۔ (گلزار سنت)

سوتے وقت یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔ (مشکوٰۃ)

اگر لیٹنے کے بعد نیند نہ آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَھْدِأْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ، (حصن حصین)

اگر سوتے ہوئے ڈر جائے تو یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِه وَعِقَابِه وَشَرِّ عِبَادِه وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ، (جامع ترمذی)

جب بیدار ہو تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ، (صحیح بخاری)

کھانا شروع کرے تو یہ پڑھے : بِسْمِ اللهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللهِ۔ (ابوداؤد)

اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے

بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ (سنن ابی داؤد)

کھانے کے بعد یہ پڑھے : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔ (صحیح مسلم)

اگر دعوت کھائے تو یہ بھی پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ، (ابوداؤد شریف)

جب دسترخوان اٹھنے لگے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا (ترمذی شریف)

پانی پینے سے پہلے کہے : بِسْمِ اللهِ (ترمذی شریف)

پانی پی کر یہ پڑھے : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ

مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔ (کنز العمال)

دودھ یا چائے پی کر یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ (ابوداؤد شریف)

بیت الخلا جانے سے پہلے یہ پڑھے

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ، (بخاری مع الفتح)

فائدہ : آپ ﷺ نے بیت الخلا میں بیٹھنے کا یہ طریقہ بتلایا کہ جب بیٹھو تو بائیں پیر پر بوجھ ڈالو اور دائیں پیر کو کھڑا رکھو۔ حضور اقدس ﷺ کے بتلائے ہوئے اس طریقۂ نشست پر جدید سائنس مسلسل ریسرچ کر رہی ہے اور بہت سے فوائد کا انکشاف بھی کیا گیا ہے جو فی الفور حاصل ہو جاتے ہیں۔

غذا حلق سے نیچے اترنے کے بعد غذا کی نالی سے گزرتی ہوئی ایک سوراخ کے ذریعہ معدے میں داخل ہو جاتی ہے یہاں غذا کا اکثر حصہ ہضم ہوتا ہے لیکن غیر منہضم غذا اور فضلہ بائیں طرف کی آنت میں جمع رہتا ہے جو بوقت رفعت حاجت براز کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے اگر دوران رفع حاجت دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر وزن ڈالا جائے اور ساتھ ہی سرین کو تھوڑا اوپر اٹھا لیا جائے تو اس آنت پر بائیں ران کے بالائی عضلات کا میکانکی طور پر دباؤ پڑ جاتا ہے اور فضلہ آسانی کے ساتھ قدرتی طور پر خارج ہو جاتا ہے اور طبیعت میں شگفتگی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید قدرت اللہ قادری صاحب فرماتے ہیں کہ ''دوران اجابت اگر شہنشاہ کونین ﷺ کا وضع کردہ طریقۂ نشست اختیار کر لیا جائے تو خطرناک امراض مثلاً ۔ ہرنیا، خونی بواسیر، فالج، کانچ نکلنا، آنتوں کا ورم، بھوک کی کمی، ہاضمہ کی خرابی، سستی اور بدکیفی جیسی کیفیات سے بچا جا سکتا ہے۔ (آپ کی نماز اور مسنون دعائیں)

بیت الخلا سے نکل کر یہ پڑھے

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ، (ترمذی)

نوٹ: غسل خانہ میں داخل ہونے سے پہلے اور نکلنے کے بعد یہی دونوں دعائیں پڑھنی چاہئیے۔

جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ (ترمذی شریف)

فائدہ: ترمذی وغیرہ کی روایت میں اللہ کا نام لے کر وضو شروع کرنا وارد ہوا ہے۔ لیکن اس کے الفاظ وارد نہیں ہوئے ہیں بزرگوں نے فرمایا ہے کہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، پڑھے اور بعض نے بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ، وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ. پڑھنے کو کہا ہے حاشیۂ طحطاوی میں دونوں کو جمع کرنے کو بہتر بتلایا گیا ہے۔

وضو کے درمیان یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذَنۡبِیۡ وَوَسِّعۡ لِیۡ فِیۡ دَارِیۡ وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡ رِزۡقِیۡ

فائدہ: نسائی شریف میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو وضو کے لیے پانی پیش کیا آپؐ نے وضو فرمایا، میں نے اس موقع پر آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ شیخ ابن السنی نے بھی اس پر وضو کے درمیان پڑھنے کا باب قائم کیا ہے مگر امام نسائیؒ نے اس روایت کو وضو سے فارغ ہو کر پڑھنے کے باب میں درج کیا ہے اور روایت میں دونوں احتمال ہیں۔

وضو کے بعد یہ پڑھے: اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ، اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ"

فائدہ: حدیث میں ہے کہ جو شخص وضو کے بعد اس دعا کو پڑھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔ ابوداؤد شریف کی روایت میں اس دعا کو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر پڑھنے کا ذکر ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ۔ (مسلم شریف)

مسجد سے نکلتے وقت یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ۔ (مسلم شریف)

اذان کے بعد یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعۡوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الۡقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَالۡفَضِیۡلَۃَ وَابۡعَثۡہُ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدَنِ الَّذِیۡ وَعَدۡتَّہٗ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ

(بخاری شریف)

فائدہ: وَعَدۡتَّہٗ، تک بخاری شریف کی روایت میں ہے اس کے بعد والا جملہ 'اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ' امام بیہقیؒ نے روایت کیا ہے اور لفظ "وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیۡعَۃَ" جو اس دعا میں مشہور ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

نماز کے بعد یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡكَ السَّلَامُ تَبَارَكۡتَ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ۔

فائدہ: عوام میں اس دعا کے اندر وَمِنۡكَ السَّلَامُ کے بعد جو یہ اضافہ مشہور ہے "وَاِلَیۡكَ یَرۡجِعُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدۡخِلۡنَا الۡجَنَّۃَ دَارَ السَّلَامِ" محدثین نے تشریح کی ہے کہ یہ بعد کا اضافہ ہے رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے۔

جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَ الۡمَوۡلَجِ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَبِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ کہے۔

فائدہ: حدیث میں ہے کہ جب آدمی گھر میں داخل ہوتے ہوئے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے اپنے ساتھیوں سے کہ یہاں رات کو رہنے کا کوئی موقع نہیں ہے۔ اور اگر آدمی داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات

گزارنے کا موقع مل گیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھے

بِسۡمِ اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (صحیح بخاری)

حدیث میں ہے کہ جو شخص گھر سے نکل کر اس کو پڑھے اسے غائبانہ آواز دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو نقصان سے محفوظ رہے گا اور شیطان ان کلمات کو سن کر وہاں سے ہٹ جاتا ہے۔ (جامع ترمذی)

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَسۡئَلُكَ خَيۡرَ هٰذِهِ السُّوۡقِ وَخَيۡرَ مَا فِيۡهَا وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيۡهَا ،اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اُصِيۡبَ فِيۡهَا يَمِيۡنًا فَاجِرَةً اَوۡ صَفۡقَةً خَاسِرَةً۔ (دعوات کبیر)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو بندہ بازار گیا اور کہا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ،لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِىۡ وَيُمِيۡتُ وَهُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوۡتُ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡئٍ قَدِيۡرٌ، تو اللہ کی طرف سے اس کے لیے ہزاروں ہزار (دس لاکھ) نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزاروں ہزار (دس لاکھ) گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور ہزاروں ہزار (دس لاکھ) درجے اس کے بلند کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے جنت میں ایک شاندار محل تیار ہوگا۔ (جامع ترمذی)

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے : اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ كَسَانِىۡ هٰذَا وَرَزَقَنِيۡهِ مِنۡ غَيۡرِ حَوۡلٍ مِّنِّىۡ وَلَا قُوَّةٍ۔ (ابوداؤد شریف)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ کپڑا پہن کر اس کو پڑھ لینے سے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ كَسَانِىۡ مَا اُوَارِىۡ بِهٖ عَوۡرَتِىۡ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىۡ حَيَاتِىۡ۔ اور پرانا

کپڑا صدقہ کر دے تو وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ کی حفاظت میں رہے گا اور اللہ اس کی پردہ فرمائیں گے۔ (ابن ماجہ شریف)

جب کپڑا اتارے تو یہ پڑھے

بِسۡمِ اللّٰهِ، اس کے پڑھ لینے کی وجہ سے شیطان شرم گاہ کی طرف نہیں دیکھ پاتا ہے۔ (ترمذی شریف)

جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ کہے

تُبۡلِىۡ وَيُخۡلِفُ اللّٰهُ (ابوداؤد)

بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت یہ کہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَسۡئَلُكَ خَيۡرَهَا وَخَيۡرَ مَا جَبَلۡتَهَا عَلَيۡهِ، وَاَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلۡتَهَا عَلَيۡهِ۔ (ابوداؤد شریف)

شادی کے بعد بیوی سے جس وقت اول مرتبہ تنہائی ہو یا کوئی جانور خریدے تو عورت اور جانور کے پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔ (ابوداؤد شریف)

شادی کی مبارکبادی اس طرح دے

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيۡكُمَا وَجَمَعَ بَيۡنَكُمَا فِىۡ خَيۡرٍ (ترمذی شریف)

ہم بستری کے وقت یہ پڑھے

بِسۡمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّيۡطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيۡطٰنَ مَا رَزَقۡتَنَا، اس دعا کو پڑھ لینے سے اس مباشرت کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان کبھی نقصان نہ پہونچائے گا وہ ہمیشہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (بخاری)

جب کسی کو رخصت کرے تو یہ کہے

اَسۡتَوۡدِعُ اللّٰهَ دِيۡنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيۡمَ عَمَلِكَ۔ (ابوداؤد شریف)

جب سفر شروع کرے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ (ابو داؤد شریف)

جب سواری پر سوار ہونے لگے

پائیدان پر قدم رکھے تو "بِسْمِ اللہ" کہے اور جب سیٹ پر بیٹھ جائے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے اور پھر یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، (ابو داؤد شریف)

جب بلندی پر چڑھے تو یہ کہے: اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ (بخاری شریف)

جب نیچے اترے تو کہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ، (بخاری شریف)

کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ (عمل الیوم واللیلہ)

جب کسی منزل پر اترے تو یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم شریف)

سفر سے واپسی پر اپنی بستی میں داخل ہوتے وقت یہ پڑھے

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم شریف)

سفر سے واپسی پر جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا۔ (حصن حصین)

جب نیا چاند دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (ترمذی شریف)

جن مہینوں سے اسلامی عبادت متعلق ہے جیسے: رمضان، شوال اور عید الاضحی ان کے لیے چاند دیکھنا واجب علی الکفایہ ہے اور ان کے علاوہ دوسرے مہینوں کا چاند دیکھنا مسنون یا کم سے کم مستحب ہے۔ (قاموس الفقہ)

افطار سے پہلے یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (ابو داؤد شریف)

افطار کے بعد یہ پڑھے: ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ (ابو داؤد شریف)

جب دوسرے کے یہاں افطار کرے تو یہ پڑھے: اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ۔ (ابو داؤد شریف)

شب قدر میں یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (ترمذی شریف)

آب زم زم پی کر یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔ (مستدرک حاکم)

جب بارش کی طلب ہو تو: اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا، تین مرتبہ۔ (مسلم شریف)

جب بادل گرجنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِکْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (ترمذی شریف)

جب بارش حد سے زیادہ ہو تو یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ، (مسلم شریف)

ہر قسم کی مالی ترقی کے لیے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ (تحفۃ المسلمین)

قرض کی ادائیگی کے لیے: اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

فائدہ: ایک شخص نے حضرت علیؓ سے اپنی مالی تنگی کی شکایت کی تو حضرت علیؓ نے یہ دعا بتلا کر فرمایا کہ حضور ﷺ نے مجھے یہ دعا تلقین فرمایا۔ اگر پہاڑ کے برابر تم پر قرض ہوگا تو وہ بھی ان کے ذریعہ سے مانگنے سے اللہ تعالیٰ ادا فرمادیں گے۔ (ترمذی شریف)

کفارۂ مجلس

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

فائدہ: اگر مجلس میں اچھی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان پر مہر بن جائیں گے اور اگر فضول اور لغو باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان کا کفارہ ہو جائیں گے۔ (ترمذی شریف)

خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات

ہر اچھے کام کے شروع میں کہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (بخاری شریف)

جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (مشکوۃ شریف)

جواب میں دوسرا مسلمان کہے: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (مشکوۃ شریف)

اگر کوئی سلام بھیجے تو سلام لانے والے کو خطاب کر کے کہے

وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (حصن حصین)

جب چھینک آئے تو یہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (بخاری شریف)

اس کو سن کر دوسرا مسلمان کہے: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (بخاری شریف)

اس کے جواب میں پھر چھینکنے والا کہے

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (بخاری شریف)

جمائی کے بعد کہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

جب کوئی احسان کرے تو کہے: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (ترمذی شریف)

جب کوئی کھانے پر بلائے اور کھانے کا ارادہ نہ ہو تو کہے: بَارَكَ اللّٰهُ (عمل الیوم واللیلہ)

جب کسی کام کا ارادہ ہو تو کہے: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (سورہ کہف)

جب کوئی چیز بھلی معلوم ہو تو کہے: مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (موطا امام مالک)

اچھے کام کے اختتام پر کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ (ابن ماجہ شریف)

جب کوئی ناگوار چیز دیکھے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ (ابن ماجہ)

جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو کہے: اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ (ابوداؤد)

جب کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ (ترمذی)

مریض کی عیادت

مریض کی عیادت اگر صبح کرنے جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جنت میں ایک باغ لگتا ہے۔ (ترمذی شریف)

مریض کی عیادت کے وقت کہے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، (مشکوۃ شریف)

مریض کی شفایابی کے لیے سات مرتبہ یہ پڑھے

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ، حضور ﷺ نے فرمایا کہ: سات مرتبہ اس دعا کو پڑھنے سے مریض کو شفایابی حاصل ہوگی۔ ہاں اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے۔ (ابوداؤد شریف)

جب کوئی مصیبت پیش آئے تو کہے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا۔ (مسلم شریف)

یہ دعا ہر چھوٹی بڑی مصیبت کے وقت پڑھنے کی ہے۔ بعض لوگ صرف مسلمان کی موت کی خبر پر پڑھنے کے لیے مخصوص سمجھتے ہیں۔ اسی طرح عوام میں جو یہ بات مشہور ہے کہ غیر مسلم کی موت کی خبر پر "فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ" کہنا چاہئے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔
(کتاب الفتاویٰ/اغلاط العوام)

جب مرغ کی آواز سنے تو کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (بخاری شریف)

جب گدھے یا کتے کی آواز سنے تو کہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (بخاری شریف)

قرآن وحدیث میں مذکور دعاؤں سے علاج

سر کا درد: کسی کاغذ پر سات مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ کر سر پر باندھنے سے سر کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ (بسم اللہ کے خواص)

آنکھ کا درد: جس کی آنکھ میں کوئی درد یا کسی قسم کی تکلیف ہو، تو یہ پڑھ کر دم کرے "اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ۔ (ترمذی شریف)

ڈاڑھ کا درد: جب کسی کو چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" پڑھ لیا کرے۔ تو ڈاڑھ اور کان کا درد کبھی نہیں ہوگا۔ (ابن ابی شیبہ)

پیٹ کا درد: جس کے پیٹ میں درد ہو اسے پانی پر دم کر کے پلانے یا لکھ کر اس آیت کو پیٹ پر باندھنے سے درد ختم ہو جاتا ہے۔ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ۔ (سورہ صافات۔ ۴۷)

ہر درد سے شفاء حاصل کرنے کا نسخہ

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (الانعام ۱۷)

اگر آپ کو ہر قسم کی تکلیف اور درد سے شفا حاصل کرنی ہو، تو تکلیف اور درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر مذکورہ آیت کو سات یا گیارہ مرتبہ پڑھیں اور دم کریں۔

بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کرنے سے، یا کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کرنے سے، یا باوضو اس آیت کو لکھ کر باندھنے سے بھی درد ختم ہو جاتا ہے۔ آیت یہ ہے۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا۔ (بنی اسرائیل ۱۰۵)

درد اور تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھے اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ پڑھے ان شاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔ (مسلم شریف)

کان سنسنانے پر یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَكَرَنِیْ۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

جب پیر سن ہو جائے: تو ایسے موقع پر کوئی درود شریف پڑھے، مثلاً صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (عمل الیوم واللیلۃ)

جب ہچکی آئے: تو درود ابراہیم پڑھے، ہچکی رک جائے گی۔

دل کی گھبراہٹ: دل کی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے درج ذیل آیت اکتالیس بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ (الرعد ۲۸)

یا تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح لٹکائیں کہ تعویذ دل پر رہے۔

اسی طرح دل کی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے یہ آیت بھی مجرب ہے وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ وَیُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ۔ (الانفال ۱۱)

پھوڑے پھنسی ہو: تو شہادت کی انگلی کو منہ کے لعاب میں بھر کر زمین پر رکھ دے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا، لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ (بخاری)

جلے ہوئے پر یہ پڑھے: اگر کوئی جل جائے تو درج ذیل دعا پڑھنے سے اس کی

تکلیف ختم ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی پر پڑھ کر دم کیا تھا۔ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ (عمل الیوم واللیلۃ)

بخار کے وقت: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو درد اور بخار کے وقت یہ دعا بتائی "بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔" (ترمذی شریف)

ہر مرض کو دور کرنے کے لیے

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تھی، تو آپ ﷺ تکلیف کی جگہ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھتے تھے "اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سُقْمًا"۔ (بخاری شریف)

آیات شفاء یہ ہیں

"وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ،وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا، قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ، يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ" ہر طرح کی بیماری سے شفا کے لیے مذکورہ بالا آیتیں مجرب ہیں۔ (اشرف العملیات)

چیچک سے حفاظت

ایک نیلا گنڈا سات تاگے کالے کر اس پر سورۃ الرحمٰن جو ستائیسویں پارہ میں ہے پڑھے۔ اور جب یہ آیت آیا کرے "فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" تو اس پر دم کر کے ایک گرہ لگائے، سورہ کے ختم ہونے تک اکتیس گرہیں ہو جائیں گے، پھر وہ گنڈا گلے میں ڈال دے، اگر چیچک سے پہلے ڈال دیں تو انشاء اللہ چیچک سے حفاظت رہے گی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

فالج کا دور ہونا

ابن قتیبہؒ نے ایک مفلوج سے نقل کیا ہے کہ میں نے زمزم کے پانی سے دوات درست کر کے اور اس سے ایک برتن میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور سورۂ حشر کی آخری آیت "هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخیر سورت وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک اور وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا" (سورۂ بنی اسرائیل ۸۲:) لکھ کر زمزم سے دھو کر پی لیا اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔

برائے جذام

ابن قتیبہؒ نے کہا کہ ایک جذامی نے جس کا گوشت گرنے لگا تھا کسی بزرگ سے شکایت کی انہوں نے یہ آیت پڑھ کر تھتکارا، نئی کھال نکل آئی اور اچھا ہو گیا۔ "وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (سورۂ انبیاء ۸۳:)

برص کا دور ہونا

کلبی سے ایک شخص نے حکایت بیان کی کہ مجھ کو برص ہو گیا تھا کسی کے پاس نہ بیٹھ سکتا تھا۔ ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے درج ذیل آیت پڑھ کر میرے منہ میں تھوک دیا اللہ تعالیٰ نے شفا بخش دی آیت یہ ہے: وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ سے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ، تک۔ (آل عمران ۴۹:)

مرگی سے حفاظت

ایک عارف کی باندی کو مرگی تھی، انہوں نے اس کے کان میں یہ پڑھا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، المص، طسم، كهيعص، يٰسين، والقرآن الحكيم، حم، عسق، نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ" وہ بالکل اچھی ہو گئی اور پھر مرگی نہیں اٹھی۔

سورۂ شمس (پارہ ۳۰) بھی مرگی اور بے ہوشی والے کے کان میں پڑھنا مفید ہے اور اس کا پانی بخار والے کو نافع ہے۔ (اعمال قرآنی)

دمہ کے مرض سے نجات

"قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ"۔ (سورہ یونس ۵۷:)

اس آیت کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ کر مریض اپنے اوپر دم کرلے انشاء اللہ دمہ کے مرض سے نجات مل جائیگی۔

اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد اول آخر گیارہ مرتبہ دورد شریف اور سات مرتبہ درج ذیل آیت کا پڑھنا بھی مفید ہے "هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔ (فتح ۴:)

شوگر کی بیماری سے شفایابی

فجر اور مغرب کی نماز کے بعد اول آخر تین تین مرتبہ درود ابراہیم پڑھ کر اکتالیس مرتبہ یہ آیت پڑھے "رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا"۔ (سورہ بنی اسرائیل ۸۰:)

اسی طرح فجر کی نماز کے بعد اول آخر سات سات مرتبہ درود ابراہیم اور اس آیت کا پڑھنا بھی بہت مفید ہے "اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ" (طارق ۸:)

بلڈ پریشر سے شفایابی

بلڈ پریشر کے مریض کے لیے درج ذیل آیتوں کا ہر فرض نماز کے بعد تین تین مرتبہ پڑھنا بہت مفید ہے "وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ" (آل عمران ۱۳۴:)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ۔ (رعد ۲۸:)

یرقان (پیلیا) سے حفاظت

یرقان کی بیماری میں درج ذیل آیت کو دس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلانا بہت مفید ہے "سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ"۔ (حشر ۱:)

ٹی وی اور ہر خطرناک بیماری سے شفایابی

پابندی کے ساتھ فجر کی نماز کے بعد اکتالیس بار سورہ فاتحہ (الحمد للہ شریف) پانی پر دم کرکے دن بھر پلاتے رہیں جب پانی کم ہوجائے اور ملالیں۔ (ملفوظات اشرفیہ)

چار مہلک بیماریوں سے نجات

فجر کی نماز کے بعد اگر کوئی یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے چار بیماریوں سے نجات دیدیتے ہیں (۱) پاگل پن (۲) اندھاپن (۳) کوڑھ (۴) فالج۔ دعا یہ ہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ"۔ (ابن السنی)

گردے اور پتے کی پتھری

گردے اور پتے کی پتھری ختم کرنی ہو تو اکتالیس بار درج ذیل آیت کو پانی پر پڑھ کر مریض کو کامیابی ملنے تک پلاتے رہیں "وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ"۔ (بقرہ ۷۴:)

پیشاب جاری کرنے اور پتھری دور کرنے کے لیے

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پیشاب بند ہونے یا پتھری کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ دعا سکھائی "رَبَّنَا اَنْتَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ، اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا اَنْتَ رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ"۔ (ابوداؤد شریف)

پیشاب کے قطرات سے افاقہ

جسے پیشاب کے قطرات آتے رہتے ہوں وہ درج ذیل آیات لکھ کر اپنے گلے یا بازو پر باندھ لے انشاء اللہ افاقہ ہوگا"قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔
(ہود ۴۴:)

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ۔(ملک ۳۰:)

کثرت حیض سے نجات

اگرکسی کوایام ماہواری زیادہ آتے ہوں تو سورہَ ہود کی آیت ۴۴ اور سورہ ملک کی آیت ۳۰ کولکھ کر گلے میں اس طرح ڈال لے کہ تعویذ رحم پر ہو انشاء اللہ افاقہ ہوجائے گا۔

کثرت احتلام

بعض صالحین نے فرمایا کہ جس کو کثرت احتلام کی شکایت ہو وہ "وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ سے مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ" تک پڑھ کر سویا کرے تو یہ شکایت انشاء اللہ دور ہوجائیگی۔
(نبوی دعاؤں سے علاج)

ناف ٹلنے پر

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ (البقرہ ۱۷۸:) جس کی ناف ٹل گئی ہو اس آیت کو لکھ کرناف پر باندھے انشاء اللہ صحت ہوجائیگی۔

بواسیر سے چھٹکارا

پیر یا جمعہ کے دن درج ذیل دعا لکھ کر کمر میں باندھے"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَمَكْرُوْبٍ يَارَحِيْمَ وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ"
بواسیر کے لیے روزانہ ۷۰۰ مرتبہ یا مالک کاورد اکتالیس دنوں تک بہت مفید ہے۔
(انمول موتی)

داغ دھبہ دور کرنے کے لیے

اگرکسی کو ناسور یا داغ دھبہ ہوتو دوا یا مرہم پر اکتالیس مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرے اس کے بعد استعمال کرے انشاء اللہ کیسا ہی داغ دھبہ ہو دور ہو جائیگا۔آیت یہ ہے "مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا"۔ (البقرہ ۷۱:)

مناسب رشتے کے لیے

اگرآپ کی لڑکی کا رشتہ نہ آتا ہو، یا آتا ہو لیکن پسند نہ آتا ہو تو آپ ایک سو بارہ مرتبہ درج ذیل آیت کو پڑھیں اور تین مرتبہ سورہ والضحیٰ پڑھیں۔یہ عمل ہر مہینہ کے شروع میں گیارہ دنوں تک کریں، تین مہینہ تک یہ عمل جاری رکھیں انشاء اللہ اچھا رشتہ نصیب ہوگا"رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ"۔ (قصص ۲۴:)

بچے بچی کے مناسب رشتے کے لیے اکیس دنوں تک تین سو تیرہ مرتبہ درج ذیل آیت کو پڑھنا بھی بہت مفید ہے "وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا"۔ (فرقان ۵۴:)

حصول اولاد کے لیے

جس کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو وہ درج ذیل آیت ایک سو تینتیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے فجر کی نماز کے بعد میاں بیوی دونوں پیئے"لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ"(شوریٰ ۴۹:)

حصول اولاد کے لیے یہ عمل بھی مجرب ہے، چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار درج ذیل آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیئے اور ان دنوں میں شوہر اس سے صحبت کرتا رہے "اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ"(سورہ نور ۴۰:)

حمل کی حفاظت کے لیے

ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا عورت کے قد کے برابر لے کر اس میں نو گرہ لگائے اور ہر گرہ پر درج ذیل آیت پڑھ کر پھونکے انشاء اللہ حمل نہ گریگا اور اگر تاگا نہ ملے تو کسی پرچہ پر لکھ کر پیٹ پر باندھے "وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ" (نحل ۱۲۸)

درج ذیل دونوں آیتوں کا لکھ کر رحم پر باندھنا بھی حفاظت حمل میں بہت مجرب ہے اور اگر نہ ٹھہرتا ہو تو انشاء اللہ قرار بھی پائے گا "فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ" (یوسف ۶۴:)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ۔ (رعد ۸:)

ولادت میں آسانی کے لیے

یہ آیت شیرنی پر پڑھ کر کھلائے انشاء اللہ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا "إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ، وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ، وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ، وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ"۔ (سورہ: پ،۳۰)

بچہ زندہ نہ رہتا ہو

جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورۃ وَالشَّمْس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جائے تو پھر ایک بار درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کرے اور شروع حمل سے یا جب سے حمل کا اندازہ ہو دودھ چھڑانے تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھالیا کرے انشاء اللہ اولاد زندہ رہے گی۔ (قرآنی علاج)

اولاد نرینہ کے حصول کے لیے

اگر آپ کے یہاں نرینہ اولاد نہیں ہے تو حمل ٹھہرتے ہی نو مہینے تک روزانہ گیارہ مرتبہ درج ذیل آیات پڑھا کریں "وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ

لَّكُمْ أَنْهَارًا۔ (نوح ۱۲:)

اگر دودھ کم ہوتا ہو

اگر دودھ کی کمی کی شکایت ہو تو یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں پہلی آیت "وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔ (بقرہ ۲۳۳:)

دوسری آیت "وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُمْ مِّمَّا فِي بُطُونِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ"۔ (نحل ۶۶:)

اگر دودھ زیادہ ہوتا ہو

ایک شخص نے حضرت تھانویؒ سے بچہ کی ولادت کے بعد بیوی کی چھاتیوں میں دودھ کی زیادتی اور اس کی وجہ سے شدید تکلیف کی شکایت کی تو حضرتؒ نے قرآن پاک کی یہ آیت "قِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ" بتلائی اس کو پڑھ کر دم کرنا یا پانی پر دم کر کے دھونا مفید ہے۔ (سورہ ہود ۴۴:)

تھنیلا کے لیے

اگر تھنیلا ہو (دودھ کی زیادتی کی وجہ سے درد اور دکھن ہو) تو راکھ یا مٹی پر سات مرتبہ اس دعا "بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا" کو پڑھ کر دم کرلے اور اس کو پتلا کر کے درد کی جگہ لیپ کرے۔ (بخاری شریف)

بچہ کا دودھ چھڑانا

جس بچہ کا دودھ چھڑانا منظور ہو اس کے گلے میں (سورۃ البروج) لکھ کر باندھ دیں بچہ بہ آسانی دودھ چھوڑ دیگا۔ (اعمال قرآنی)

جانور کے دودھ میں اضافہ کے لیے

اگر کسی جانور کے دودھ میں اضافہ مقصود ہو تو اسے آٹے کے پیڑے پر درج ذیل آیت پڑھ کر کھلائیں "وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُمْ مِّمَّا فِي بُطُونِهٖ مِنْ بَيْنِ

فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَناً خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِيْنَ۔ (نحل ۶۶:)

رزق کی تنگی دور کرنے کے لیے

رزق کی تنگی دور کرنے کے لیے درج ذیل آیت کو روزانہ سات مرتبہ پڑھے "وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهَارًا۔ (سورہ نوح ۱۲:)

ناجائز تعلق اور حرام کمائی سے نجات

اگر کسی کا شوہر کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلق رکھتا ہو یا حرام کمائی گھر میں لاتا ہو تو اسے باز رکھنے کے لیے ۱۱ر دنوں تک ۴۱ر مرتبہ درج ذیل آیت کو پڑھ کر کسی کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلائے انشاء اللہ کامیابی ہو گی "قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا اُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (مائدہ ۱۰۰:)

اہل وعیال کی نافرمانی کا علاج

جس کی اولاد نافرمان ہو وہ اس درج ذیل آیت کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرے اور پڑھنے کے وقت "ذریتی" کے لفظ پر اپنی اولاد کا خیال کرے "وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ"۔ (احقاف ۱۵:)

نظر بد دور کرنے کے لیے

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غم زدہ تھے، حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے غم کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا حسن وحسین کو نظر لگ گئی ہے، حضرت جبرئیلؑ نے ان کلمات کو پڑھ کر پھونکنے کے لیے فرمایا "اَللّٰهُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ وَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ ذَا الْوَجْهِ الْكَرِيْمِ اِلَى الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْيُنِ الْاِنْسِ" جب آپؐ نے یہ دعاء پڑھی تو دونوں اچھے ہو گئے اور کھیلنے لگے۔ اول آخر درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے اور حسن وحسین کی جگہ مریض کا نام لے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ جس شخص پر نظر بد کسی انسان کی لگ گئی ہو اس پر یہ

آیات پڑھ کر دم کر دینا اس کے اثر کو زائل کر دیتا ہے آیات یہ ہیں "وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ"۔ (قلم ۵۱:)

جانور کی نظر بد سے حفاظت

جب کسی جانور کو نظر بد لگ جاتی تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس جانور کے ناک کے داہنے سوراخ میں چار مرتبہ اور بائیں سوراخ میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کر دیتے "اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ۔ (عمل الیوم واللیلہ)

جادو سے حفاظت کے لیے

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: اگر یہ چند کلمات نہ ہوتے جن کو میں پابندی سے پڑھتا ہوں تو یہودی مجھے (جادو سے) گدھا بنا دیتے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں تو آپ نے یہ کلمات بتلائے "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ بِشَيْئٍ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَءَ وَذَرَءَ۔ (مؤطا امام مالک)

جنات اتارنے کے لیے

اگر کسی کو جن لگ جائے تو اس کو سامنے بٹھا کر ان آیتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا جائے اور دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بیٹے کو جن وآسیب کا اثر ہو گیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سامنے بٹھا کر ان آیتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا تو وہ بالکل اچھا ہو گیا۔ (ابن ماجہ شریف)

حادثات سے بچنے کا وظیفہ

حضرت طلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص صحابی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا، تو فرمایا نہیں جلا، پھر دوسرے شخص نے یہی اطلاع دی، تو فرمایا نہیں جلا، پھر تیسرے آدمی نے یہی خبر دی، آپ نے فرمایا نہیں جلا، پھر ایک اور آدمی نے آخر کہا کہ اے ابوالدرداؓ آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہونچی تو بُجھ گئی۔ فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا' (کہ میرا مکان جل جائے) کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے تو شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے، اس لیے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔

وہ کلمات نیچے درج ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ط مَا شَآءَ اللّٰہُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا ط اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○

بِاِسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا

اگلے صفحوں میں جن آیاتِ قرآنی کو درج کیا گیا ہے وہ ہمارے خاندان میں منزل کے نام سے معروف ہیں۔ ہمارے خاندان کے اکابر عملیات اور ادعیہ میں اس منزل کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے اور بچّوں کو بچپن ہی سے یہ منزل بہت اہتمام سے یاد کرانے کا دستور تھا۔ نقش وتعویذات کے مقابلہ میں آیاتِ قرآنیہ اور وہ دعائیں جو حدیث پاک میں وارد ہوئی ہیں یقیناً بہت زیادہ مفید اور مؤثر ہیں، عملیات میں انہیں چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ فخر الرُّسل صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی یا دنیوی کوئی حاجت اور غرض ایسی نہیں چھوڑی جس کے لیے دُعا کا طریقہ نہ

تعلیم فرمایا ہو۔ اسی طرح بعض مخصوص آیات کا مخصوص مقاصد کے لیے پڑھنا مشائخ کے تجربات سے ثابت ہے۔ یہ منزل آسیب سحر اور خطرات سے حفاظت کے لیے ایک مجرّب عمل ہے۔ یہ آیات کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ القول الجمیل اور بہشتی زیور میں بھی لکھی ہیں۔ القول الجمیل میں حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی قُدِّس سِرّہٗ تحریر فرماتے ہیں۔ تینتیس آیات ہیں جو جادو کے اثر کو دَفع کرتی ہیں اور شیاطین اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے۔ بہشتی زیور میں حضرت تھانوی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ تحریر فرماتے ہیں: ''اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو آیاتِ ذیل کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دَم کر کے مریض پر چھڑکیں''۔

(بندہ بقول محمد طلحہ کاندھلوی ابن حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ)

منزل اگلے صفحے میں درج ہے۔

١ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿١﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿٢﴾ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿٣﴾
اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ﴿٤﴾ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ﴿٥﴾ صِرَاطَ
الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿٧﴾

٢ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿٢﴾ الَّذِيۡنَ
يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيۡنَ
يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿٤﴾
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿٥﴾

٣

وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿١٦٣﴾

٤

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ
اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ
كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا يَئُوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿٢٥٥﴾
لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ ۙ قَدۡ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ

وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ
سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوۡرِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَى
الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٥٧﴾

٥

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ
يُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۚ
وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ۚ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ
عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٙ
وَاغۡفِرۡ لَنَا ٙ وَارۡحَمۡنَا ٙ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٢٨٦﴾

٦

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًا ۢ بِالۡقِسۡطِ ؕ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿١٨﴾

٧

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

٨

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾
وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾

٩

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾

١٠

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى
اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا
يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾

١١ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ اِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾
لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ
لَّازِبٍ ﴿١١﴾

١٢

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾

١٣

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾

١٤ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾

١٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾

١٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

١٦ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

١٧ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

اذکارنماز

تکبیر: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ (ابوداؤدشریف)

تسمیع: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ (بخاری شریف)

تحمید: رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ (بخاری شریف)

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ (ابوداؤدشریف)،

رکوع کی تسبیح: سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ (ترمذی شریف)

سجدہ کی تسبیح: سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی (ترمذی شریف)

قومہ کی دعا: (رکوع سے اٹھ کرسجدہ میں جانے سے پہلے) حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیۡہِ (بخاری شریف)

جلسہ کی دعا: (دونوں سجدوں کے درمیان) رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ۔ تین مرتبہ (نسائی شریف)

تعوّذ: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ، (ماخوذمن القرآن)

تسمیہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، (قرآن مجید)

ثناء: سُبۡحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ۔

تشہد: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ، اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ، (بخاری شریف)

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ (بخاری شریف)

دعائے ماثورہ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا کَثِیۡرًا وَّلَا یَغۡفِرُ

الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَۃً مِّنۡ عِنۡدِکَ وَارۡحَمۡنِیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ (بخاری شریف)

دعائے قنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡتَعِیۡنُکَ وَنَسۡتَغۡفِرُکَ وَنُؤۡمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡکَ وَنُثۡنِیۡ عَلَیۡکَ الۡخَیۡرَ وَنَشۡکُرُکَ وَلَا نَکۡفُرُکَ وَنَخۡلَعُ وَنَتۡرُکُ مَنۡ یَّفۡجُرُکَ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیۡ وَنَسۡجُدُ وَاِلَیۡکَ نَسۡعٰی وَنَحۡفِدُ وَنَرۡجُوۡ رَحۡمَتَکَ وَنَخۡشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالۡکُفَّارِ مُلۡحِقٌ (سنن بیہقی)

نماز کامسنون طریقہ

جب مصلیٰ پرکھڑے ہوں

☆ نماز شروع کرنے سے پہلے مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ دربارخداوندی میں حاضر ہونے کاتصور کریں اور دنیاوی وساوس اورخیالات ذہن سے نکال دیں (مجمع الانہر)

☆ چہرہ اورسینہ قبلہ کی طرف کرلیں۔ (درمختار)

☆ سیدھے کھڑے ہوں سریا کمر جھکا کرنہ رکھیں (شامی)

☆ پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ رکھنے کااہتمام کریں، ان کارخ دائیں بائیں نہ ہو (مستفادحلبی کبیر)

☆ دونوں پیر ملا کرنہ رکھیں، بلکہ ان کے درمیان کم ازکم چارانگل کافاصلہ ہوناچاہئے (شامی)

☆ جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوں تو صف سیدھی رکھنے کااہتمام کریں، اس کی آسان شکل یہ ہے کہ سب نمازی اپنی ایڑیاں صف کے کنارے پررکھ لیں اور ٹخنے سیدھے کرلیں۔ (شامی)

☆ صفوں کے درمیان خلا کو پر کرلیں اس کی مسنون شکل یہ ہے کہ ہر نمازی اپنا بازو دوسرے نمازی کے بازو سے ملا کرکھڑا ہو (درمختار)

☆ نمازی کی ہیئت اور لباس باوقار ہونا چاہئے، ننگے سر نماز پڑھنا، کہنیاں کھول کر یا حقارت آمیز کپڑے پہن کرنماز پڑھنا بارگاہ خداوندی کے آداب کے خلاف ہے۔ (درمختار)

جب نماز شروع کریں

☆ نمازشروع کرتے وقت دل میں ارادہ کریں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں بہتر ہے کہ

دل کے استحضار کے ساتھ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لیں، لیکن زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے ۔(درمختار)

☆اس کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگوٹھے کان کی لو کے بالمقابل آجائیں ۔(طحطاوی)

☆ پھر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑلیں اور درمیان کی تین انگلیاں سیدھی رکھیں (شامی)

خواتین دوپٹہ کے اندر سے صرف کندھے تک ہاتھ اٹھائیں اور پھر اپنے سینہ پر دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کے اوپر رکھ دیں مرد کی طرح حلقہ نہ بنائیں (شامی)

قیام کی حالت

☆ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھیں ثناء کے بعد تعوذ اور تسمیہ پڑھیں (درمختار)

اس کے بعد سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس کی ہر آیت الگ الگ سانس میں تلاوت کریں (مستفاد: مسلم شریف)

☆ پھر ہر نماز کے اعتبار سے جو سورت مستحب ہو (یا جو سورت یاد ہو پڑھیں ۔(درمختار)

☆ اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو ثنا پڑھنے کے بعد خاموش کھڑے رہیں، تعوذ وتسمیہ اور قرأت نہ کریں خواہ نماز جہری ہو یا سری، اس لیے کہ امام کی قرأت مقتدیوں کی طرف سے بھی کافی ہے ۔ (مجمع الانہر)

☆ جب امام "ولا الضالین" کہے تو سب مقتدی آہستہ آواز سے "آمین" کہیں ۔(درمختار)

☆ کھڑے ہوتے وقت بالکل پرسکون رہیں جسم کو خواہ مخواہ حرکت نہ دیں، کھجلی کے تقاضے کو حتی الامکان برداشت کریں، ناگزیر صورت ہو تو صرف ایک ہاتھ کا بقدر ضرورت استعمال کریں اسی طرح ممکن حد تک جمائی کو روکنے کی کوشش کریں، نیز ایک پاؤں پر مکمل زور دے کر نہ کھڑے ہوں بلکہ اعتدال کے ساتھ دونوں پیروں پر برابر وزن رکھیں ۔(شامی)

☆ قیام کی حالت میں نظریں سجدہ کی جگہ جمائے رکھیں (درمختار)

رکوع کی حالت

☆ قرأت ختم ہونے کے فوراً بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں ۔ (درمختار)

☆ رکوع میں اتنا جھکیں کہ کمر اور سر ایک سطح پر آجائیں (درمختار)

☆ رکوع کے دوران سر اور گردن درمیان میں رکھیں نہ اتنا اوپر اٹھائیں کہ کمر سے اوپر جائے اور نہ اتنا نیچے کریں کہ تھوڑی سینے سے لگ جائے ۔(درمختار)

☆ پاؤں بالکل سیدھے رکھیں ان کو خم نہ دیں ۔(شامی)

☆ دونوں پیر برابر رکھیں، انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور دونوں پیروں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ رکھیں ۔(شامی)

☆ ہاتھ کی انگلیاں کھول کر گھٹنے اچھی طرح سے پکڑلیں ۔(درمختار)

☆ رکوع کی حالت میں بازو سیدھے رکھیں انہیں رانوں پر نہ ٹیکیں اور نہ کمان کی طرح خمیدہ کریں ۔(مراقی الفلاح)

☆ رکوع میں نظریں دونوں قدموں پر جمائے رہیں ۔(درمختار)

☆ عورت رکوع میں صرف اس حد تک جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور وہ انگلیاں کھول کر گھٹنوں کو نہ پکڑے بلکہ صرف انگلیاں گھٹنوں پر رکھ لے ۔(شامی)

☆ رکوع میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" پڑھیں ۔(مراقی الفلاح)

قومہ کی حالت

☆ رکوع کے بعد "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں، ذرا بھی جھکے نہ رہیں (شامی)

☆ اس کے بعد "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہیں ۔(درمختار)

☆ اگر مقتدی ہو تو "سمع اللہ لمن حمدہ" نہ کہے بلکہ صرف "ربنا لک الحمد" کہے ۔ (درمختار)

☆ قومہ کی حالت میں ہاتھ نہ باندھیں بلکہ اپنی حالت پر چھوڑے رکھیں ۔(حلبی کبیر)

☆ قومہ میں جلدی بازی نہ کریں بلکہ اتنی دیر ضرور کھڑے رہیں کہ تمام اعضاء اپنی اپنی جگہ پر ساکن ہوجائیں بسااوقات اس میں جلد بازی کرنے سے نماز واجب الاعادہ ہوجاتی ہے ۔(شامی)

سجدہ میں جانے کا صحیح طریقہ

☆اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اولاً گھٹنے موڑ کر زمین پر رکھیں اس کے بعد سینہ کو زمین کی طرف جھکاتے ہوئے پہلے ہتھیلیاں زمین پر رکھیں، اس کے بعد ہتھیلیوں کے بیچ میں ناک اور پیشانی رکھ دیں (شامی)

☆اس ترتیب کے خلاف بلا عذر سجدہ میں جانا، مثلاً گھٹنے زمین پر ٹیکنے سے پہلے چہرہ اور سینہ آگے کو جھکا دینا (جیسا کہ عام لوگوں میں معمول ہے) یا ہاتھ زمین پر رکھنے سے پہلے پیشانی رکھ دیناوغیرہ یہ سب صورتیں صحیح طریقے کے خلاف اور قابل ترک ہیں ۔(شامی)

سجدہ کی حالت

☆سجدہ میں ہر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر اور قبلہ رخ رکھیں (شامی)

☆ دونوں ہاتھ کے انگوٹھے کان کی لو کے بالمقابل رہنے چاہئے (شامی)

☆ مردوں کے لیے سجدہ کی حالت میں کہنیاں زمین یا رانوں پر ٹیکنا صحیح نہیں ہے ہمیشہ کہنیاں اوپر اٹھا کر رکھیں (درمختار) تاہم جماعت سے نماز پڑھتے وقت دائیں بائیں کہنیاں اس طرح نہ نکالیں جس سے دیگر نمازیوں کو زحمت (تکلیف) ہو۔

☆ مرد نمازی سجدہ میں اپنی رانیں اور پیٹ الگ الگ رکھیں انہیں آپس میں نہ ملائیں (درمختار)

☆عورتیں زمین سے بالکل چپٹ کر سجدہ کریں نہ تو کہنیاں اوپر اٹھائیں اور نہ ہی رانیں پیٹ سے الگ کریں، بلکہ دونوں کو ملا کر سجدہ کریں اور پیروں کو بچھائے رہیں (درمختار)

☆ مرد سجدہ میں پیروں کی انگلیاں موڑ کر قبلہ رخ ہی رکھیں پیروں کے سرے کو بلا عذر سیدھا زمین کی طرف رکھنا درست نہیں ہے ۔☆سجدہ میں کم ازکم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی'' پڑھنا مسنون ہے اس سے پہلے سجدہ سے سر نہ اٹھائیں ۔☆سجدہ کے دوران نظریں اپنی ناک کے بانسوں پر رکھیں (درمختار)

☆اس کا خیال رکھیں کہ سجدہ کے دوران دونوں پیر زمین سے نہ اٹھے رہیں، ورنہ نماز فاسد ہوسکتی ہے (فتح القدیر)

دونوں سجدوں کے درمیان

☆ پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائیں، اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائیں پھر ہتھیلیاں (درمع شامی)

☆اس کے بعد بایاں قدم بچھا کر اس پر دوزانوں بیٹھ جائیں جب کہ دایاں قدم بچھا کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا بلا عذر صحیح نہیں ہے ۔دایاں قدم کھڑا رکھیں، انگلیاں قبلہ کی جانب ہوں ۔(البحر الرائق)

☆عورتوں کے بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہ دونوں پیر بچھا کر دائیں طرف نکالیں اور بائیں پہلو پر بیٹھ جائیں ۔(عالم گیری)

☆ بیٹھتے وقت نظریں اپنی گود پر رکھیں ۔(درمختار)

☆ بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں ان کو گھٹنوں پر نہ رکھیں (درمختار)

دوسرا سجدہ

☆ جلسہ میں کم ازکم ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کے بقدر اطمینان سے بیٹھنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں چلے جائیں (شامی)

☆سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھیں اس کے بعد ناک اور پیشانی (درمختار)

سجدہ سے قیام کی طرف

☆ جب سجدہ سے قیام کی طرف جائیں تو اولاً ناک پھر پیشانی زمین سے اٹھائیں اس کے بعد ہتھیلیاں اور پھر گھٹنے (درمختار)

☆ اٹھتے وقت قدموں کے بل اٹھیں اور بلا عذر زمین کا سہارا لینے کی عادت نہ بنائیں البتہ کوئی عذر ہو تو سہارے میں حرج نہیں (شامی)

☆ کھڑے ہونے کے بعد اولاً بسم اللہ پڑھیں اس کے بعد سورہ فاتحہ اور قرأت کریں بعد ازاں اسی طرح رکوع اور سجدے کریں جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا گیا ہے (درمختار)

قعدے کی حالت

☆ دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد اس طرح دوزانوں پر بیٹھ جائیں جیسا کہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ لکھا گیا ہے (درمختار) اور نظریں اپنی گود پر جمائے رکھیں۔ (درمختار)

☆ اس کے بعد "التحیات" پڑھیں (درمختار) التحیات میں جب "اشھد ان لاالہ" پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی اس حد تک اٹھائیں کہ انگلی کا رخ قبلہ کی طرف ہی رہے آسمان کی طرف نہ ہو اور جب "الا اللہ" پر پہنچیں تو انگلی نیچے کرلیں۔ (شامی)

☆ اور ہاتھ کا یہ حلقہ سلام پھیرنے تک برقرار رکھیں۔

☆ اگر پہلا قعدہ ہو تو التحیات پڑھتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں بالکل تاخیر نہ کریں (درمختار)

☆ اگر قعدہ اخیرہ ہو تو التحیات کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں، پھر دعائے ماثورہ پڑھیں (درمختار)

سلام

☆ نماز کے اختتام پر اولاً دائیں پھر بائیں سر گھماتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں

☆ پہلے سلام میں "السلام" کی میم پر پہنچنے تک آدمی نماز ہی میں ہوتا ہے پس اس سے پہلے منہ پھیر لینا نماز میں التفات (چہرہ کا پھیر لینا) ہے جس کی وجہ سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے لہٰذا اس سے پہلے تک منہ قبلہ کی جانب ہی رہنا چاہئے البتہ دوسرے سلام کے لیے کوئی قید نہیں دائیں جانب سے دوسرا سلام شروع کرے، سامنے سے شروع کرے یا بائیں جانب رخ پھیر کر سلام کرے لہٰذا "السلام" کی میم تک نگاہ گود میں رکھیں اس کے بعد علیکم کی عین کے

وقت دائیں جانب منہ پھیرنے کی ابتداء کریں۔ (تحفۃ الالمعی)

☆ سلام پھیرتے وقت گردن اتنی موڑیں کہ پیچھے سے رخسار دکھائی دے (درمختار)

☆ چہرہ گھماتے وقت نظر کندھوں پر رکھیں۔ (درمختار)

☆ سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں نماز میں شریک امام، ملائکہ، جنات اور انسان سب کو سلام کرنے کی نیت کریں (درمختار)

☆ اکیلے نماز پڑھنے والا محافظ فرشتوں پر سلام کی نیت کرے (درمختار)

☆ بہتر ہے کہ دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام سے پست ہو (درمختار)

نوٹ: نماز سے متعلق بیشتر مسائل حضرت مولانا مفتی سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم کی مشہور کتاب "کتاب المسائل" سے نقل کیے گئے ہیں اور ان ہی کے نقل کردہ حوالے پر اعتماد کیا گیا ہے۔

فرض نمازوں کے بعد کے اذکار

جن فرضوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں ان کے فوراً بعد ورنہ سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد یہ اذکار پڑھیں (درمختار)

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللہَ (تین مرتبہ) مسلم شریف

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ۔ (مشکوۃ شریف)

(۳) آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھے حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ لیا کرے اس کو جنت کے داخلے سے صرف موت ہی روکے ہوئے ہے (مشکوۃ شریف)

(۴) معوذات یعنی قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک مرتبہ پڑھے (ابوداؤد)

(۵) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (مسلم شریف)

(۶) تسبیح فاطمہ یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔
(مسلم شریف)

فجر کی نماز کے بعد اس دعا کو بھی پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا (ابن ماجہ شریف)

فجر اور مغرب کی نماز کے بعد "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" سات مرتبہ پڑھے۔ حضرت مسلم تمیمیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز مغرب سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" کہو! جب تم اس کو پڑھ لو گے اور پھر اسی رات تمہاری موت آجائے گی تو دوزخ سے محفوظ رہو گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ نماز فجر کے بعد کسی سے بات کیے بغیر پڑھ لو گے اور اس دن مرجاؤ گے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے۔ (مشکوٰۃ)

وتر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" (نسائی)

چاشت کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے "اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ" (حصن حصین)

نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو جائے اور سب لوگ دل میں یا زبان سے بھی یہ نیت کریں کہ میں اللہ کی رضا اور میت کے حق میں دعاء کرنے کے لیے نماز جنازہ پڑھ رہا ہوں، اس کے بعد "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں، پھر ثناء ان الفاظ "سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ" کے ساتھ پڑھیں، اس کے بعد دوسری تکبیر کہیں اس کے بعد درود شریف پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، یا بعض علما نے یہ درود شریف بھی لکھا ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ" اس کو بھی پڑھ سکتے ہیں اس

کے بعد تیسری تکبیر کہیں اس تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کریں میت اگر بالغ ہے مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ"۔ اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا" اور اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعاء پڑھیں "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً" اس کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔ اور پہلی تکبیر کے علاوہ دوسری، تیسری اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ بلا ہاتھ اٹھائے ہی تکبیر کہیں۔ (فتاویٰ شامی)

جس کو دعا یاد نہ ہو

اگر کسی شخص کو نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو وہ صرف "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" پڑھ لے۔ اور اگر یہ بھی یاد نہ ہو سکے تو صرف چار تکبیر کہنے سے نماز ہو جاتی ہے، لہٰذا بلا عذر نماز نہ چھوڑے (بہشتی زیور)

بیک وقت کئی جنازے جمع ہو جائیں

اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر ایک کی نماز جنازہ علیحدہ علیحدہ پڑھی جائے۔ اس صورت میں جو سب سے زیادہ (علم وعمل میں) افضل ہو اس کی نماز جنازہ سب سے پہلے پڑھی جائے۔

اور اگر سب پر ایک ہی ساتھ نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے سب کے لئے ایک ہی نماز کافی ہو جائے گی۔ (احسن الفتاویٰ)

مسئلہ: اگر متعدد جنازوں پر ایک ہی نماز پڑھی جائے اور ان میں نابالغ اور بالغ دونوں جنازے ہوں تو بالغ والی دعا کے ساتھ نابالغ کی دعا بھی پڑھنی چاہئے۔

مسلمانوں کے حقوق

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ :ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں (۱) سلام کرنا (۲) سلام کا جواب دینا (۳) بیمار کی عیادت کرنا (۴) جنازے کے ساتھ جانا (۵) دعوت قبول کرنا (۶) چھینکنے والے کے جواب میں ”یرحمك الله“ کہنا۔

ان میں سے ہر ایک کی وضاحت کی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان حقوق کی ادائے گی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اسلامی سلام کا امتیاز

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر پہلا حق سلام کا جواب دینا ہے۔ دنیا کی تمام متمدن قوموں اور گروہوں میں ملاقات کے وقت پیار ومحبت یا جذبۂ اکرام وخیر اندیشی کا اظہار کرنے اور مخاطب کو مانوس ومسرور کرنے کے لیے کوئی خاص کلمہ کہنے کا رواج رہا ہے اور آج بھی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں ہمارے برادران وطن ملاقات کے وقت ”نمستے“ کہتے ہیں کچھ پرانے قسم کے کم پڑھے لکھوں کو ”رام رام“ کہتے ہوئے بھی سنا ہے۔ یورپ کے لوگوں میں صبح کی ملاقات کے وقت ”گڈ مارننگ“ (اچھی صبح) اور شام کی ملاقات کے وقت ”گڈ ایوننگ“ (اچھی شام) اور رات کی ملاقات میں ”گڈ نائٹ“ (اچھی رات) وغیرہ کہنے کا رواج ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت عربوں میں بھی اسی طرح کے کلمات ملاقات کے وقت کہنے کا رواج تھا سنن ابی داؤد میں حضرت عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ اسلام سے پہلے ملاقات کے وقت آپس میں ”اَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْناً“ (خدا آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب کرے) اور اَنْعِمْ صَبَاحًا (تمہاری صبح خوشگوار ہو) کہا کرتے تھے جب ہم لوگ جاہلیت کے اندھیرے سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آگئے تو ہمیں اس کی ممانعت کردی گئی یعنی اس کے بجائے ہمیں ”السلام علیکم“ کی تعلیم دی گئی۔

آج بھی کوئی غور کرے تو واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر کوئی کلمہ محبت اور تعلق اور اکرام وخیر

اندیشی کے اظہار کے لیے سوچا نہیں جاسکتا، ذرا اس کی معنوی خصوصیات پر غور کیجئے، یہ بہترین اور نہایت جامع دعائیہ کلمات ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تم کو ہر طرح کی سلامتی نصیب فرمائے، یہ اپنے سے چھوٹوں کے لیے شفقت اور مرحمت اور پیار ومحبت کا کلمہ بھی ہے اور بڑوں کے لیے اس میں اکرام وتعظیم بھی ہے۔ اگر ملنے والے پہلے سے باہم متعارف اور شناسا ہیں اور ان میں محبت واخوت یا قرابت کے قسم کا کوئی تعلق ہے تو اس کلمہ میں اس تعلق اور اس کی بنا پر محبت ومسرت اور اکرام وخیر اندیشی کا پورا اظہار ہے اور اگر پہلے سے کوئی تعارف اور تعلق نہیں ہے تو یہ کلمہ ہی تعلق اور اعتماد کا وسیلہ بنتا ہے اور اس کے ذریعہ ہر ایک دوسرے کو گویا اطمینان دلاتا ہے کہ میں تمہارا خیر اندیش اور دعاگو ہوں اور میرے اور تمہارے درمیان ایک روحانی رشتہ اور تعلق ہے۔ بہر حال ملاقات کے وقت کے لیے ”السلام علیکم“ اور ”وعلیکم السلام“ سے بہتر کوئی کلمہ نہیں ہوسکتا۔ یہ آپ ﷺ کی نہایت مبارک تعلیمات میں سے ہے اور یہ اسلام کا شعار ہے، اسی لیے آپؐ نے اس کی بڑی تاکید فرمائی اور بڑے فضائل بیان فرمائے۔

سلام کرنے پر جنت کی بشارت

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! خداوند رحمٰن کی عبادت کرو اور بندگان خدا کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو خوب پھیلاؤ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں پہنچ جاؤ گے ”اَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ“ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتے جب تک پورے مومن نہ ہو جاؤ یعنی تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے اور یہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم میں باہم محبت نہ ہو جائے، کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت ویگانگت پیدا ہو جائے؟ وہ یہ ہے کہ سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ ”اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ“

سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

سلام میں پہل کرنا بڑے اجر وثواب کا موجب ہے ترمذی کی روایت ہے آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قریب اور اس کی رحمت کا زیادہ مستحق وہ بندہ ہے جو سلام میں پہل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

سلام و جواب کا شرعی حکم

ابتداءً سلام کرنا سنت مؤکدہ ہے اور جواب دینا واجب ہے، مگر یہ وجوب و سنت کفایہ ہے یعنی اگر ایک نے بھی سلام کر لیا یا جواب دے دیا تو سب بری الذمہ ہوئے ورنہ سب ذمہ دار ہیں۔(فتاویٰ رحیمیہ)

سلام کے الفاظ

سلام کے منقول الفاظ اس قدر ہیں ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ“ اس کی مزید توضیح عبداللہ بن عباسؓ نے اس طرح فرمائی کہ مذکورہ تینوں الفاظ سے زیادہ کرنے والے کو یہ کہہ کر روک دیا کہ ”اِنَّ السَّلَامَ قَدِ انْتَھٰی اِلَی الْبَرَکَۃِ“ یعنی سلام لفظ ”برکۃ“ پر ختم ہو جاتا ہے اس سے زیادہ کرنا مسنون نہیں ہے اور جواب میں بھی ”واو“ کے اضافے کے ساتھ اتنا ہی منقول ہے ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ“ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ کی وساطت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اسی حد تک سلام کا جواب دیا ہے (بخاری و مسلم)

سلام کے جواب کا مسنون طریقہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس کا جواب اس سے بہتر الفاظ میں دو، یا کم از کم ویسے ہی الفاظ کہہ دو۔

اس کی تشریح رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے اس طرح فرمائی ہے کہ ایک مرتبہ ایک صاحب آپ کے پاس آئے اور کہا ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ یارسول اللہ! آپؐ نے جواب میں ایک کلمہ بڑھا کر فرمایا ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ“ پھر ایک صاحب آئے اور انہوں نے سلام میں یہ الفاظ کہے ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ“ یارسول اللہ! آپؐ نے جواب میں ایک اور کلمہ بڑھا کر فرمایا ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ“۔

مسئلہ: مجلس میں بہت سے لوگ ہوں تو ایک مرتبہ سلام کرنا کافی ہے اور مجلس میں سے

ایک آدمی کا جواب دے دینا کافی ہے ہر ایک کو علیحدہ جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔(معارف القرآن)

غیر مسلموں کو سلام

غیر مسلموں کو سلام کرنا جائز نہیں اگر کسی غیر مسلم سے ملاقات ہو اور اسے سلام کرنے کی ضرورت پیش آئے تو سلام کے لیے ان الفاظ کے استعمال کی گنجائش ہے جو وہ لوگ خود استعمال کرتے ہیں بشرطیکہ وہ الفاظ ان کے مخصوص مذہبی الفاظ نہ ہوں اور مشرکانہ معنی پر مشتمل نہ ہوں چنانچہ فقہا نے ”رام رام“ ”نمستے“ اور ”نمسکار“ وغیرہ الفاظ سے سلام کرنے کو ممنوع فرمایا ہے البتہ جو الفاظ مذہبی نہیں ہیں بلکہ معاشرتی ہیں جیسے ”آداب“ یا ”آداب عرض ہے“ ان کی گنجائش ہے۔لیکن اگر غیر مسلم کسی مسلمان سے ملاقات کے وقت ”السلام علیکم“ کہے تو ان کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہنا چاہئے اور یہ لفظ کہتے وقت یہ نیت کرے کہ اللہ کی طرف سے تم کو ہدایت کی توفیق ہو (کتاب الفتاویٰ)

سلام سے متعلق ضابطے

صحیحین کی حدیث میں ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کیا کرے اور راستہ سے گذرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، سوار آدمی پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ کی جماعت کو سلام کریں۔ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان سے بار بار ملاقات ہو تو ہر مرتبہ سلام کرنا چاہئے۔اور جس طرح اول ملاقات کے وقت سلام کرنا چاہئے اسی طرح رخصت کے وقت بھی سلام کرنا مسنون ہے بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ واپسی کا سلام ابتدائی سلام سے زیادہ افضل ہے (درمختار)

جن حالات میں سلام و جواب کی ممانعت ہے

بعض حالات میں نہ تو سلام کرنا مسنون ہے اور نہ ہی جواب دینا واجب ہے مثلاً : کوئی نماز میں مشغول ہے یا تلاوت قرآن مجید میں یا خطبہ دے رہا ہے یا اذان و اقامت کہہ رہا ہے یا دینی کتابوں کا درس دے رہا ہے یا کھانے کی وجہ سے سلام کا جواب دینے سے عاجز ہو یا استنجا

وغیرہ میں مشغول ہو تو ان حالات میں سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی شخص سلام کرے تو اس کا جواب دینا ضروری نہیں۔ (درمختار)

عیادت کی فضیلت

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر دوسرا حق بیمار کی عیادت کرنا ہے۔ مریض کی عیادت ایک ایسا عمل ہے جسے تقریباً تمام لوگ کرتے ہیں لیکن ایک بیمار پرسی تو صرف رسم پوری کرنے اور شکایت کے ڈر سے کی جاتی ہے اور ایک اللہ کو راضی کرنے اور اجر وثواب حاصل کرنے کی نیت سے کی جاتی ہے اگر اس نیت سے کی جائے تو یہ بھی ایک بڑی عظیم عبادت ہے۔

مسلم شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے جتنی دیر وہ عیادت کرتا ہے وہ مسلسل جنت کے باغ میں رہتا ہے جب تک وہ واپس نہ آجائے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت صبح کے وقت کرتا ہے تو صبح سے لے کر شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام سے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے حق میں مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک باغ متعین فرمادیتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

عیادت کے آداب

نبی کریم ﷺ نے عیادت کے آداب بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "مَنْ عَادَ مِنْكُمْ فَلْيُخَفِّفْ" جب تم کسی کی عیادت کرو تو ہلکی پھلکی عیادت کرو اتنی دیر نہ بیٹھو کہ مریض کو گرانی ہونے لگے، البتہ بعض لوگ ایسے بے تکلف ہوتے ہیں کہ ان کے زیادہ دیر بیٹھنے سے بیمار کو تکلیف کے بجائے تسلی ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے تو ایسی صورت میں زیادہ دیر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عیادت کا دوسرا ادب یہ ہے کہ مریض سے مختصر اس کا حال دریافت کرے کہ مثلاً: کیسی طبیعت ہے؟ جب مریض اپنی تکلیف بیان کرے تو پھر اس کے حق میں دعا کرے۔ کیا دعا

کرے؟ حضور اکرم ﷺ نے سکھایا کہ "لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللهُ" کہے یعنی آپ کے لیے یہ تکلیف انشاء اللہ گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ بنے گی۔

عیادت کا تیسرا ادب یہ ہے کہ اگر موقع مناسب ہو اور اس عمل کے ذریعہ مریض کو تکلیف نہ ہو تو یہ عمل کرلے کہ مریض کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيْ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْمًا۔ (ترمذی شریف)

یعنی اے اللہ! جو تمام انسانوں کے رب ہیں تکلیف کو دور کرنے والے ہیں اس بیمار کو شفا عطا فرما۔ آپ شفا دینے والے ہیں آپ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں اور ایسی شفا عطا فرما جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔

ایک حدیث میں ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعا کرے "اَسْئَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ" میں عظمت والے اللہ اور عظیم عرش کے مالک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا عطا فرمائے تو اگر اس بیمار کی موت کا وقت نہیں آیا ہوگا تو اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمادیں گے ہاں اگر موت ہو تو اسے کوئی نہیں ٹال سکتا۔ (ابوداؤد)

جنازہ کے پیچھے چلنے کی فضیلت

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر تیسرا حق جنازے کے ساتھ جانا ہے۔ اسلام کی ایک اہم تعلیم یہ بھی ہے کہ جنازے کے ساتھ چل کر قبرستان تک جایا جائے حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا جن میں سے ایک جنازہ کے پیچھے چلنے کا حکم بھی ہے۔ (بخاری شریف)

اور حضرت ابوہریرہؓ کی مشہور روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ اس کی نماز پڑھی جانے تک حاضر رہے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص دفن تک شریک رہے اس کو دو قیراط ثواب ملے گا کسی صحابی نے سوال کیا کہ دو قیراط کتنے بڑے

ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہوں گے (بخاری) اس لیے ہر مسلمان کو یہ عظیم اجر وثواب حاصل کرنے کا شوق ہونا چاہئے۔

جنازہ کے ساتھ پیدل جائیں

بہتر ہے کہ بلا ضرورت جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر نہ چلیں بلکہ پیدل چلنے کا اہتمام کریں اس لیے کہ فرشتے بھی مومن کے جنازہ کے ساتھ پیدل جاتے ہیں۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جنازہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی معیت میں نکلے تو آپ نے کچھ لوگوں کو سواری پر دیکھا تو ارشاد فرمایا ''اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اَنَّ مَلَائِكَةَ اللهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ'' (کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل ہیں اور تم سواریوں پر چڑھے بیٹھے ہو؟) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر جانا پسندیدہ نہیں ہے، تاہم اگر ضرورت ہو مثلاً قبرستان بہت دور ہو یا جانے والا کمزور یا مریض ہو تو سواری پر حرج نہیں۔ (ترمذی شریف)

جنازہ جلدی لے جانے کا حکم

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنازہ کو لے کر جلدی چلو، اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بہتر ٹھکانے تک پہنچاؤ گے اور اگر وہ نیک نہیں ہے تو اپنی گردنوں سے برائی کو جلد ہٹاؤ گے۔ (بخاری شریف) بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ قبرستان قریب ہونے کے باوجود محض کاندھا لگانے والوں کی رعایت میں دور کے راستے سے جنازہ کو قبرستان تک پہنچایا جاتا ہے۔ مذکورہ حدیث کی روشنی میں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔

بچہ کے جنازہ کو اٹھانے کا طریقہ

میت اگر چھوٹا بچہ ہے تو لوگوں کو چاہئے کہ اس کو دست بدست لے جائیں کہ ایک آدمی اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھائے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے اسی طرح ادلتے بدلتے جائیں۔ (فتاویٰ شامی)

بڑے جنازہ کو اٹھانے کا طریقہ

اگر میت بڑی ہو مرد ہو یا عورت، تو اس کو چارپائی وغیرہ پر لٹا کر لے جائیں، سرہانا آگے رکھیں اور اس کے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے۔ (بدائع الضائع)

جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ

جنازہ کو کندھا دینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے میت کے دائیں ہاتھ کی طرف والا پایہ اپنے داہنے کندھے پر رکھے اور دس قدم چلے پھر میت کے دائیں پاؤں کی طرف کا پایہ اپنے داہنے کندھے پر رکھے اور دس قدم چلے پھر میت کے بائیں ہاتھ کی طرف کا پایہ اپنے بائیں کندھے پر رکھے اور دس قدم چلے اور پھر میت کے بائیں پاؤں کی طرف کا پایہ اپنے بائیں کندھے پر رکھے اور دس قدم چلے اس طرح ہر کندھے دینے والا چاروں اطراف میں کندھا دے اور چالیس قدم چلے۔

یہ طریقہ سنت سے زیادہ قریب اور افضل ہے اگرچہ اس کے خلاف کرنا ناجائز نہیں لیکن سنت کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔ (درمختار مع الشامی)

قبرستان میں بیٹھنا

سنت یہ ہے کہ قبرستان میں جب تک جنازہ کندھوں سے اتار کر نیچے نہ رکھ دیا جائے اس وقت تک نہ بیٹھیں البتہ جنازہ نیچے رکھ دیا جائے تو اس وقت بیٹھ سکتے ہیں ہاں اگر کوئی کمزور اور ضعیف ہے وہ بیٹھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلا عذر جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا مکروہ ہے (بدائع الصنائع)

مسلمان کی دعوت کی حیثیت

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر چوتھا حق اس کی دعوت قبول کرنا ہے۔ دعوت قبول کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور باعث اجر وثواب ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے تو چاہئے کہ قبول کرے۔ اگر روزہ سے ہو تو دعا دینے پر اکتفا کرے اور روزہ نہ ہو تو کھالے۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ کبھی کسی کی دعوت کو رد نہیں فرماتے تھے

دعوت دینے والا چاہے معمولی ہی آدمی کیوں نہ ہو،حتیٰ کہ بعض اوقات معمولی شخص کی دعوت پر آپ نے میلوں کا سفر کیا ہے۔(ابو داؤد شریف)

جس دعوت میں منکر ہو

لیکن دعوت قبول کرنا اس وقت سنت ہے جب اس دعوت کے نتیجے میں آدمی کسی معصیت اور گناہ میں مبتلا نہ ہو جس دعوت کے بارے میں پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں فلاں گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوگا اور اندیشہ ہو کہ میں بھی اس میں مبتلا ہو جاؤ نگا تو اس میں شرکت کرنا جائز نہیں۔اور اگر خیال ہو کہ دعوت میں جو گناہ ہوگا میں اپنے آپ کو اس سے بچالونگا تو ایسی دعوت میں عام آدمی کو شرکت کی گنجائش ہے لیکن جس آدمی کی طرف لوگوں کی نگاہیں ہوتی ہیں اور جس کی لوگ اقتداء کرتے ہیں ایسے آدمی کے لیے کسی حال میں بھی ایسی دعوت میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔(اصلاحی خطبات)

بن بلائے دعوت میں شرکت

آپ ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ بن بلائے آدمی کسی دعوت میں شرکت نہ کرے آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جو شخص کسی دعوت میں بن بلائے شرکت کرے تو وہ شخص چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا اس لیے جب آدمی کسی دعوت میں شرکت کے لیے جائے اور اتفاق سے اگر کوئی ایسا شخص ساتھ ہو جائے جس کو دعوت نہیں دی گئی تھی تو میزبان کو اس کی اطلاع دے دینی چاہئے اور میزبان کی اجازت سے ہی اسے شریک دعوت کرنا چاہئے،البتہ جہاں بے تکلفی کا معاملہ ہو اور یقین سے بات معلوم ہو کہ اگر میں فلاں آدمی کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا تو میزبان کو اور زیادہ خوشی ہوگی ایسے مواقع پر ساتھ لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے،لیکن جہاں ذرا بھی تکلیف پہنچنے کا احتمال ہو وہاں پہلے سے بتانا واجب ہے(اصلاحی خطبات)

غیر مسلموں کی دعوت

فقہا نے غیر مسلموں کی دعوت قبول کرنے کو جائز قرار دیا ہے خود آپ ﷺ نے ایک یہودی

کی دعوت قبول فرمائی تھی،ہاں اگر اس کی دعوت اس کے کسی مذہبی عقیدہ و عمل سے متعلق ہو تو اس میں شرکت جائز نہ ہوگی کہ یہ کفر میں تعاون یا کم سے کم اس پر رضا کا اظہار ہوگا۔غیر مسلموں کے یہاں تہواروں اور دیوی ،دیوتاؤں کے پرشاد کا یہی حکم ہے کہ ان کا قبول کرنا جائز نہیں، اگر کسی فتنہ کے اندیشہ سے قبول کرنے کے سوا چارہ نہ ہو تو کھانا جائز نہیں۔

اسی طرح غیر مسلموں کو دعوت دینا بھی جائز ہے،خود آپ ﷺ نے بعض کفار کی میزبانی کی ہے۔(قاموس الفقہ)

چھینک خدا کی رحمت کا عنوان ہے

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر پانچواں حق چھینکنے کے جواب میں یرحمك الله کہنا ہے۔چھینکنا انسانی فطرت کے لوازم میں سے ہے چھینک کے ذریعہ ایسی رطوبت اور ایسے بخارات دماغ سے نکل جاتے ہیں جو اگر نہ نکلیں تو کسی تکلیف یا بیماری کا باعث بن جائیں اس لیے صحت و اعتدال کی حالت میں چھینک کا آنا گویا اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے ایک حدیث میں ہے۔: "اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعُطَاسُ مِنَ الرَّحْمٰنِ" یعنی جمائی شیطانی اثرات کے حامل ہوتی ہے اور چھینک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک حصہ ہے۔

اس لیے ہدایت فرمائی گئی کہ جس کو چھینک آئے وہ الحمد للہ کہے یعنی اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کوئی اس کے پاس ہو وہ کہے یرحمک اللہ یعنی یہ چھینک تمہارے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بنے اور پھر چھینکنے والا اس دعا دینے والے بھائی کو کہے يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت سے نوازے اور تمہارے حالات درست فرمادے۔(بخاری شریف)

چھینک کے جواب کا شرعی حکم

جو شخص چھینکنے والے کے پاس ہے اور اس نے یہ سنا کہ چھینکنے والے نے "الحمد للہ" کہا تو اس سننے والے پر شرعاً جواب واجب ہے "یرحمك الله" کہہ کر جواب دے اگر جواب نہیں دے گا تو اس کو ترک واجب کا گناہ ہوگا البتہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی آسانی فرمادی ہے کہ اس کو واجب علی الکفایہ قرار دیا ہے یعنی اگر سننے والے چند افراد ہیں اور

ان میں سے ایک نے بھی "یرحمك الله" کہہ دیا تو سب کی طرف سے واجب ادا ہوگیا ہاں اگر کوئی بھی "یرحمک اللہ" نہ کہے تو تمام افراد گناہ گار ہونگے۔

جواب کب واجب ہے؟

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ "الحمد للہ" کہے تو تم کو چاہئے کہ اس کو "یرحمك الله" کہہ کر دعا دو اور اگر وہ "الحمد للہ" نہ کہے (اور خدا کو یاد نہ کرے) تو تم بھی "یرحمك الله" نہ کہو یعنی "الحمد للہ" نہ کہنے کی وجہ سے وہ تمہاری اس دعائے رحمت کا حقدار نہیں رہا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو "یرحمك الله" کہہ کر دعا دی اور دوسرے کو آپ نے "یرحمك الله" نہیں کہا تو اس دوسرے نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے ان (بھائی) کو 'یرحمك الله' کہہ کے دعا دی اور مجھے یہ دعا نہیں دی آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ان (بھائی) نے "الحمد للہ" کہا تھا اور تم نے نہیں کہا (اس لیے خود تم نے "یرحمك الله" کا حق کھو دیا)۔(بخاری شریف)

کیا ہر مرتبہ جواب واجب ہے؟

اگر کسی کو نزلہ اور زکام کی وجہ سے مسلسل چھینکیں آتی ہوں تو اس صورت میں نہ چھینکنے والا ہر دفعہ "الحمد للہ" کہنے کا مکلف ہے اور نہ سننے والے کو ہر دفعہ "یرحمك الله" کہنے کا حکم ہے مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے چھینک آئی تو آپ نے "یرحمك الله" فرمایا وہ پھر چھینکا تو آپؐ نے فرمایا اس آدمی کو زکام ہے (اس لئے ہر دفعہ "یرحمك الله" کہنا ضروری نہیں)

اور جامع ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ یہ بات حضور اکرم ﷺ نے اس وقت فرمائی جب اس آدمی کو تیسری دفعہ چھینک آئی۔ایک دوسرے صحابی حضرت عبید بن ابی رفاعہ سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ "شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثاً فَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ

وَاِنْ شِئْتَ فَلَا" چھینکنے والے کو تین دفعہ تک تو "یَرْحَمُكَ اللهِ" کہو اس کے آگے کہو چاہے نہ کہو۔(ابوداؤد شریف)

اس موقع کی دوسری دعائیں

جیسا کہ گزر چکا ہے کہ چھینک اگر زکام وغیرہ کسی بیماری کی وجہ سے نہ ہو تو دماغ کی صفائی اور اس کے ہلکے ہونے کا ذریعہ ہے جو مادہ چھینک کے ذریعہ خارج ہوتا ہے اگر وہ خارج نہ ہو تو طرح طرح کی دماغی بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں اس لیے بندے کو چاہئے کہ چھینک آنے پر اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرے اور کم از کم "الحمد للہ" کہے بعض روایات میں اس موقع کے لیے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ" اور بعض دوسری روایات میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" بھی وارد ہوا ہے۔اس لیے ان میں سے ہر کلمہ کہا جا سکتا ہے۔(معارف الحدیث)

چھینکنے کا ادب

چھینک آنے کے وقت منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھنا چاہئے اور اس کی آواز کو بھی دبانے کی کوشش کرنی چاہئے۔حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ یا کپڑے سے چہرہ مبارک کو ڈھک لیتے تھے اور اس کی آواز کو دبا لیتے تھے۔(ترمذی)

میدان محشر کے سوالات

حضرت عدی ابن حاتمؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر شخص سے براہ راست بات کریں گے درمیان میں کوئی ترجمان اور واسطہ نہ ہوگا،اس وقت جب آدمی اپنی دائیں طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے گا تو ان نیکیوں کو دیکھے گا جو اس نے دنیا میں کیا ہے اور جب بائیں طرف مڑ کر دیکھے گا تو ان گناہوں کو دیکھے گا جو اس نے دنیا میں کر رکھا ہے اور سامنے کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے گا تو جہنم کی آگ نظر آئیگی۔(ترمذی شریف)

ایسی کشمکش کی حالت میں جب تک پانچ سوالات کے جوابات نہ دیں گے اس وقت تک اللہ کے دربار اپنے قدموں کو ہٹا نہیں سکتے۔اور یہ سوالات بھی نہایت سنگین ہونگے جو حدیث پاک میں جناب رسول اللہ ﷺ نے سب کو ترتیب وار بیان فرمایا ہے۔

حدیث شریف کی عبارت ملاحظہ فرمائیے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدَ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ ،وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ ،وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ،وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ. (ترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے دربار میں بنی آدم کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے جب تک پانچ چیزوں سے متعلق سوال نہ کیا جائیگا۔

(۱) اس کی عمر سے متعلق کہ اپنی عمر کو کہاں فنا کیا ہے۔

(۲) اس کی جوانی سے متعلق کہ اس کو کس چیز میں گنوایا ہے؟۔

(۳) اور اس کے مال سے متعلق کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟۔

(۴) اپنا مال کہاں خرچ کیا ہے؟۔

(۵) جو علم اس کو حاصل ہوا تھا اس کے متعلق کہاں تک عمل کیا ہے؟۔

(انوار ہدایت)

عمر کے بارے میں سوال

عمر کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ تم نے اپنی عمر عزیز کس طریقے سے گزاری؟ پوری زندگی میں عمر کا کتنا حصہ نیکیوں میں گذارا اور کتنا معصیت میں گنوایا ہے؟ اس لیے کہ انسان کی عمر اللہ پاک کی طرف سے امتحان کے واسطے ایک متعین وقت ہے جیسا کہ مدارس، اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں امتحان کے سوالات کے جوابات لکھنے کے لیے تین چار گھنٹے کا وقت دیا جاتا ہے اگر اس وقت کو کام میں لا کر تمام سوالات کے جوابات بہترین انداز سے لکھ

دے گا تو اس کو اعلی درجے کی کامیابی ہوگی اسی طرح اللہ تعالی نے ہم کو بھی کچھ سوالات کے جوابات کی تیاری کے لیے عمر عزیز کا وقت دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کے ذریعہ سے جتنے بھی احکام ہمارے اوپر لازم کیے ہیں گویا وہ سب کے سب سوالات ہیں اور ان تمام احکام کو عملی جامہ پہنانا سوالات کے جوابات ہیں۔جس طرح ایک طالب علم امتحان گاہ میں سوالات کے جوابات لکھنے کا اہتمام کرتا ہے وقت ضائع نہیں کرتا اسی طرح تمام انسانوں کو اپنی عمر عزیز میں سے کوئی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے؟ اس لیے اللہ پاک سب سے پہلا سوال یہ کریں گے کہ اپنی عمر تم نے کہا گنوایا ہے؟۔

جوانی کے متعلق سوال

جوانی کے متعلق سوال ہوگا کہ تم نے اپنی جوانی کو کہاں صرف کیا؟ جوانی سے متعلق خاص طور پر اس لیے سوال کیا جائے گا کہ انسان جوانی کی حالت میں ہر کام صحیح طریقہ سے کرسکتا ہے۔کیونکہ جوانی، تندرستی اور قوت کا زمانہ ہوتا ہے اور قوت اور تندرستی دونوں چیزیں اس دنیا کے اندر ایسی نعمت ہیں جن کا کوئی بدل نہیں ہے بڑے بڑے ہسپتالوں میں جا کر دیکھ لیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی چیز تندرستی ہی نظر آئے گی۔لوگ صحت وتندرستی کے لیے اپنی حسب گنجائش دور دراز شہروں اور ملکوں کا سفر کرتے ہیں ہزاروں، لاکھوں روپے خرچ کر ڈالتے ہیں صرف ایک چیز یعنی تندرستی اور صحت کو حاصل کرنے کے لیے اسی طرح جوانی کی قوت کتنی بڑی قیمتی چیز ہے ہر بوڑھے اور کمزور کو معلوم ہے تو اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی قیمتی نعمت عطا فرمائی تھی اس زمانہ میں ہر طریقہ سے عبادت کرنا آسان ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ جوانی کی قیمتی نعمت کے بارے میں سوال کریں گے کہ تم نے اس کو کہاں صرف کیا؟

مال کی کمائی کے بارے میں سوال

اپنے مال کے بارے میں سوال ہوگا کہ مال تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ ہم نے جو رسولؐ کے ذریعہ حلال راستہ بتلا دیا تھا اس سے یہ مال حاصل کیا ہے یا حرام کے راستے سے حاصل کیا۔

مال خرچ کے متعلق سوال

جو مال و دولت ہم نے تم کو دی تھی تم نے اس کو کہاں خرچ کیا ہے؟ جائز چیزوں میں یا ناجائز امور میں خرچ کیا ہے؟ اور اپنی دولت میں سے آخرت کے لیے کیا جمع کیا ہے؟ تم نے اخلاص کے ساتھ اگر اپنے مال میں سے ایک کھجور بھی خرچ کیا ہے تو ہم نے اس کو بڑھا کر پہاڑ کے برابر کر دیا ہے اور یہ بھی سوال ہوگا کہ تم نے اس مال کو ناجائز چیزوں میں کیوں خرچ کیا؟ فضول خرچی کیوں کی؟ اس طرح ہر انداز سے سوال ہوگا۔

علم وعمل کے متعلق سوالات

ہر مسلمان پر علم دین کا حاصل کرنا فرض ہے (طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ) ہر مسلمان مرد وعورت پر ضرورت کے مطابق علم سیکھنا فرض ہے، لہٰذا ہم نے جو علم تم کو عطا کیا ہے اس کے مطابق تم نے کتنا عمل کیا ہے؟ ان پانچ سوالات کے جوابات جب تک نہ دے دے گا اپنی جگہ سے ہلنے کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ بغیر سوال وجواب کے چشم پوشی کا معاملہ فرمائے۔

قبر کے سوالات اور مومن وکافر کے حالات

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مرنے کے بعد بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے جنازے کے ساتھ آنے والے واپس چل دیتے ہیں اور ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں کہ ان کی جوتیوں کی چاپ (چلنے کی آواز) وہ سن رہا ہوتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کا نام "منکر" اور دوسرے کا نام "نکیر" ہے یہ دونوں فرشتے اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں۔

مومن بندے کا جواب

فرشتے پوچھتے ہیں "مَنْ رَّبُّكَ؟" (تیرا رب کون ہے؟) اگر وہ مومن ہوتا ہے تو کہتا ہے۔ "رَبِّيَ اللّٰه" (میرا رب اللہ ہے) پھر فرشتے پوچھتے ہیں "مَا دِيْنُكَ؟" (تیرا دین کیا ہے

؟) وہ کہتا ہے "دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ" (میرا دین اسلام ہے) پھر فرشتے پوچھتے ہیں "مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ" (یہ آدمی جو تمہارے اندر نبی کی حیثیت سے بھیجا گیا تھا یعنی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟) وہ کہتا ہے وہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ وہ فرشتے کہتے ہیں تمہیں یہ بات کس نے بتلائی؟ یعنی ان کے رسول ہونے کا علم کس ذریعہ سے ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی (اس نے مجھے بتلا دیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں) تو میں ایمان لایا اور میں نے ان کی تصدیق کی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مومن بندے کا یہی جواب ہے جس کے متعلق قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے "يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ" (اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی پکی بات (یعنی صحیح عقیدہ اور صحیح جواب) کی برکت سے ثابت رکھے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) یعنی وہ گمراہی سے اور اس کے نتیجے میں آنے والے عذاب سے محفوظ رکھے جائیں گے۔

مومن بندے کا حال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن بندہ فرشتوں کے سوالات کے جب ٹھیک ٹھیک جوابات دے دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے یہ اعلان کرایا جاتا ہے کہ میرے بندے نے ٹھیک بات کہی اور صحیح صحیح جواب دیئے، لہٰذا اس کے لیے جنت کا فرش کرو، جنت کا اس کو لباس پہناؤ اور جنت کی طرف اس کے لیے ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ وہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس سے جنت کی خوش گوار ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور جنت میں اس کے لیے منتہائے نظر تک کشادگی کر دی جاتی ہے کہ جہاں تک اس کی نگاہ جائے وہ جنت کی بہاروں اور اس کے نظاروں سے لذت اور فرحت حاصل کرتا رہے۔

یہ حال تو آپ ﷺ نے سچے اہل ایمان کا بیان فرمایا۔ اس کے بعد ایمان نہ لانے والے کافر کی موت کا ذکر آپ نے کیا فرمایا۔

کافر کا جواب

اگر مرنے والا کافر یا منافق ہے تو وہ منکر، نکیر کے ہر سوالات کے جواب میں کہتا ہے کہ "ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا"۔

کافر کا حال

اس سوال و جواب کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی پکارتا ہے کہ اس کے لیے دوزخ کا فرش کرو، دوزخ کا اس کو لباس پہناؤ اور اس کے لیے دوزخ کا دروازہ کھول دو۔ دوزخ کے اس دروازے سے اس کو برابر دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹیں اور جلانے جھلسانے والی ہوائیں اس کے پاس آتی رہتی ہیں اور اس کی قبر اس پر نہایت تنگ کر دی جا تی ہے جس کی وجہ سے اس کے سینے کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں پھر اس کو عذاب دینے کے لیے ایک ایسا فرشتہ اس پر مسلط کیا جاتا ہے جو نہ کچھ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے اس کے پاس لوہے کی ایک ایسی مونگری (ہتھوری) ہوتی ہے کہ اگر اس کی ضرب (چوٹ) کسی پہاڑ پر لگائی جائے تو وہ بھی مٹی کا ڈھیر ہو جائے وہ فرشتہ اس مونگری سے اس پر ایک ضرب لگا تا ہے، جس سے وہ اس طرح چیختا ہے جس کو جن وانس کے علاوہ، وہ سب چیزیں سنتی ہیں جو مشرق ومغرب کے درمیان ہے اس ضرب سے وہ خاک ہو جاتا ہے اس کے بعد اس میں پھر روح ڈالی جاتی ہے۔

کیا ہر مردے سے سوال ہوتا ہے؟

حدیث میں سوال جواب کا مقام قبر کو بتلایا گیا ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ سوال و جواب صرف ان ہی مردوں سے مخصوص ہے جو قبروں میں دفن ہوتے ہیں۔ قبر کا ذکر اس لیے کر دیا گیا ہے کہ وہاں (عرب میں) مردوں کو قبروں ہی میں دفن کرنے کا عام رواج تھا اور لوگ صرف اسی طریقے کو جانتے تھے، ورنہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی طرف سے یہ سوال و جواب ہر مرنے والے سے ہوتا ہے خواہ اس کا جسم قبر میں دفن کیا جائے، خواہ دریا میں بہایا جائے، خواہ آگ میں جلایا جائے، خواہ گوشت خور جانوروں کے پیٹ میں چلا جائے (معارف الحدیث)

قبر سے کیا مراد ہے؟

احادیث میں مرنے کے بعد قیامت تک جس راحت وتکلیف کا بیان آتا ہے اس کا مقام قبر ہی کو بتایا گیا ہے تو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ قبر کے یہ معنی نہیں کہ وہ زمین میں ایک گڑھا ہی ہے جہاں مردوں کو راحت وتکلیف پہنچتی ہے، بلکہ قبر سے مراد وہ عالم ہے جہاں مرنے کے

بعد روحیں رہتی ہیں اور روحوں کو رہنے کے مقامات دو ہیں۔ **علیین** اور **سجین**۔

علیین اوپر کا مقام ہے جہاں نیک لوگوں کی روحیں رہتی ہیں اور سجین زمین کا نچلا طبقہ ہے جس میں بدکاروں کی روحیں رہتی ہیں بدکاروں کی روحیں چونکہ گناہوں کی کثافت وظلمت کی وجہ سے اوپر نہیں جا سکتیں اس لیے انہیں اس ناپاک جگہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ شریعت میں درحقیقت اسی عالم کا نام قبر ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو حالات اور کیفیات مردوں پر گذرتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ قبر میں یہ راحت ہوتی ہے اور یہ تکلیف ہوتی ہے، تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ راحت وتکلیف عالم برزخ میں ہوتی ہے، ہاں یہ ضرور ہے کبھی بندوں کی عبرت کے لیے قبروں کے اندر جسموں پر عذاب وثواب کے آثار نمایاں کیے جاتے ہیں اور یہ سب خدا کے حکم سے ہوتا ہے اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔ (آخرت کا سفر نامہ)

منکر نکیر سے مراد

منکر نکیر جو قبر میں مردہ سے سوال کرتے ہیں وہ بھی صرف دو فرشتے ہی نہیں، بلکہ وہ ایک جماعت کا نام ہے۔ جس میں سے دو فرشتے مردے سے سوال کرتے ہیں۔

لہٰذا اب یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا کہ اگر ایک ہی وقت میں بہت سے مردے دفن کیے جائیں تو اس آن میں دو ہی فرشتے سب سے کیسے سوال کرتے ہیں۔ (آخرت کا سفر نامہ)

انسانی کمالات کیا ہیں؟
اور کس طرح حاصل ہوتے ہیں؟

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ''کنز العمال'' کی روایت سے نقل فرمایا کہ ایک مرتبہ رسالت مآب ﷺ کی خدمت مبارک میں ایک شخص نے حاضر ہو کر چند اہم اور ضروری باتوں کے متعلق سوالات کیے اور آپ ﷺ نے حمد وثنا کے بعد جوابات ارشاد فرمایا ان سوالات وجوابات کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

سائل: اے اللہ کے نبی! میری خواہش ہے کہ بڑا عالم بن جاؤں۔

آنحضور ﷺ: تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ، بڑا عالم بن جائے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے حکموں پر عمل علم وحکمت کے خزانے خود ہی فراہم کر دیں گے۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ دولت مند بن جاؤں۔

آنحضور ﷺ: تو قناعت اختیار کر مالدار ہو جائیگا۔

سائل: میری خواہش ہے کہ سب سے بہتر شخص ہو جاؤں۔

آنحضور ﷺ: سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

سائل: میں سب سے عادل (انصاف کرنے والا) شخص بننا چاہتا ہوں۔

آنحضور ﷺ: اگر تو سب کے لیے وہی پسند کریگا جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو سب سے زیادہ عادل بن جائے گا۔

سائل: میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقرب بننا چاہتا ہوں۔

آنحضور ﷺ: ذکر الٰہی میں مصروف رہ، تو تیری خواہش پوری ہو جائیگی۔

سائل: میں محسنوں اور نیکوکاروں میں سے ہونا چاہتا ہوں۔

آنحضور ﷺ: اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم اس طرح کر کہ جیسے وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔

آنحضور ﷺ: اپنے اخلاق درست کرلے تیرا ایمان مکمل ہو جائیگا۔

سائل: میں اطاعت گذاروں میں سے بننا چاہتا ہوں۔

آنحضور ﷺ: اپنے فرائض ادا کرتا رہ، اطاعت گذاروں میں تیرا شمار ہوگا۔

سائل: میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں حاضر ہونا چاہتا ہوں کہ تمام گناہوں سے پاک رہوں۔

آنحضور ﷺ: تو جنابت سے غسل کیا کر اس برکت سے روز جزا گناہوں سے پاک اٹھے گا۔

سائل: میری خواہش ہے کہ حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔

آنحضور ﷺ: تو کسی پر ظلم نہ کر قیامت کے دن نور میں اٹھے گا۔

سائل: کون سا عمل اللہ کے غضب کو روکتا ہے؟۔

آنحضور ﷺ: پوشیدہ طور سے صدقہ دینا، قرابت داروں کا حق ادا کرنا اور ان سے سلوک واحسان سے پیش آنا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم کرے۔

آنحضور ﷺ: تو اپنی جان اور خلق خدا پر رحم کر اللہ تجھ پر رحم کریگا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ کم ہوں۔

آنحضور ﷺ: تو استغفار کیا کر تیرے گناہ کم ہو جائیں گے۔

سائل: میں بزرگ بننا چاہتا ہوں۔

آنحضور ﷺ: مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی شکایت لوگوں سے نہ کر، بزرگ ہو جائیگا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں وسعت ہو۔

آنحضور ﷺ: تو ہمیشہ باطہارت رہ، تیرے رزق میں برکت ہوگی۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ اور رسول کا دوست بن جاؤں۔

آنحضور ﷺ: جو چیزیں اللہ اور رسول کو پسند ہیں ان کو پسند کر اور جن چیزوں سے اللہ اور رسول کو نفرت ہے ان سے نفرت کر۔

سائل: میں اللہ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں۔

آنحضور ﷺ: کسی پر بے جا غصہ نہ کر اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

سائل: میں اللہ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں۔

آنحضور ﷺ: تو حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ، مستجاب الدعوات بن جائیگا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ سب کے سامنے مجھے رسوا نہ کرے۔

آنحضور ﷺ: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کر اللہ تجھ کو رسوا نہیں کریگا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے عیب چھپالے۔

آنحضور ﷺ: تو اپنے بھائیوں کے عیب چھپا، اللہ تعالیٰ تیرے عیب کی پردہ پوشی کریگا۔

سائل: میری غلطیاں کیسے معاف ہونگی؟

آنحضور ﷺ: خوف خدا سے رونے، خدا سے عاجزی کرنے اور بیماریوں سے۔

سائل: کون سی نیکی اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہے؟

آنحضور ﷺ: اچھے اخلاق، انکساری، مصیبتوں پر صبر اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر خوشی کا اظہار۔

سائل: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی برائی کیا ہے؟
آنحضورﷺ: بدترین اخلاق اور کنجوسی۔
سائل: جہنم کی آگ کو کون سی چیز بجھائے گی۔
آنحضورﷺ: نماز اور روزہ۔

عورتوں کے لیے خاص وعدے اور وعیدیں

(۱) ایک حاملہ عورت کی دو رکعت نماز غیر حاملہ عورت کی اسیّ رکعتوں سے افضل ہے۔

(۲) جو عورت حاملہ ہو اس کی رات عبادت میں اور دن روزے میں شمار ہوتے ہیں۔

(۳) جب عورت کو بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے لیے ستر نماز اور روزے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(۴) اگر عورت بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن کے اندر مر جائے تو وہ شہید ہوگی۔

(۵) جو عورت اپنے بچہ کو اپنا دودھ پلاتی ہے اسے اللہ تعالیٰ ایک ایک بوند پر ایک ایک نیکی عطا فرماتے ہیں۔

(۶) جب بچہ رات کو روئے اور ماں بد دعا دیے بغیر دودھ پلا دے تو اس کو ایک سال کے نماز اور روزے کا ثواب ملتا ہے۔

(۷) جب بچہ کے دودھ پلانے کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو ایک فرشتہ عورت کو خوش خبری سناتا ہے کہ اے عورت! اللہ نے تجھ پر جنت واجب کر دی۔

(۸) جو عورت اپنے بچے کے رونے کی وجہ سے ساری رات نہ سو سکے اس کو بیس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۹) جو عورت اپنے بچے کی بیماری کی وجہ سے نہ سو سکی اور اپنے بچے کو آرام دینے اور دودھ دینے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور بارہ سال کی مقبول عبادت کا ثواب اس کو ملتا ہے۔

(۱۰) جب شوہر پریشان حال گھر میں آئے اور بیوی مرحبا (خوش آمدید) کہے اس کو آدھے جہاد کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۱) جب شوہر سفر سے واپس آئے اور بیوی محبت سے کھانا کھلائے اور شوہر کی عدم موجودگی میں اس نے کوئی خیانت بھی نہ کی ہو تو اس عورت کو بارہ سال کی نفلی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۲) جب شوہر کے کہے بغیر بیوی خدمت کرے یعنی پاؤں وغیرہ دبائے تو بیوی کو ساڑھے سات تولہ سونا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اگر کہنے پر خدمت کرے تو ساڑھے سات تولہ چاندی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۱۳) جب عورت پنچ وقتہ نماز کی پابندی کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عصمت وعزت کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۱۴) اگر شوہر ناراض ہو اور شوہر کی ناراضگی پر عورت شوہر کا ہاتھ پکڑ کر یوں کہے کہ جب تک آپ مجھ سے راضی نہیں ہونگے میں نہیں سوؤں گی تو ایسی عورت جنتی ہے۔

(۱۵) جو عورت اس حال میں مر جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو بے شک ایسی عورت جنت میں داخل ہوگی۔

(۱۶) جو عورت اپنے شوہر کو اللہ کے راستے میں بھیجے اور خود گھر میں آداب کی رعایت سے رہے وہ عورت مرد سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیگی اور ستر ہزار حوروں کی سردار ہوگی، جنت میں غسل دیا جائے گا اور یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے شوہر کا انتظار کرے گی۔

(۱۷) زوجین ایک دوسرے کو اگر محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ اسے رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۱۸) اپنی بیوی کو ایک مسئلہ سکھانا اسی سال کی عبادت کے ثواب کے برابر ہے۔

(۱۹) جو عورت بسم اللہ پڑھ کر آٹا گوندھے اللہ تعالیٰ اس کے کھانے میں برکت عطا فرماتے ہیں۔

(۲۰) جو عورت بسم اللہ پڑھ کر اپنے جانور کا دودھ نکالے جانور اسے دعائیں دیتا ہے۔

(۲۱) جو عورت ذکر کرتے ہوئے جھاڑو لگائے اسے خانہ کعبہ میں جھاڑو لگانے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(۲۲) جوعورت غیر مرد کو دیکھنے جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرتے ہیں۔

(۲۳) بے پردہ عورت کو جنت کی خوشبو بھی نہیں ملے گی۔ (انمول موتی)

(۲۴) جوعورت بغیر مجبوری کے طلاق کا سوال کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (ترمذی شریف)

(۲۵) جوعورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہے اس پر خدا کی لعنت برستی ہے

(۲۶) شوہر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ کسی شرعی عذر کے بغیر انکار کردے تو اللہ تعالیٰ اس عورت سے ناراض رہتے ہیں یہاں تک کہ شوہر اس سے خوش اور راضی ہو جائے۔ (مشکوۃ شریف)

(۲۷) جب کوئی عورت اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گزارتی ہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (بخاری شریف)

(۲۸) اپنے گھر والوں کے سوا دوسرے لوگوں میں زیب و زینت کے ساتھ جانا ایسا ہے جیسے قیامت کے دن اندھیرا، جس کے لیے روشنی نہ ہو۔ (ترمذی)

(۲۹) جوعورت خوشبو لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گذرتی ہے وہ بدکار ہے۔ (ترمذی)

(۳۰) اللہ تعالیٰ ایسی عورت پر نظر کرم نہیں فرماتے جو شوہر کی شکر گزار نہ ہو۔ (نسائی)

ہر بیوی کو شوہر کا دل جیت کر ایسے رہنا چاہئے کہ بیوی کے مرنے کے بعد بھی شوہر اس کو بار بار یاد کرتا ہے اور اس کی مغفرت کی دعا کرتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کرتے تھے۔

عورتیں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے اللہ ہمیں بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی شوہر کی خدمت کرنے والی اور شوہر پر قربانی دینے والی اور اطاعت کرنے والی بنادے۔

گناہ کبیرہ

جن پر وعیدیں آئی ہیں، جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہے۔

(۱) حقارت سے کسی پر ہنسنا۔

(۲) طعن کرنا۔

(۳) کسی کو برے لقب سے پکارنا۔

(۴) بدگمانی کرنا۔

(۵) کسی کا عیب تلاش کرنا۔

(۶) کسی کی غیبت کرنا۔

(۷) بلاوجہ کسی کو برا بھلا کہنا۔

(۸) چغلی کھانا۔

(۹) تہمت لگانا۔

(۱۰) دھوکہ دینا۔

(۱۱) عار دلانا۔

(۱۲) کسی کے نقصان پر خوش ہونا۔

(۱۳) تکبر کرنا۔

(۱۴) فخر کرنا۔

(۱۵) ضرورت مند کی باوجود قدرت کے مدد نہ کرنا۔

(۱۶) کسی کے مال کا نقصان کرنا۔

(۱۷) کسی کی آبرو پر صدمہ پہنچانا۔

(۱۸) چھوٹوں پر رحم نہ کرنا۔

(۱۹) بڑوں کی عزت نہ کرنا۔

(۲۰) بھوکوں اور ننگوں کی حیثیت کے موافق مدد نہ کرنا۔

(۲۱) کسی دنیوی رنج سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دینا۔

(۲۲) کسی کی زمین پر موروثی کا دعویٰ کرنا۔

(۲۳) کسی جان دار کی تصویر بنانا۔

(۲۴) ہٹے کٹے کو بھیک مانگنا۔

(۲۵) ڈاڑھی منڈوانا یا ایک مشت سے کم پر کتروانا۔

(۲۶) کافروں اور فاسقوں کا لباس پہننا۔

(۲۷) مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا۔

(۲۸) عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا۔

(۲۹) بدکاری کرنا۔

(۳۰) چوری کرنا۔

(۳۱) ڈکیتی کرنا۔

(۳۲) جھوٹی گواہی دینا۔

(۳۳) یتیم کا مال کھانا۔

(۳۴) بے خطا جان کو قتل کرنا۔

(۳۵) ماں باپ کی نافرمانی اور ان کو تکلیف دینا۔

(۳۶) جھوٹی قسم کھانا۔

(۳۷) رشوت دینا۔

(۳۸) رشوت لینا۔

(۳۹) رشوت کے معاملے میں پڑنا۔

(۴۰) شراب پینا۔

(۴۱) جوا کھیلنا۔

(۴۲) ظلم کرنا۔

(۴۳) کسی کی کوئی چیز بغیر اجازت لینا۔

(۴۴) سود دینا۔

(۴۵) سود لینا۔

(۴۶) سود لکھنا۔

(۴۷) سود پر گواہ بننا۔

(۴۸) جھوٹ بولنا۔

(۴۹) امانت میں خیانت کرنا۔

(۵۰) وعدہ خلافی کرنا۔

(۵۱) اوپر سے پہنے ہوئے کپڑوں سے ٹخنوں کو ڈھانکنا۔

(۵۲) بغیر عذر شرعی جماعت چھوڑ دینا۔

(۵۳) شرعی پردہ نہ کرنا۔

(۵۴) شرعی طریقہ سے ترکہ کو تقسیم نہ کرنا بالخصوص بہنوں کو میراث میں سے ان کا حصہ نہ دینا۔

(۵۵) ریاکاری یعنی دکھاوے کے لیے کوئی کام کرنا۔

(۵۶) دنیا کمانے کے لیے علم دین حاصل کرنا۔

(۵۷) پڑوسی کو تکلیف پہنچانا۔

(۵۸) قطع رحمی کرنا یعنی قریبی رشتہ داروں سے کسی دنیوی رنجش کی وجہ سے تعلق توڑنا۔

(۵۹) اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا۔

(۶۰) پیشاب کے چھینٹوں سے بدن اور کپڑے کی حفاظت نہ کرنا۔

(۶۱) کسی سے کینہ رکھنا یعنی بدلہ لینے کا جذبہ دل میں رکھنا۔

(۶۲) عجب یعنی اپنے آپ کو اچھا سمجھنا۔

(۶۳) بخل یعنی شریعت نے جہاں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے وہاں خرچ نہ کرنا۔

(۶۴) حرص یعنی مال جمع کرنے میں حرام اور ناجائز طریقوں سے نہ بچنا۔

(۶۵) کسی جاندار کو آگ میں جلانا۔

(۶۶) مال کو گناہ پر خرچ کرنا۔

(۶۷) مزدور سے کام لے کر اس کی مزدوری نہ دینا یا کم دینا یا دیر کرنا۔

(۶۸) خودکشی کرنا۔

(۶۹) جادو ٹونہ کرنا یا کرانا۔

(۷۰) شرعاً جو کام کرنا ضروری ہے باوجود قدرت کے اس کا حکم نہ کرنا۔ اسی طرح جو کام حرام ہیں باوجود قدرت کے اس سے نہ رکنا۔

(۷۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

گناہ کے نقصانات

گناہ کرنے سے ۲۷ قسم کے نقصانات دنیا میں پیش آتے ہیں۔

(۱) گناہ کرنے سے آدمی دین سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۲) گناہ کرنے سے رزق میں کمی ہو جاتی ہے۔

(۳) گناہ کرنے سے خدائے تعالیٰ سے وحشت ہوتی ہے۔

(۴) گناہ کرنے سے آدمیوں سے بالخصوص نیک لوگوں سے وحشت ہونے لگتی ہے۔

(۵) گناہ کرنے سے اکثر کاموں میں دشواری پیش آتی ہے۔

(۶) گناہ کرنے سے قلب میں ایک قسم کی تاریکی محسوس ہوتی ہے۔

(۷) گناہ کرنے سے دل اور جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

(۸) گناہ کرنے سے آدمی طاعات سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۹) گناہ کرنے سے عمر گھٹتی ہے اور زندگی سے برکت نکل جاتی ہے۔

(۱۰) گناہ کرنے سے ایک گناہ دوسرے گناہ کا سبب بن جاتا ہے۔

(۱۱) گناہ کرنے سے توبہ کا ارادہ کمزور ہو جاتا ہے یہاں تک کہ توبہ کی توفیق ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۲) گناہ کرنے سے چند روز میں گناہ کی برائی دل سے ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۳) ہر گناہ دشمنان خدا میں سے کسی کی میراث ہے لہذا یہ شخص ملعون قوموں کا وارث بنتا ہے۔

(۱۴) گناہ کرنے سے خدا کے نزدیک ذلیل ہوتا ہے اور مخلوق میں بھی عزت نہیں رہتی۔

(۱۵) گناہ کی نحوست سے دوسری مخلوق کو بھی ضرر پہنچتا ہے اس وجہ سے دیگر مخلوقات اس پر لعنت کرتی ہے۔

(۱۶) گناہ کرنے سے عقل میں فتور اور کمی ہو جاتی ہے۔

(۱۷) گناہ کرنے سے گنہگار شخص حضور ﷺ کی لعنت میں داخل ہو جاتا ہے کیونکہ آپ نے بہت سے گناہوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۸) گناہ کرنے سے آدمی فرشتوں کی دعا سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۱۹) گناہ کرنے سے طرح طرح کی خرابیاں زمین میں پیدا ہو جاتی ہیں، پانی، ہوا، غلہ، پھل ناقص ہو جاتے ہیں۔

(۲۰) گناہ کرنے سے حیا اور غیرت جاتی رہتی ہے۔

(۲۱) گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت دل سے نکل جاتی ہے۔

(۲۲) گناہ کرنے سے نعمتیں سلب ہو جاتی ہیں، بلاؤں اور مصیبتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔

(۲۳) گناہ کرنے سے تعریف اور عزت کے القاب چھن کر ذلت و رسوائی کے خطابات ملتے ہیں، مثلاً: فاسق، فاجر، ظالم وغیرہ۔

(۲۴) گناہ کرنے سے شیاطین اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

(۲۵) گناہ کرنے سے دل کا اطمینان جاتا رہتا ہے۔

(۲۶) گناہ کرنے سے خدا کی رحمت سے ناامیدی ہو جاتی ہے اس وجہ سے توبہ نہیں کرتا اور بے توبہ مرتا ہے۔

(۲۷) گناہ کرتے کرتے وہی گناہ دل میں بس جاتا ہے یہاں تک کہ مرتے وقت کلمہ تک منہ سے نہیں نکلتا (العیاذ باللہ) اللہ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ (آمین)

طاعات کے فائدے جو دنیا میں ملتے ہیں

(۱) طاعت اور نیکی سے رزق بڑھتا ہے۔

(۲) طرح طرح کی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۳) ہر قسم کی تکلیف و پریشانی دور ہوتی ہے۔

(۴) مقاصد میں آسانی ہوتی ہے۔

(۵) زندگی پر لطف اور مزیدار ہو جاتی ہے۔

(۶) بارش ہوتی ہے مال و اولاد میں ترقی ہوتی ہے باغات پھلتے ہیں۔

(۷) ہر قسم کی بلائیں ٹل جاتی ہیں۔

(۸) ایمان و طاعت کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا حامی اور مددگار ہو جاتا ہے۔

(۹) فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کے دلوں کو قوی رکھو اور ان کو ثابت قدم رکھو۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ سچی عزت عطا فرماتے ہیں۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ ان کے مراتب بلند فرماتے ہیں۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں میں محبت پیدا فرما دیتے ہیں۔

(۱۳) قرآن پاک ان کے حق میں شفا ہوتا ہے۔
(۱۴) مالی نقصان کی تلافی ہوتی ہے اور نعم البدل مل جاتا ہے۔
(۱۵) روز بروز نعمتوں میں ترقی ہوتی ہے۔
(۱۶) مال بڑھتا ہے۔
(۱۷) راحت واطمینان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔
(۱۸) آئندہ نسلوں میں بھی نفع پہنچتا ہے۔
(۱۹) زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہوتی ہے۔
(۲۰) مرتے وقت فرشتے اللہ کی رضا اور جنت کی نعمتوں کی خوش خبری سناتے ہیں۔
(۲۱) حاجات پوری ہونے میں مدد ملتی ہے۔
(۲۲) تردد ات دور ہوتے ہیں اور جس جانب میں خیر ہو اللہ تعالیٰ اسے آسان اور مقدر فرما دیتے ہیں۔
(۲۳) حکومت وسلطنت باقی رہتی ہے۔
(۲۴) اللہ تعالیٰ کا غصہ بجھتا ہے اور بری حالت پر موت نہیں آتی۔
(۲۵) عمر بڑھتی ہے اور زندگی میں برکت ہوتی ہے۔
(۲۶) افلاس اور فاقہ سے حفاظت ہوتی ہے۔
(۲۷) تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہوتی ہے۔

زبان کا فتنہ

دنیا میں جھگڑے، فسادات زیادہ تر زبان کی بے احتیاطی اور بے باکی سے پیدا ہوتے ہیں، عربی کا مشہور مقولہ ہے۔ ''اَللِّسَانُ جِرْمُہٗ صَغِیْرٌ، وَجُرْمُہٗ کَبِیْرٌ وَ کَثِیْرٌ'' زبان کا جثہ بہت چھوٹا ہے، مگر اس کے جرائم اور گناہ نہایت بڑے اور بہت ہیں۔ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بارے میں آپ کو جن باتوں کا خطرہ ہے ان میں سب سے زیادہ خطرناک اور خوفناک امر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا: یہ (یعنی سب سے زیادہ خطرہ زبان کا ہے)۔ (ترمذی شریف)

نجات کا گُر

زبان کے فتنوں سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جو اپنی زبان قابو میں رکھے بے فائدہ اور فضول باتوں سے پرہیز کرے۔

حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب آدم زاد صبح کرتا ہے تو سارے اعضاء زبان سے منت سماجت اور خوشامد کرتے ہیں کہ ہمارے معاملہ میں اللہ سے ڈرنا اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں، تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہونگے۔ (ترمذی شریف)

غیبت ایک سنگین گناہ

جن بری باتوں کا تعلق زبان سے ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جن کو سنگین جرم اور عظیم گناہ قرار دیا ہے اور جن سے بچنے اور پرہیز کرنے کی آپ ﷺ نے سخت تاکید فرمائی ہے ان میں سے ایک غیبت بھی ہے۔

غیبت کیا ہے؟

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا: جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ یعنی اپنے بھائی کا اس کے پیٹھ پیچھے ایسے انداز میں ذکر کرنا، جس کو وہ ناپسند کرتا ہو یعنی اگر اس کو پتہ چلے کہ میرا ذکر اس طرح اس مجلس میں کیا گیا تھا تو اس کو تکلیف ہو اور وہ اس کو برا سمجھے، تو یہ غیبت ہے۔ ان صحابی نے پھر سوال کیا کہ: ''اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُوْلُ'' اگر میرے بھائی کے اندر وہ خرابی واقعتا موجود ہے جو میں بیان کر رہا ہوں تو یہ بھی غیبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ خرابی اس کے اندر واقعتا موجود ہے تب تو غیبت ہے اگر وہ خرابی اس کے اندر موجود نہیں ہے تب تو یہ بہتان ہے جو غیبت سے بھی سخت گناہ ہے۔ (مسلم)

غیبت پر وعید

حضور اکرم ﷺ نے غیبت پر بڑی سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں اور قرآن کریم نے غیبت کے لیے اتنے سنگین الفاظ استعمال کئے ہیں کہ شاید کسی اور گناہ کے لیے اتنے سنگین الفاظ استعمال نہیں

کئے، چنانچہ فرمایا کہ "وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ" یعنی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو (کیونکہ یہ ایسا عمل ہے، جیسے مردار بھائی کا گوشت کھانا) کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اس کو بہت برا سمجھتے ہو، لہذا جب تم اس عمل کو برا سمجھتے ہو تو غیبت کو بھی برا سمجھو۔

غیبت سود اور زنا سے بھی سنگین ہے

غیبت سے دوسرے کی رسوائی اور ذلت ہوتی ہے آپس میں فتنہ وفساد پھیلتا ہے جس کے نتائج بسا اوقات نہایت خطرناک اور دور رس نکلتے ہیں اس لیے نبی اکرم ﷺ نے غیبت کو زنا اور سود سے بھی زیادہ سنگین جرم قرار دیا ہے کسی صحابی نے پوچھا حضور! غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیوں کر ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ آدمی بدبختی سے زنا کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں مگر غیبت کرنے والے کی معافی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک وہ شخص معاف نہ کرے، جس کی اس نے غیبت کی ہے۔ (مشکوۃ)

ایک حدیث میں ہے سود بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے اور اس کا ادنیٰ گناہ ایسا ہے (العیاذ باللہ) جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے۔ اور سب سے بدترین سود یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کی آبرو پر حملہ کرے (ابوداؤد شریف)

یہ لوگ اپنے چہرے نوچیں گے

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : جس رات معراج میں مجھے اوپر لے جایا گیا تو میرا گزر وہاں ایسے لوگوں پر ہوا جو اپنے ناخنوں سے اپنے چہرے نوچ رہے تھے میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (غیبت کیا کرتے تھے) اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)

غیبت کرنے پر عبرت ناک خواب

ایک تابعی جن کا نام ربعی ہے، وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک مجلس میں پہنچا میں نے دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں، میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا، اب باتیں

کرنے کے دوران کسی آدمی کی غیبت شروع ہوگئی مجھے یہ بات بری لگی، اس لیے میں اس مجلس سے اٹھ کر چلا گیا تھوڑی دیر بعد خیال آیا کہ اب اس مجلس سے غیبت کا موضوع ختم ہوگیا ہوگا اس لیے میں دوبارہ اس مجلس میں جا کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا لیکن تھوڑی دیر بعد پھر غیبت شروع ہوگئی مگر اب میری ہمت کمزور پڑ گئی اور میں اس مجلس سے نہ اٹھ سکا اور جو غیبت وہ لوگ کر رہے تھے پہلے تو اس کو سنتا رہا اور پھر میں نے خود بھی غیبت کے ایک دو جملے کہہ دیئے۔ جب اس مجلس سے اٹھ کر گھر واپس آیا اور رات کو سویا تو خواب میں ایک انتہائی سیاہ فام آدمی کو دیکھا، جو ایک بڑے سے طشت میں میرے پاس گوشت لے کر آیا جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ خنزیر کا گوشت ہے اور وہ سیاہ فام مجھ سے کہہ رہا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت کھاؤ میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں خنزیر کا گوشت کیسے کھاؤں؟ اس نے کہا کہ نہیں یہ تمہیں کھانا پڑے گا اور پھر زبردستی اس نے گوشت کے ٹکڑے میرے منہ میں ٹھونسنے شروع کر دیئے، اب میں منع کرتا جا رہا ہوں اور وہ ٹھونستا جا رہا ہے یہاں تک کہ مجھے متلی اور قے آنے لگی، مگر وہ ٹھونستا جا رہا ہے پھر اسی شدید اذیت کی حالت میں میری آنکھ کھل گئی جب بیدار ہونے کے بعد میں نے کھانا کھایا تو خواب میں جو خنزیر کے گوشت کا بدبودار اور خراب ذائقہ تھا وہ ذائقہ مجھے اپنے کھانے میں محسوس ہوا اور تیس دن تک میرا یہ حال رہا (غیبت ایک عظیم گناہ)

غیبت کا کفارہ

جس شخص نے کسی کی غیبت کی ہو اور اس کی اطلاع اس شخص کو ہوگئی ہو جس کی اس نے غیبت کی ہے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ غیبت کرنے والا اس کے پاس جائے اور اس سے معافی مانگے۔

اور اگر غیبت کی اطلاع اس شخص کو نہیں ہوئی یا وہ شخص مر گیا ہے تو پھر غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ غیبت کرنے والا توبہ کرے اور اپنے لیے اور اس شخص کے لیے جس کی اس نے غیبت کی ہے مغفرت کی دعا کرتا رہے۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم اس شخص کے لیے مغفرت طلب کرو جس کی تم نے غیبت کی ہے۔ یوں کہو : اللھم اغفر لنا ولہ۔ (مشکوۃ شریف)

چغل خوری کی مذمت

چغل خوری یہ ہے کہ باہم محبت کرنے والے دو آدمیوں میں سے ایک کی ایسی بات دوسرے کو پہنچانا جو باہمی تعلقات کو خراب کر دے اور دونوں کے درمیان بغض وعداوت اور مخالفت ومنافرت پیدا کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے چغل خوری کو عظیم گناہ اور سنگین جرم قرار دیا ہے اور اس کے انجام بد سے امت کو آگاہ فرمایا ہے حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”لا یدخل الجنۃ نمام“ (چغل خور آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا)۔ (مسلم شریف)

فحش گوئی سے بچیں

فحش گوئی اور بدزبانی بہت سی برائیوں کو جنم دیتی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے اور اس کے وبال سے امت کو آگاہ فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کبیرہ گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا حضور! کیا آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا جی ہاں! ایک شخص دوسرے کے باپ اور ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کے باپ اور ماں کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری شریف)

مطلب یہ ہے کہ جب کوئی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے گا تو دوسرا اس کے ماں باپ کو گالی دے گا اس طرح گویا خود اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی اور ظاہر ہے کہ کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دینا پسند نہیں کرتا پس اس کو دوسرے کے ماں باپ کو بھی گالی نہیں دینی چاہیئے۔

جھوٹ اور سچ

سچ بولنا بذات خود ایک اچھی اور نیک خصلت ہے اور اس کی یہ خاصیت ہے کہ وہ آدمی کو زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی نیک کردار اور صالح بنا کر جنت کا مستحق بناتا ہے۔ اسی طرح جھوٹ بذات خود ایک بری خصلت اور خراب عادت ہے اور اس کی یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو فسق و فجور اور بدکاری میں مبتلا کر کے دوزخ تک پہنچاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سچائی کو لازم پکڑو، اس لیے کہ سچائی نیکی کی راہ ہموار کرتی ہے اور نیکی جنت تک پہنچاتی ہے۔ ایک شخص ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی پوری کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک اس کو صدیق (بڑا سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچتے رہو، کیونکہ جھوٹ بدکاری کی راہ ہموار کرتا ہے اور بدکاری دوزخ تک پہنچاتی ہے ایک شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش

کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک اس کو کذاب (بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری شریف)

جھوٹ کی بدبو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو (انسان کی حفاظت کرنے والے) فرشتے ایک میل دور چلے جاتے ہیں اس بات کی بدبو کی وجہ سے جس کا اس نے ارتکاب کیا ہے۔ (ترمذی)

جھوٹی گواہی کی برائی

جھوٹ کی بعض صورتیں جو نہایت سنگین ہیں ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ کسی معاملے میں جھوٹی گواہی دی جائے اور جھوٹی گواہی کے ذریعہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا حضور! ضرور بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی دینا یا آپ نے فرمایا جھوٹ بولنا اور آپ ﷺ بار بار اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جاتے۔ (ترمذی شریف)

جھوٹی قسم کا انجام بد

جھوٹ کی نہایت سنگین صورتوں میں سے جھوٹی قسم کھانا بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے اور اس کے انجام بد سے امت کو آگاہ فرمایا ہے۔ حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق دبالیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو واجب فرما دیا اور جنت کو اس پر حرام فرما دیا۔ حاضرین میں سے کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! اگرچہ وہ معمولی چیز ہو (یعنی کسی نے معمولی چیز قسم کھا کر حاصل کی ہو تب بھی دوزخ اس کے لیے واجب اور جنت اس پر حرام ہوگئی؟) آنحضرت ﷺ نے جواب دیا: اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو (تب بھی دوزخ اس کے لیے واجب اور جنت اس پر حرام ہوگئی)۔ (مسلم شریف)

جھوٹ سے بچنے کا اجر وثواب

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جھوٹ ترک کیا دراں حالے کہ وہ باطل اور حرام ہے تو اس کے لیے جنت کے کنارے پر محل بنایا جائیگا اور جس نے جھگڑا ترک کیا دراں حالے کہ وہ حق بجانب ہے تو اس کے لیے جنت کے بیچ میں محل بنایا جائیگا اور جس نے اپنے اخلاق کو سنوارا اس کے لیے جنت کے بلند ترین حصہ میں محل بنایا جائیگا۔(ترمذی شریف)

مفلس کون ہے؟

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہو مفلس (نادار) کون ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم (روپیہ پیسہ) ہو، نہ ساز وسامان آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر حاضر ہو اور آئے اس حال میں کہ کسی کو گالی دی ہو کسی پر تہمت لگائی ہو، کسی کا مال کھا رکھا ہو اور کسی کو مارا پیٹا ہو، پس اس کی کچھ نیکیاں اس کو دے دی جائیں اور اگر اس کی نیکیاں ان حقوق کی ادائیگی سے پہلے ختم ہو جائیں جو اس کے ذمہ واجب الاداء تھے تو اہل حقوق کی خطائیں لے کر اس پر ڈال دی جائیں، پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے۔
(مسلم شریف)

سود کی وبا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آنے والا ہے کہ ہر شخص سود کھائے گا (کوئی بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے گا) پس اگر سود نہیں کھائے گا تو اس کا دھواں اس کو ضرور پہنچے گا۔ (مشکوۃ شریف)

اس ارشاد نبوی کا مقصد امت کو خبردار کرنا ہے کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب سود کی وبا عام ہو جائے گی اور اس سے بچنا بہت مشکل ہو جائیگا اس وقت بھی لوگوں کو چاہیئے کہ سود سے بچنے کا پورا اہتمام کریں۔آج لا دینی نظام میں یہی صورتحال لوگوں کو درپیش ہے، کاروبار کرنے والے جانتے ہیں کہ سود کی لعنت سے بچنا کس قدر مشکل کام ہے، لہذا ہر صاحب ایمان کو اس لعنت سے بچنے کی پوری

کوشش کرنی چاہیئے۔

سود کا انجام بد

سود سے کمائی ہوئی دولت میں کبھی برکت نہیں ہوتی اور دیر سویر اس پر ضرور تباہی اور بربادی آتی ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: **یمحق اللّٰه الربو**۔(اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں) اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا انجام کمی (تباہی) ہے۔(مشکوۃ شریف)

سود کا گناہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود میں ستر گناہ ہیں ان میں سے ادنی اور ہلکا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے بدکاری کرنا۔(مشکوۃ شریف)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایک درہم کوئی سود سے حاصل کرے اللہ کے نزدیک مسلمان ہونے کے باوجود تینتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ شدید جرم ہے۔دوسری روایت میں ہے کہ سود کے بہتر گناہ ہیں، ان میں سے چھوٹا گناہ اس شخص کے گناہ کے برابر ہے جو مسلمان ہو کر اپنی ماں سے زنا کرے۔اور ایک درہم سود کا گناہ کچھ اوپر تیس زنا سے زیادہ بدتر ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر نیک و بد کو کھڑے ہونے کی اجازت دیں گے مگر سود خور کو تندرستوں کی طرح کھڑا ہونے کا موقع نہیں دیا جائیگا بلکہ وہ اس طرح کھڑا ہو گا جیسے کسی کو شیطان، جن وغیرہ نے لپٹ کر خبطی بنا دیا ہو۔(رواہ طبرانی فی الکبیر)

سود خوری کا عذاب

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں شب معراج میں ایسے لوگوں کے پاس پہنچا جن کے پیٹ حجروں اور کمروں کے مانند (بڑے بڑے) تھے، ان میں سانپ تھے، جو ان کے پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے میں نے پوچھا جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ سود خور ہیں۔(مشکوۃ شریف)

بندے کا اصل سرمایہ

بندے کا اصل سرمایہ وہی ہے جو راہ خدا میں خرچ کر کے آخرت کے واسطے اللہ تعالیٰ کے یہاں

جمع کر دے، اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ درحقیقت اس کا نہیں ہے، بلکہ اس کے ورثاء کا ہے لہٰذا دانشمند وہ ہے جو آخرت کے لیے سرمایہ محفوظ کرنے کی فکر کرے اور خیر کے مصارف میں وسعت کے بقدر خرچ کرتا رہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا تم میں کون شخص ایسا ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب اور پیارا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا حضور! ہم میں سے ہر شخص کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب اور پیارا ہے یعنی کسی کو بھی اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا : جب تمہیں اپنا مال زیادہ محبوب ہے تو سنو! آدمی کا مال بس وہی ہے جس کو اس نے آگے بھیج دیا اور جس قدر مال اس نے پیچھے چھوڑا وہ اس کے ورثاء کا مال ہے۔ (بخاری شریف)

امت میں بلاء اور مصیبت کی پندرہ علامتیں

جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ امت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب میری امت میں پندرہ قسم کی برائیاں آئیں گی تو امت کی خیر نہیں اور بلائیں اور آسمانی مصیبتیں اس طرح پے در پے آنا شروع ہو جائیں گی جیسے تسبیح کا دھاگا ٹوٹ جانے کی وجہ سے تسلسل کے ساتھ یکے بعد دیگرے تمام دانے نکل جاتے ہیں اسی طرح تسلسل کے ساتھ بلائیں، حوادثات، زلزلے اور آسمانی آفتیں آنے لگیں گی۔ ان میں سے ہر ایک برائی کو الگ الگ واضح کیا جا رہا ہے تا کہ ان کو دیکھ کر ہم اپنی زندگی کی خامیوں کو دور کریں۔

پہلی برائی: ان پندرہ برائیوں میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ نے مال غنیمت کی خیانت کو بیان فرمایا، کیونکہ آپ ﷺ کے زمانے میں جہاد فی سبیل اللہ تمام عبادتوں سے افضل ترین عبادت تھی۔ سلطنت اسلامی کی ہر چہار جانب اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اسلامی جنگیں ہو رہی تھیں اور ہر طرف سے مال غنیمت بھی حاصل ہو رہا تھا اس لیے اس کی اہمیت کے لیے سب سے پہلے مال غنیمت کی خیانت کی برائی کا ذکر فرمایا ہے تا کہ ہر مسلمان اس کا امین بن جائے۔

دوسری برائی: دوسری برائی امانت میں خیانت ہے جب امانت میں خیانت کا سلسلہ شروع ہو جائیگا تو امت طرح طرح کی بلاء و مصیبت میں مبتلا ہو جائیگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ ایک دور ایسا آئے گا کہ جس میں امانت لوگوں کے اندر سے آہستہ آہستہ بالکل ختم ہو جائیگی اس کی شکل آپ ﷺ نے اس طرح بتلائی کہ آدمی تھوڑی دیر کے لیے سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اسطرح اٹھالی جائیگی کہ اس کا ایک نشان پھیکے رنگ کی طرح رہ جائیگا پھر دوبارہ ایک نیند لیگا تو امانت دل سے بالکل ختم ہو جائیگی اور اس کے دل میں جلنے کی وجہ سے جو آبلہ پڑتا ہے اسی طرح ابھرا ہوا چھالہ سا پڑ جائیگا۔ دیکھنے میں لگے گا کہ اس میں کچھ گوشت ہڈی وغیرہ ہے حالانکہ پانی کے علاوہ اس میں کچھ نہیں ہوتا ہے اور ظاہری حالت سے لوگ دھوکہ کھا کر لین دین کریں گے، پھر پریشان کرتا رہے گا اور خیانت کا سلسلہ ایسا عام ہو جائیگا کہ ہزاروں لاکھوں میں سے کسی نے اگر کچھ امانت کا معاملہ کیا ہے تو دور دور تک اس کی شہرت ہو جائیگی کہ فلاں قبیلے میں ایک شخص ایسا اچھا ہوشیار ہے عقل مند ہے۔ حالانکہ یہ کوئی تعریف کی چیز نہیں اس لیے کہ اس نے جس کا حق ہے اس کو لوٹا دیا ہے جو اس پر لازم تھا اس میں تعریف کی کیا بات مگر لوگوں کی حالت اس قدر بدتر ہونے کی وجہ سے قابل تعریف بن جائیگا۔ جب ایسا دور آجائے گا تو امت کی خیر نہیں۔ (بخاری شریف)

امانت دار کے ساتھ خدا کی مدد

حضور اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا واقعہ بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص ہزار دینار کا ضرورت مند تھا وہ سمندر پار کر کے دوسرے علاقہ میں کسی صاحب حیثیت آدمی کے پاس پہنچا اس سے ایک ہزار دینار قرض مانگا صاحب مال نے کہا کہ میں پیسہ دے سکتا ہوں لیکن کوئی گواہ اور ضامن لاؤ اس نے کہا میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ اور ضامن ہے کیونکہ یہاں میرا کوئی ایسا جاننے والا نہیں ہے۔ صاحب مال نے ایک مدت متعین کر کے ایک ہزار دینار اس کے حوالہ کر دیئے۔ اس شخص نے اپنے گھر پہنچ کر اپنی ضرورت پوری کی اور جب قرض کی مدت پوری ہوگئی تو وہ شخص ایک ہزار دینار لے کر ادائیگی کے لیے روانہ ہوگیا، مگر سمندر پار کرنے کے لیے کوئی کشتی سواری وغیرہ نہیں ملی تو وہ مجبور ہو کر ایک لکڑی میں سراخ کر کے اس میں ایک ہزار دینار اور ایک پرچی سمندر کے نام لکھ دی اور یہ کہہ کر سمندر میں ڈال دی کہ اب میرے قرض کا تو ہی ذمہ دار ہے۔ دوسری طرف مالک بھی جب قرض کی مدت پوری ہونے لگی تو قرض دار کے پاس جانے کے لیے سمندر کے کنارے پہنچا اس کو بھی سواری نہ ملی اس نے دیکھا کہ ایک لکڑی بہتی ہوئی آرہی

ہے،اس نے اس کو اٹھا کر ایندھن کے کام کے لیے گھر لے آیا جب اسے چیرا تو ایک ہزار اشرفی اور ایک پرچی ملی تو اس سے اسے بڑی عبرت ہوئی۔ (بخاری شریف)

امانت داری کی نیت جب صحیح ہو تو خدا کی مدد اس طرح آتی ہے کہ سمندر اور خشک لکڑی بھی اس کے تابع ہو جاتی ہے۔

تیسری برائی: تیسری برائی زکوۃ کو تاوان سمجھنا ہے۔صاحب نصاب کی دولت کو چالیس حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ اللہ کے لیے فقراء اور مساکین کو دینا لازم ہے صاحب نصاب درحقیقت اس حصے کا مالک ہی نہیں بلکہ اس کا صرف منتظم ہوتا ہے کہ جس فقیر اور جس مستحق کو چاہے اپنے اختیار سے دے سکتا ہے اور اسلامی شریعت کا حکم یہ ہے کہ صاحب نصاب کو خود یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہم اپنے مال کے چالیسویں حصہ کے مالک ہی نہیں ہیں جب یہ نظریہ دل نشیں ہو جائیگا تو پھر زکوۃ کی ادائیگی کبھی بھی طبیعت پر گراں نہیں گزرے گی بخوشی ادا کرنے لگیں گے لہذا جب ایسا زمانہ آجائیگا کہ جس میں لوگ اپنے مال میں سے زکوۃ نکال کر ادا کرنے کو اپنے اوپر تاوان سمجھنے لگیں گے تو امت کی خیر نہیں اور امت پر طرح طرح کی بلاء اور مصیبتیں آپڑیں گی۔

زکوۃ ادا نہ کرنے پر وعید

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا ہے قیامت کے دن اس کا مال اس کے لیے خطرناک قسم کا اژدھا بن کر آئے گا اور اس اژدھا کے منہ میں جھاگ ہوگا اور اس کی آنکھوں میں کالے کالے نقطے ہوں گے (جو اس کے نہایت زہریلے ہونے کی علامت ہے) یہ سانپ اس مالک کے گلے میں لپٹ کر اس کو ڈستا رہے گا اور یہی کہتا ہوا ڈسے گا کہ میں تیرا مال ہوں اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔ (بخاری شریف)

چھ کاموں سے جنت کی ذمہ داری

حضرت امام منذری علیہ الرحمہ نے معجم اوسط طبرانی سے حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے لیے چھ کاموں کی ذمہ داری لے لو، تو میں تمہارے لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں، تو صحابہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ! وہ کیا کام ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

(۱) اَلصَّلَاۃ: نماز کی پابندی کی ذمہ داری لو کہ ہر نماز کو اپنے وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کیا کرو۔

(۲) اَلزَّکَاۃ: اپنے مال کی زکوۃ صحیح طریقے سے نکالا کرو اس کو اپنے اوپر تاوان نہ سمجھو۔

(۳) اَلْاَمَانَۃ: امانت کی ادائیگی میں ٹال مٹول مت کرو اس میں خیانت کا ارادہ بھی نہ کرو۔

(۴) اَلْفَرْج: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو اس کو ناجائز جگہ استعمال نہ کرو، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جو جائز راستہ بتلایا ہے اسی کو اختیار کرو۔

(۵) اَلْبَطْن: اپنے پیٹ کی حفاظت کرو کبھی تمہارے پیٹ میں حرام غذا نہ جانے پائے۔

(۶) اَللِّسَان: اپنی زبان کی حفاظت کرو۔زبان کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ نہ کبھی جھوٹ بولے اور نہ زبان سے کسی کو گالی دے نہ ہی کسی کی غیبت کرے اور نہ ہی چغل خوری کرے لہذا اگر زبان کی حفاظت ہو جائے تو ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

چوتھی اور پانچویں برائی: چوتھی اور پانچویں برائی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی ہے۔جب آدمی اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کریگا تو امت کی خیر نہیں اور مصیبتیں آپڑیں گی ماں کی فرماں برداری اولاد پر واجب ہے ایک صحابی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! میں کس کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ، دوسری مرتبہ پوچھا تو بھی آپ ﷺ نے یہی جواب دیا تیسری مرتبہ پوچھا تب بھی آپ ﷺ نے یہی جواب دیا پھر جب چوتھی مرتبہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ پھر یکے بعد دیگرے اپنے قریبی رشتے داروں کے ساتھ رواداری کرنا ہے۔
(ترمذی شریف)

چھٹی اور ساتویں برائی: چھٹی اور ساتویں برائی دوست کے ساتھ بھلائی اور باپ کے ساتھ سختی ہے۔جب آدمی اپنے دوست کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی اور اچھا برتاؤ کرے گا اور اپنے باپ کے ساتھ سختی اور برا سلوک کرے گا، حالانکہ باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا واجب اور لازم ہے تو امت کی خیر نہیں ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کی خدمت کرنے اور انکے ساتھ حسن سلوک کی تاکید اپنی عبادت کی تاکید کے ساتھ ساتھ بیان فرمایا ہے جب ماں باپ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو بات بات پر غصہ کرنے لگتے ہیں اور ذرا ذرا سی باتوں پر ڈانٹنے اور برا بھلا کہنے لگتے ہیں ان کو حق ہے کہ وہ سب کچھ کہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے موقع پر تم کو لفظ اُف بھی زبان سے نکالنے کا حق نہیں ہے، بلکہ نہایت نرم انداز سے گفتگو کرنا لازم ہے اور اگر تم نے اُف بھی کہہ دیا، یا تم نے ان کو جھڑک دیا تو سمجھو کہ دنیا و آخرت دونوں برباد کرلی۔

والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ میں سب سے بڑا گناہ ہے

حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو بڑے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتلادوں؟ فرمایا: بڑے بڑے گناہ تین ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) جھوٹی شہادت دینا یا جھوٹی قسم کھانا۔ (مسلم شریف)

والدین کے ساتھ شفقت سے اللہ کی رحمت کا سایہ

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کو اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائیں گے اور بلا حساب وکتاب کے جنت میں داخل کریں گے، جس میں تین باتیں موجود ہوں (۱) ضعیف اور کمزوروں کے ساتھ نرمی کرنا (۲) والدین کے ساتھ احسان اور شفقت کرنا (۳) اپنے غلاموں اور خادموں کے ساتھ ہمدردی کرنا۔ (ترمذی شریف)

آٹھویں برائی: آٹھویں برائی مساجد میں شور ہے۔ جب مسجدوں کے اندر لوگ بازار کے شور کی طرح شوروغل کریں گے اور مسجدوں میں لڑائی جھگڑے کرنے والوں میں روک تھام کرنے والے نہ ہوں گے اور نہ ہی مساجد کا ادب واحترام باقی رہے گا تو امت کی خیر نہیں ہے۔
ایک حدیث میں ہے کہ آخر زمانے میں ایک قوم ایسی پیدا ہوگی کہ وہ لوگ اپنی دنیا کی ساری باتیں مسجدوں میں بیٹھ کر کریں گے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ (الترغیب وترہیب)

نویں برائی: نویں برائی قوم کے گھٹیا آدمی کا رہبر قوم ہونا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب قوم کا سربراہ اور لیڈر، ان میں کا سب سے گھٹیا قسم کا شخص ہوگا جس میں نہ علم ہوگا اور نہ ہی عقل ہوگی تو امت ہر طرح کے آفات ومصیبت میں مبتلا ہوتی رہے گی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی موجود ہے کہ جب امت میں تین قسم کی خوبیاں باقی رہیں گی تو امت کا دنیا میں زندہ رہنا قبروں میں دفن ہونے سے بہتر ہوگا اور وہ خوبیاں یہ ہیں (۱) امت کے حکام اور سربراہان، امت میں سب سے افضل اور بہتر لوگ ہوں (۲) امت کے مالدار لوگ سخی ہوں (۳) امت کے آپسی معاملات آپس کے مشوروں سے طے ہوتے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک امت میں یہ تین خوبیاں موجود ہوں گی امت ذلیل ورسوا نہیں ہوسکتی اور نہ ہی امت پر ناگہانی آفات ومصیبت آئے گی۔ اور رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ تینوں خوبیاں نہیں رہیں گی، بلکہ اس کے خلاف تین قسم کی خرابیاں ہوں گی تو اس امت کا دنیا میں زندہ رہنے سے زمین کے نیچے قبروں میں دفن ہو جانا زیادہ بہتر ہوگا اور وہ خرابیاں یہ ہیں (۱) جب امت کے سربراہان امت کے سب سے شریر ترین لوگ ہوں (۲) امت کے مالدار بخیل ہوں (۳) امت کا معاملہ عورتوں کو سونپ دیا جائیگا اور ان کی رائے سے طے ہونے لگے گا۔ (ترمذی شریف)

دسویں برائی: دسویں برائی فتنہ کے خوف سے آدمی کا اعزاز کرنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جس میں لوگ کسی آدمی کا اعزاز واکرام صرف اس لیے کریں گے تاکہ اس کے شر سے بچیں، اس لیے نہیں کہ اس کی عظمت واحترام دل میں ہے جب ایسا زمانہ آجائیگا تو امت کی خیر نہیں ہے۔

گیارھویں برائی: گیارھویں برائی شراب کا پینا عام ہوجانا ہے جب شراب کا پینا عام ہوجائے گا تو امت طرح طرح کی مصیبتوں کا شکار ہوجائیگی۔

شراب نوشی بت پرستی کے مترادف

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: شراب کے نشے میں اگر کسی کی موت ہوگئی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی پیشی مشرک اور بت پرست کی طرح ہوگی۔ (مشکوۃ شریف)

آخرت میں شرابی کی غذا

آخرت میں شرابی کا حشر یہ ہوگا کہ جہنم کے اندر زانیہ عورتوں کو جو عذاب دیا جائیگا ان میں سے ایک عذاب یہ بھی ہوگا کہ ان کی شرم گاہوں سے گندا خون اور پیپ اس کثرت کے ساتھ بہنے لگے گا کہ اس کے بہنے کی وجہ سے باقاعدہ ایک نہر بن جائے گی شرابی کو یہی خون اور پیپ پلایا جائیگا اور یہی شرابیوں کے کھانے پینے کی غذا ہوگی۔ (ترغیب وترہیب)

شراب سے بچنے والوں کے لیے بشارت

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بھی شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اتنا ہی لہو اور پیپ

پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑ دے گا میں اس کو پاکیزہ حوضوں کی پاکیزہ شراب پلاؤں گا۔(مشکوۃ شریف)

بارھویں برائی: بارھویں بُرائی مرد کا ریشم پہننا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا جس میں مرد بھی ریشم کے کپڑے پہننے لگیں گے تو یہ زمانہ امت کی خیر کا نہیں ہوگا بلکہ امت پر تسلسل کے ساتھ مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہوجائیگا۔

تیرھویں برائی: تیرھویں بُرائی ناچنے گانے والیوں کو رکھنا ہے۔ایسا دور آئے گا جس میں لوگ ناچنے اور گانے والی فاحشہ عورتوں کو اپنے پاس رکھنے کا شوق رکھیں گے اور ان سے ناچ اور گانا سنیں گے۔جب امت پر ایسا دور آجائیگا تو امت کی خیر نہیں ہے،حیاوشرم سب اٹھ جائیگی اس زمانے میں گھر گھر ٹیلی ویژن کی لائن اس کی بدترین شکلیں اور واضح مثال ہے۔

ٹی وی،وی سی آر،اور ڈش انٹینا

پوری انسانیت کے لیے بالعموم اور امت مسلمہ کے لیے بالخصوص اس دور کا سب سے خطرناک اور انتہائی بھیانک فتنہ ٹیلی ویژن ہے حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نوکر چاکر بدکار ہوجائیں گے اور تمہاری عورتیں سرکش ہوجائیں گی؟ صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جی ہاں اور اس سے بھی برا۔پھر آپؐ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ تو اچھی باتوں کی تاکید کروگے اور نہ بری باتوں سے منع کروگے۔صحابہ نے عرض کیا حضور! ایسا بھی ہونے والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جی ہاں اور اس سے بھی برا۔پھر آپؐ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم اچھے کو برا اور برے کو اچھا گمان کرنے لگو گے؟ (جامع الاصول)

اس ارشاد نبوی کو غور سے پڑھیئے اور سوچیے کہ آیا ٹی وی،وی سی آر اور ڈش انٹینا ان برائیوں کو جنم دیتے ہیں یا نہیں اگر یہ چیزیں تمام برائیوں اور بے حیائیوں کی جڑ ہیں اور مرکز ہیں تو پھر آپ اس سے بچنے کی فکر کیوں نہیں کرتے کیا عذاب خداوندی اور آفت سماوی کا انتظار ہے؟

چودھویں برائی: چودھویں بُرائی بینڈ باجہ کا شوق ہونا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں لوگ گانے اور بجانے اور آلات لہو ولعب کو پسند کریں گے جب ایسا ہوگا تو امت پر تسلسل کے ساتھ مصیبتیں اور پریشانیاں آنے لگیں گی۔

بینڈ باجے کی نحوست

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں بھی زمین میں دھنسنے،صورتیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات پیش آئیں گے کسی نے پوچھا یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا جب گانے والی عورتوں اور باجوں کا عام رواج ہوجائیگا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔(ترمذی شریف)

ایک حدیث میں ہے کہ دو قسم کی آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا وآخرت میں لعنت کی گئی ہے ایک خوشی کے موقع پر باجے تاشے کی آواز دوسری مصیبت کے موقع پر آہ وبکا اور نوحہ کی آواز۔(فیض القدیر)

بینڈ باجے سے دور رہنے والوں کے لیے خوشخبری

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ فرمائیں گے کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی باجوں سے دور رکھتے تھے؟ انہیں سارے لوگوں سے الگ کرلو،چنانچہ فرشتے انہیں الگ کرکے مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بیٹھا دیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ ان لوگوں کو میری تسبیح وتمجید سناؤ پھر فرشتے ایسی پیاری آواز میں ذکر الہی سنائیں گے کہ سننے والوں نے ایسی آوازیں کبھی نہ سنی ہونگی۔(کنزالعمال)

پندرھویں برائی: پندرھویں بُرائی پچھلے بزرگوں کو برا کہنا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اس امت کے بعد کے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے یعنی علم وعقل کے اعتبار سے کمزور لوگ پچھلے اچھے لوگوں کی برائی کریں گے تو یہ سمجھ لینا کہ امت کی خیر نہیں۔آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا طبقہ حضرت ائمہ اربعہؒ کو بہت برا بھلا کہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہمیں ایسے اماموں کی تقلید کی ضرورت نہیں۔قرآن کریم اور احادیث طیبہ کو ہم براہ راست سمجھیں گے،چنانچہ نتیجہ اور انجام یہ ہورہا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس کو جو سمجھ میں آرہا ہے اس کو عوام کے سامنے پیش کردیتا ہے جس سے عوام اپنی عبادت کے متعلق خلجان اور تردد میں مبتلا ہے۔

تمام ائمہ مجتہدین اپنی اپنی جگہ برحق ہیں جس طرح انہوں نے قرآن کو سمجھا ہے بعد کے

بڑے سے بڑے علما بھی اس کا عشر عشیر بھی نہیں سمجھ سکتے ہیں ۔اسی طرح شیعہ اور رافضی لوگ حضرات صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں خاص طور سے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو نہایت دریدہ دہنی سے گالیاں دیتے ہیں جب ایسا دور آجائے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ایسے زمانے میں اللہ کے مختلف قسم کے عذابوں کا انتظار کرو جو کبھی سرخ ہواؤں کی شکل میں آئیں گے جس سے انسان وبائی امراض میں مبتلا ہونگے اور کھیتی باڑی جل کر سوکھ جائیگی ۔ یا زلزلہ کی شکل میں عذاب آئیگا جس سے علاقہ کا علاقہ تباہ اور برباد ہو جائیگا ۔ یا زمین کے دھنس جانے کے ذریعہ عذاب آئیگا جس سے علاقہ کا علاقہ زمین میں دھنس کر لاپتہ ہو جائیگا یا آسمانوں سے اولے اور پتھر برسنے کی شکل میں عذاب آئے گا جس سے انسانوں میں بے چینی پیدا ہوگی اور کھیتیاں برباد ہو جائیں گی اور کچھ حوادثات اور نشانیاں اس طرح پے در پے تسلسل کے ساتھ آنا شروع ہو جائیں گی جیسا کہ تسبیح کے دھاگے ٹوٹ جانے کی وجہ سے یکے بعد دیگرے تسلسل کے ساتھ سارے دانے نکل جاتے ہیں ۔(ترمذی شریف)

جناب رسول اللہ ﷺ نے پیچھے ذکر کردہ پندرہ قسم کی برائیوں کو کس قدر تاکید کے ساتھ ذکر فرمایا ہے تاکہ امت برائیوں سے اپنے آپ کی حفاظت کرے اور خدا کے عذاب سے بچ جائے ۔آج ہمارے لیے عبرت کا مقام ہے کہ ان برائیوں میں سے کتنی برائیاں ہمارے معاشرے میں داخل ہو چکی ہیں ۔ اللھم احفظنا منہ

چہل حدیث کی وجہ ترتیب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعاً وَّشَهِيْدًا ۔(مشکوۃ شریف)

رسو اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری امت کے نفع کے لیے دینی امور سے متعلق چالیس حدیثیں محفوظ کرے، تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کو فقیہہ بنا کر اٹھائے گا اور میں اس کے لیے قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور اس کی نیکی و بھلائی پر گواہی دینے والا ہوں گا۔

علما نے لکھا ہے

چالیس حدیثیں محفوظ کرنے سے مقصود چالیس حدیثوں کا لوگوں تک پہنچانا ہے، خواہ وہ یاد کی

ہوئی ہوں یا یاد نہ کی ہوئی ہوں ۔اسی حدیث کے پیش نظر بہت سے علما نے چالیس چالیس حدیثیں منتخب کر کے عوام الناس کے نفع کے لیے تالیف کی ہیں اور سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت وگواہی کے امیدوار ہوئے ہیں ۔

روز محشر اسی جماعت کے زمرے میں شامل ہونے اور آپ ﷺ کی شفاعت وگواہی کی امید میں ،بندۂ ناچیز نے بھی چالیس حدیثیں مرتب کی ہے ۔اللہ تعالیٰ اسے قبولیت سے نوازے!(آمین)

شنیدم کہ درروز امید و بیم
بداں رابنیکاں ببخشد کریم

محمد اظہر الدین قاسمی
مدرس جامعہ اسلامیہ فیروزیہ، اکبرپور
امام وخطیب جامعہ مسجد اکبرپور باڑھ، پٹنہ

(۱) اشاعت حدیث پر بشارت نبوی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرَ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ (جامع ترمذی وابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو شاد وشاداب (مسرور وتروتازہ) رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد کرلے اور محفوظ رکھے اور دوسروں تک اسے پہنچائے، پس بہت سے لوگ فقہ (علم دین) کے حامل ہوتے ہیں مگر خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے علم دین کے حامل اس کو ایسے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوں ۔

فائدہ: کیسے خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ بندے جو رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو سینہ یا سفینہ میں محفوظ رکھیں اور دوسروں کو سنا کر اور پہنچا کر حضورؐ کی اس دعا کے مصداق بنیں ۔اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ناظرین کو اس خیر عظیم میں حصہ لینے کی توفیق دے! آمین ۔

(۲) معمولی گناہ پر بھی باز پرس ہوگی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :یَا عَائِشَةُ! اِیَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰہِ طَالِباً ۔ (ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اپنے کو ان گناہوں سے بچانے کی خاص طور سے کوشش اور فکر کرو جن کو حقیر اور معمولی سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بھی باز پرس ہونے والی ہے۔

(۳) ہوشیار اور ناداں

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْس قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ ۔ (جامع ترمذی)

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوشیار اور توانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد (یعنی آخرت کی نجات و کامیابی) کے لیے عمل کرے اور ناداں و ناتواں وہ ہے جو اپنے کو اپنی خواہشات نفس کا تابع کر دے (اور بجائے احکام خداوندی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلے) اور اللہ سے امیدیں باندھے۔

(۴) اگر حسن عمل کی توفیق ہو......

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ :یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ :مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ، قَالَ :اَیُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ :مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ (مسند احمد)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آدمیوں میں کون بہتر ہے؟ (یعنی کس قسم کا آدمی آخرت میں زیادہ کامیاب رہے گا) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ جس کی عمر لمبی ہوئی اور اس کے اعمال اچھے رہے پھر

عرض کیا، آدمیوں میں زیادہ برا (یعنی آخرت میں زیادہ خسارے میں رہنے والا) کون ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہوئی اور اعمال اس کے برے رہے۔

(۵) سخاوت اور بخل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ ۔ (جامع ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخی بندہ اللہ سے اللہ کے بندوں سے اور جنت سے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل آدمی اللہ سے اللہ کے بندوں سے اور جنت سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے اور بلا شبہ ایک بے علم سخی اللہ تعالیٰ کو عبادت گزار بخیل سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔

(۶) دینے پر ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ارشاد ہے کہ تم دوسروں پر خرچ کرتے رہو میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔

(۷) حسن سلوک کی ایک اہم ہدایت

عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا ۔

(جامع ترمذی شریف)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم دوسروں کے دیکھا دیکھی کام کرنے والے نہ بنو کہ کہنے لگو کہ اگر اور لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر دوسرے لوگ ظلم کا رویہ اختیار کریں گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے، بلکہ اپنے دلوں کو اس پر پکا کرو، کہ اگر اور لوگ احسان کریں تب بھی تم احسان کرو اور اگر لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم اور برائی کا رویہ اختیار نہ کرو (بلکہ احسان ہی کرو)

(۸) بے سہاروں کی مدد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ كَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا جو بندہ بے شوہر والی اور بے سہارا کسی عورت اور کسی مسکین حاجت مند آدمی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتا ہو وہ اجر وثواب میں اس مجاہد بندہ کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں دوڑ دھوپ کرتا ہو۔ راوی کہتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس شب بیدار بندہ کی طرح ہے جو رات بھر نماز پڑھتا ہو اور تھکتا نہ ہو اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو کبھی بے روزہ کے رہتا ہی نہ ہو۔

(۹) مخلوق خدا کے ساتھ رحم دلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ (سنن ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں اور ترس کھانے والوں پر بڑی رحمت والا خدا رحم کرے گا زمین پر بسنے والی اللہ کی مخلوق پر تم رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں زمین میں رہنے بسنے والی اللہ کی ساری مخلوق پر رحم کرنے کی ہدایت ہے جس میں انسانوں کے تمام طبقوں کے علاوہ جانور بھی شامل ہیں جیسا کہ دوسری حدیثوں میں اس عموم کی صراحت بھی موجود ہے۔

(۱۰) اللہ کے لیے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہاں ہیں میرے بندے جو میری عظمت وجلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے؟ آج جب کہ میرے (عرش کے) سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے میں اپنے ان بندوں کو اپنے سایہ میں جگہ دونگا۔

(۱۱) مسلمانوں میں باہم کیسی محبت ہو؟

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی۔ (صحیح بخاری)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایمان والوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے محبت کرنے اور شفقت ومہربانی کرنے میں تم جسم انسانی کی طرح دیکھو گے کہ جب اس کے کسی ایک عضو کو بھی تکلیف ہوتی ہے تو جسم کے باقی سارے اعضاء بھی بخار اور بے خوابی میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: ایمان والوں کی یہی صفت قرآن مجید میں "رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ" کے مختصر الفاظ میں بیان کی گئی ہے، اگر ایمان کے دعوے کے باوجود یہ بات نہیں ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حقیقی اور کامل ایمان نصیب نہیں ہے۔

(۱۲) باہم نفرت وعداوت کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور جاسوسوں کی طرح راز دارانہ طریقے سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بیجا ہوس کرو، نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض و کینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! اللہ کے حکم کے مطابق بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۱۳) نرم مزاجی کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ بِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ، عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ (سنن ابی داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا میں تم کو ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ کے لیے حرام ہے اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے؟ (سنو میں بتاتا ہوں، دوزخ کی آگ حرام ہے) ہر ایسے شخص پر جو مزاج کا تیز نہ ہو نرم ہو، لوگوں سے قریب ہونے والا ہو، نرم خو ہو۔

فائدہ: اس قسم کی بشارت کا تعلق صرف ان ہی لوگوں سے ہے جو ایمان رکھتے ہوں اور دین کے لازمی مطالبات ادا کرتے ہوں کہ ایمان کے بغیر اللہ کے یہاں اعمال اور اخلاق کی کوئی قیمت نہیں۔

(۱۴) سخت مزاجی کی ممانعت

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: سخت گو اور درشت خو آدمی جنت میں نہیں جائیگا۔

فائدہ: اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ یہ عمل اور بری عادت شان ایمان کے خلاف اور جنت کے راستے میں رکاوٹ بننے والی ہے، ان ناپاک عادتوں والے لوگ سچے مومنین کی طرح اور ان کے ساتھ جنت میں نہ جائیں گے اس لیے جنت کے طلبگار اہل ایمان کو اس سے پورے اہتمام سے بچنا چاہیئے۔

(۱۵) اللہ کے لیے غصہ پینے کا صلہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُخَیِّرَهٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ۔ (جامع ترمذی)

سہل بن معاذ اپنے والد حضرت معاذؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص پی جائے غصے کو حالانکہ اس میں اتنی طاقت اور قوت ہے کہ اپنے غصے کے تقاضے کو وہ نافذ اور پورا کر سکتا ہے۔ (لیکن اس کے باوجود محض اللہ کے لیے اپنے غصے کو پی جاتا ہے اور جس پر اس کو غصہ ہے اس کو کوئی سزا نہیں دیتا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اس کو بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ حوران جنت میں سے جس حور کو چاہیے اپنے لیے انتخاب کر لے۔

(۱۶) خوش کلامی بھی صدقہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ : اچھی اور میٹھی بات بھی ایک صدقہ ہے (یعنی نیکی کی ایک قسم ہے جس پر بندہ اجر کا مستحق ہوتا ہے)

(۱۷) بدزبانی مسلمان کا شیوہ نہیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِطَعَّانٍ وَلَا لَعَّانٍ وَلَا فَاحِشٍ وَلَا بَذِيٍّ۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : مومن بندہ (کا مقام یہ ہے کہ وہ) نہ زبان سے حملہ کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ بدگو اور نہ گالی بکنے والا۔

(۱۸) جھوٹ کی گندگی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے

(۱۹) نجات حاصل کرنے کا گر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔ (جامع ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت (مجھے بتادیجئے کہ) نجات حاصل کرنے کا گر کیا ہے (اور نجات حاصل کرنے کے لیے مجھے کیا کیا کام کرنے چاہئیں؟) آپ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان پر قابو رکھو (وہ بے جا نہ چلے) اور چاہئے کہ تمہارے گھر میں تمہارے لئے گنجائش ہو (یعنی جب باہر کا کوئی کام نہ ہو تو آوارہ گردوں اور بے فکروں کی طرح باہر نہ گھوما کرو) اور اپنے گناہوں پر اللہ کے حضور میں رویا کرو۔

(۲۰) حفاظت پر ضمانت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔ (صحیح بخاری)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ذمہ لے لے اپنی زبان اور اپنی شرم گاہ کا (کہ یہ دونوں غلط استعمال نہ ہونگی) میں اس کے لیے ذمہ داری لیتا ہوں جنت کی۔

(۲۱) تجارت میں صدق و امانت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ (جامع ترمذی)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : سچا اور امانت دار سوداگر (تاجر) انبیا، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(۲۲) کسی کا مال مار لینے کا انجام

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْتَطِعُ اَحَدٌ مَالًا بِيَمِيْنٍ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ۔ (سنن ابی داود)

اشعث بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : جو شخص کسی کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لیگا وہ اللہ کے سامنے کوڑھی ہو کر پیش ہوگا۔

(۲۳) وعدہ بھی ایک قرض ہے

عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعِدَةُ دَيْنٌ۔ (معجم اوسط)

حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :

وعدہ بھی ایک طرح کا قرض ہے (لہذا اس کو بھی ادا کرنا چاہیئے)

(۲۴) تکبر کی برائی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : وہ شخص جنت میں نہیں جائیگا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا۔

فائدہ : جن حدیثوں میں کسی بدعملی یا بداخلاقی کا انجام یہ بتایا جاتا ہے کہ اس کا مرتکب جنت میں نہ جاسکے گا، ان کا مطلب عموماً یہ ہوتا ہے کہ یہ بدعملی یا بداخلاقی اپنی اصل تاثیر کے لحاظ سے جنت سے محروم کردینے والی اور دوزخ میں پہنچانے والی ہے۔

یا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس کے مرتکب سچے ایمان والوں کے ساتھ اور ان کی طرح سیدھے جنت میں نہ جاسکیں گے بلکہ ان کو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔ اس لیے اس حدیث کا مطلب بھی اسی اصول کی روشنی میں یہی سمجھنا چاہیئے کہ غرور وتکبر اپنی اصلیت کے لحاظ سے جنت سے دور کرکے دوزخ میں ڈلوانے والی خصلت ہے یا یہ کہ متکبر شخص سیدھا جنت میں نہ جاسکے گا، بلکہ دوزخ میں اپنے غرور وتکبر کی سزا بھگتنی پڑے گی اور جب وہاں تکبر کے مادہ کو جلا دیا جائیگا اور غرور کی گندگی سے پاک وصاف کردیا جائیگا تو اگر وہ صاحب ایمان ہے تو اس کے بعد جنت میں جاسکے گا۔

(۲۵) شرم وحیا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ۔ (جامع ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : حیا ایمان کی ایک شاخ (یا ایمان کا ثمرہ) ہے اور ایمان کا مقام جنت ہے اور بے حیائی بدکاری میں سے ہے اور بدکاری دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

(۲۶) قناعت واستغنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعُرُوْضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : دولت مندی مال واسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اصل دولت مندی دل کی بے نیازی ہے۔

(۲۷) حرص وطمع

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَرُّ مَا فِيْ رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ارشاد فرماتے تھے کہ انسان میں سب سے بری بات رنجیدہ کردینے والی حرص اور گھبرا دینے والی بزدلی ہے۔

(۲۸) صبر کا بدلہ

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ! اِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔ (سنن ابن ماجہ)

حضر ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے فرزند آدم! اگر تو نے شروع صدمے میں صبر کیا اور میری رضا اور ثواب کی نیت کی تو میں

نہیں راضی ہوں گا کہ جنت سے کم اور اس کے سوا کوئی اور ثواب تجھے دیا جائے۔

(۲۹) رضا بالقضا

عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ آدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ وَمِنْ شِقَاوَۃِ ابْنِ آدَمَ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ۔ (جامع ترمذی)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : آدمی کی نیک بختی اور خوش نصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے جو فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہے۔ اور آدمی کی بدبختی اور بدنصیبی میں سے یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے خیر اور بھلائی کا طالب نہ ہو اور اس کی بدنصیبی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے ناخوش ہو۔

(۳۰) اخلاص خدا کو پسند ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ۔ (صحیح مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہؓ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔

(۳۱) شوہر کی رضامندی پر جنت کا وعدہ

عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : جو عورت اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ جنت میں جائیگی۔

(۳۲) خواتین کے لیے اہم بشارت

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : جب عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ و آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبردار رہے، تو پھر (اسے حق ہے کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔

(۳۳) بیوی کے ساتھ اچھے برتاؤ کی ہدایت

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ۔ (ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : وہ آدمی تم میں زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو (اسی کے ساتھ فرمایا) اور میں اپنی بیویوں کے لیے بہت اچھا ہوں۔

(۳۴) صلہ رحمی کے بعض دنیوی برکات

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اِثْرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔ (صحیح بخاری شریف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : جو کوئی یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو اور دنیا میں اس کے آثار قدم تا دیر رہیں (یعنی اس کی عمر دراز ہو) تو وہ اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

(۳۵) اولاد کے لیے بہترین تحفہ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔ (ترمذی)

حضرت سعید بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا۔

(۳۶) لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْئٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔ (صحیح بخاری شریف)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بندے یا بندی پر اللہ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی (اور اس نے اس ذمہ داری کو ادا کیا) اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔

(۳۷) جن اعمال کا ثواب جاری رہتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے۔ سوائے تین اعمال کے۔ صدقۂ جاریہ، ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، اور صالح اولاد جو اس کے حق میں دعا کرے۔

(۳۸) والدین کا مقام

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى

وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ، (سنن ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حضرت! اولاد پر ماں باپ کا کتنا حق ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تمہاری جنت اور دوزخ ہیں۔

(۳۹) معاملات میں نرمی اور پیغمبرؐ کی دعا

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرٰى وَإِذَا اقْتَضٰى۔ (صحیح بخاری)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ کی رحمت اس بندے پر جو بیچنے میں خریدنے میں اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں نرم اور فراخ دل ہو۔

(۴۰) غنیمت جاننا چاہئے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْأَوْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ، اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ۔ (ترمذی شریف)

عمرو بن میمون اودیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: پانچ حالتوں کو دوسرے پانچ حالتوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو (اور ان سے جو فائدہ اٹھانا چاہتے ہو اٹھالو) جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے پہلے۔ اور غنیمت جانو خوش حالی اور فراخ دستی کو ناداری اور تنگدستی سے پہلے۔ اور غنیمت جانو فرصت اور فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔ اور غنیمت جانو زندگی کو موت آنے سے پہلے۔

مسواک کی فضیلت مسواک کرنے میں بڑی خیر و برکت اور بہت فضیلت ہے چنانچہ علما لکھتے ہیں کہ مسواک کرنے کی فضیلت میں چالیس احادیث وارد ہوئی ہیں، پھر نہ صرف یہ کہ مسواک کرنا ثواب کا باعث ہے بلکہ اس سے جسمانی طور پر بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ مسواک کڑوے درخت مثلاً نیم وغیرہ کی ہونی چاہیے، پیلو کے درخت کی مسواک زیادہ بہتر ہے چنانچہ احادیث میں بھی پیلو کی مسواک کا ذکر آیا ہے۔ مسواک کرنے کے وقت کے بارے میں اکثر علما کی رائے یہ ہے کہ جب وضو شروع کیا جائے تو کلی کے وقت مسواک کرنی چاہیے مگر بعض علما کی رائے یہ ہے کہ وضو کرنے سے پہلے ہی مسواک کر لینی چاہیے، نیز مسواک کرنے میں مستحب ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ سے اور دائیں طرف سے شروع کی جائے۔

احادیث مبارکہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک (کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ) منہ کو صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے۔(سنن نسائی)" اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" وہ نماز جس کے لیے مسواک کی گئی (یعنی وضو کے وقت) اس نماز پر جس کے لیے مسواک نہیں کی گئی ستر درجے کی فضیلت رکھتی ہے۔" (احمد، بیہقی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کیلئے شاق نہ جانتا، تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔(صحیح بخاری) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ مروی ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح سے پکڑی جائے کہ انگوٹھا اور چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے اور باقی انگلیاں اوپر ہوں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ مسواک میں ستر فوائد ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح)

مسواک کے چند اخروی فوائد ★ رب کی خوشنودی کا ذریعہ ہے ★ فرشتے اس سے خوش ہوتے ہیں ★ اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ★ نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے ★ شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں ★ قبر میں مونس ہے، اس کی برکت سے قبر وسیع ہو جاتی ہے ★ موت کے وقت کلمہ یاد دلاتی ہے ★ جسم سے روح سہولت سے نکلتی ہے ★ فرشتے مصافحہ کرتے ہیں ★ مسواک کرنے والے کے لیے حاملین عرش اور انبیا علیہم السلام بھی استغفار کرتے ہیں ★ شیطان اس کی وجہ سے دور اور ناخوش ہوتا ہے ★ پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا ★ نزع میں جلدی ہوتی ہے ★ جنت کے دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں ★ دوزخ کے دروازے اس پر بند کر دیے جاتے ہیں ★ دنیا سے رخصت ہوتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کی رحیق مختوم پینے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

مسواک کے چند دنیوی فوائد ★ منہ کی پاکیزگی ★ موت کے علاوہ ہر مرض کی شفا ★ نگاہ کی روشنی بڑھاتی ہے ★ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے ★ بلغم کو دور کرتی ہے ★ جسم کو تن درست رکھتی ہے ★ حافظہ کو قوی کرتی ہے ★ زبان کی فصاحت و دانش بڑھتی ہے ★ کھانا ہضم کرتی ہے ★ منی کی افزائش ہوتی ہے ★ بڑھاپا جلد آنے نہیں دیتی ★ عقل کو تیز کرتی ہے ★ چہرہ کو بارونق بناتی ہے ★ دردِ سر کو دور کرتی ہے ★ فاضل رطوبات کا ازالہ و اخراج کر دیتی ہے ★ داڑھ کے درد کو دفع کرتی ہے ★ دانتوں کو چمک دار بناتی ہے ★ کثرت اولاد کا باعث ہے ★ قضائے حوائج میں سہولت اور مدد دیتی ہے۔(بحوالہ انوار الباری)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دیگر سنتوں کے ساتھ مسواک کی سنت کو بھی زندہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔(آمین)

سلام کرنے پر جنت کی بشارت

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! خداوند رحمٰن کی عبادت کرو اور بندگان خدا کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو خوب پھیلاؤ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں پہنچ جاؤ گے "اَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ" صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک پورے مومن نہ ہو جاؤ یعنی تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم میں باہم محبت نہ ہو جائے، کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت و یگانگت پیدا ہو جائے؟ وہ یہ ہے کہ سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ "اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ"

سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

سلام میں پہل کرنا بڑے اجر و ثواب کا موجب ہے ترمذی کی روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قریب اور اس کی رحمت کا زیادہ مستحق وہ بندہ ہے جو سلام میں پہل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

سلام کے جواب کا مسنون طریقہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس کا جواب اس سے بہتر الفاظ میں دو، یا کم از کم ویسے ہی الفاظ کہہ دو۔

اس کی تشریح رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے اس طرح فرمائی ہے کہ ایک مرتبہ ایک صاحب آپ کے پاس آئے اور کہا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" یارسول اللہ! آپؐ نے جواب میں ایک کلمہ بڑھا کر فرمایا "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ" پھر ایک صاحب آئے اور انہوں نے سلام میں یہ الفاظ کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ" یارسول اللہ! آپؐ نے جواب میں ایک اور کلمہ بڑھا کر فرمایا "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ"۔

مسئلہ: مجلس میں بہت سے لوگ ہوں تو ایک مرتبہ سلام کرنا کافی ہے اور مجلس میں سے ایک آدمی کا جواب دے دینا کافی ہے ہر ایک کو علیحدہ جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔(معارف القرآن)

اسی کتاب سے ماخوذ